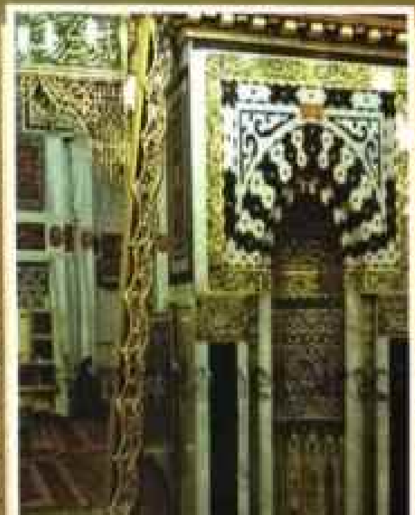
مزید الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین



تالیف

محمد عبدالقادر جیلانی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ یادگارِ شیخ

042-37248013-0321-4790313

مکتبہ حقانیہ

مردان روڈ عباس پلازہ سواڑی بونیر

مکتبہ یادگارِ شیخ

الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

042-37248013

0321-4790313

مزیدُ الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

حصہ اول۔ دوم

تالیف
محمد عبد القادر جیلانی

پسند فرمودہ
حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ یادگارِ شیخ
الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور
042-37248013-0321-4790313

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... مزیدُ الایمان یعنی ایمان افروز مضامین

تالیف .... محمد عبدالقادر جیلانی

پسند فرمودہ .... حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

تعداد ۱۱۰۰

سن طباعت 1444

ہر اچھے کتب خانہ سے ہماری کتب باصرار طلب فرمائیں

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی پر ہم بے حد شکرگزار ہوں گے۔ (ادارہ)

انتساب

شاہِ عرب و عجم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نام

جن کی احادیث و تعلیمات کی اشاعت میں فلاح
اور انکی غلامی میں ہم اپنی عزت سمجھتے ہیں

نیز ان

دُعاۃ و وُعّاظ

کے نام

جو مستند و معتبر روایات کی روشنی میں ان کی
امتِ مرحومہ تک دینِ حق پہنچانے کی ذمہ داری
سرانجام دیتے ہیں......!

داعیٔ کبیر، عالمِ ربانی، علامۂ بارع، پیکرِ اخلاقِ حسنہ

آفتابِ ہدایت حضرت مولانا طارق جمیل صاحب

عمت فیوضہم واطال اللہ ظلہ علینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

عزیزم مولوی عبدالقادر جیلانی سلمہ کی کتاب "مزید الایمان" کو بعض مقامات سے دیکھا، ماشاء اللہ عزیزم نے اس میں ایمان کو جلاء بخشنے والے مضامین کو قرآن وحدیث سے (مع تخریج الروایات) جمع کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس محنت وکاوش کو قبول فرما کر اسے امت کیلئے نافع اور ذریعۂ ہدایت بنائے نیز ان کے لئے صدقۂ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

فقط

طارق جمیل

۲۰۱۱/۰۴/۰۶ بروز بدھ

عرضِ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلاۃ والسلام علی من أدی الامانۃ بتبلیغ الدین...

امابعد!

یہ امر اوضح من الشمس ہے کہ جس طرح دین کے احکام پر چلنا امر مطلوب ہے اسی طرح لوگوں کو دین کی طرف بلانا بھی امر مشروع ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: کنتم خیر امۃ الخ اور ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ الخ اور احادیث کا ذخیرہ بھی اس مضمون سے پُر ہے۔

الغرض دعوت الناس الی اللہ مستقل ایک حکم ہے کہ دین کی اشاعت میں اس کو سنگِ بنیاد کی حیثیت حاصل ہے مگر ایک امر قابلِ لحاظ ہے کہ ابلاغِ دین میں قرآن وحدیث اور مستند اقوال کا سہارا لیا جائے کوئی ایسی بات نہ بیان کی جائے جو موضوع یا غیر مستند ہو تاکہ یہ دعوت، دعوتِ حق کا مصداق قرار پائے اور انسانیت میں اللہ عزوجل کا پیغام حقیقت کے سانچے میں پھیل سکے اور داعی کیلئے بھی ذخیرۂ آخرت ثابت ہو اور خسران سے حفاظت کا موجب ہو مبادا نیکی برباد گناہ لازم کا نمونہ بن جائے کہ حدیث صحیح میں ہے: من قال علیّ ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہٗ من النار۔

بہرحال اسی مضمون کے مطمحِ نظر کہ قرآن وحدیث اور مستند روایات وواقعات کی روشنی میں خلقِ خدا میں دین کا پیغام عام کیا جائے تاکہ جہالت کے اندھیرے چھٹ کر معرفت وشریعت کی ضیاء پاشیوں کو وجود ملے اور سیلِ معصیت کی گنگا میں بہتی ہوئی خلقت، طاعت کے ساحل پہ آ کر شریعت کے سائبان تلے سکھ کا سانس لے اور کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہو۔ یہی وہ مشترکہ دکھ درد ہے جو ہر نبی ورسول کے سینے میں متلاطم تھا اور اسی بے قراری نے صحابہ کرامؓ کے کاروان کو اپنے دیار سے نکال کر بحر وبر اور دشت وبیاباں کا راہی بنایا کہ بالآخر مدینے کے یہ شہسوار پردیس کی مٹی میں یوں سو گئے کہ ان کی اولادیں "ابو" کہنے کو ترس گئیں۔

آہ! یہ درد آج ہمارے سینوں میں بھی کوئی جاگزیں ہوتا!!! ہائے کاش! وائے حسرت!!! کہ

عوام تو در کنار بعض غیر عوام بھی اس سے یکسر خالی ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس دولت سے سرفراز فرمائے اور قرآن وحدیث ومستند ماخذ کی روشنی میں اس دین کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے، بس اس کتابچہ کی بنیاد بھی یہی ہے کہ میں نے مندرجہ ذیل پانچ مضامین کو مستند مأخذ و مراجع سے جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ دعوت اوقع فی النفس اور موثر فی القلوب ہو کہ ہمیشہ حق ہی دلوں میں جانشین ہوتا ہے وہ مضامین یہ ہیں:

❶ توحید باری تعالیٰ ❷ سیرت الرسول ﷺ

❸ آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) ❹ دعوت الی اللہ ❺ متفرقات

اس کتابچے کے بارے میں میرے کریم مولانے میرے اوپر دو عظیم فضل فرمائے ایک یہ کہ اس کی طباعت سے قبل ہی سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اس کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل کر اندرون وبیرون ملک پہنچ گئیں دوسرے طباعت سے قبل اس کا پیش لفظ مجھے اصحابِ صفہ کی جگہ کے قریب، شاہِ عرب وعجم کے گنبدِ خضراء کے سامنے مسجدِ نبوی میں تحریر کرنے کی توفیق بخشی نیز یہ کہ ابھی شہدائے اُحد کی مراقد کی زیارت سے بھی واپسی ہوئی ہے جو اس دین کی اشاعت کیلئے اپنی جانوں پر کھیل گئے اور گھروں سے دور اَبدی نیند سو گئے، وھذا التوفیق من فضلہ کہ اس کی رحمت ہر کس وناکس پر ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے حبیب ﷺ کے طفیل (کہ ان کے مقدس شہر اور ان کی مبارک مسجد میں یہ تحریر واقع ہوئی ہے) اس کو قبولیتِ عامہ وتامہ عطا فرمائے اور انسانیت کی ہدایت کا سبب بنا کر تمام امت کو آشوبِ دہر اور فتنِ دَور سے محفوظ رکھے نیز میری، میرے والدین مکرمین اور میرے اساتذہ کرام کی مغفرت ورفعِ درجات کا موجب ٹھہرائے۔

آخر میں گزارش ہے کہ اس کے مضامین کو اولاً اپنے لئے ثانیاً دوسروں کیلئے یاد کیا جائے کہ اپنا عمل مقدم ہے اور دعوت بھی لابدی ہے۔ بہر حال اخلاص ہی آخرت میں نجات دلانے والا ہے، اللہ تعالیٰ اس دولتِ عظمیٰ سے مجھ ناکارہ سمیت سب مسلمانوں کو مزین فرمائے کہ اس کے خزائن لامحدود ہیں ولیس ذالک من فضلہ ببعید۔

آمین یا ارحم الراحمین
المسجد النبوی الشریف
۴:۴۵ ۳/۱۲/۱۴۳۱ھ
یوم الثلاثاء بعد العصر ۹/۱۱/۲۰۱۰ء

روئیدادِ تالیف وطباعت اورعملِ تخریج

یہ اس وقت کی بات ہے جب میں درسِ نظامی کے ساتویں سال (درجہ ہدایہ) کا طالب علم تھا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ جو آیات واحادیث وغیرہ مجھے بفضلہٖ تعالیٰ یاد ہیں ان کو میں کسی کاپی میں محفوظ کرلوں مبادا بھول جائیں لہٰذا "قیدوا العلم بالکتابة" کے تحت میں نے اس کیلئے کاپی لی اور یہ مضامین اس میں قلمبند کر دیے اسی دوران یہ خیال بھی گزرا کہ بعض وہ مفید مضامین جو اب تک مجھے یاد نہیں ہیں بعد میں انہیں یاد کرلوں گا ان کو بھی اس کے ساتھ زیب قرطاس کردیا جائے تو مناسب ہوگا، تاہم اسی خیال کے تناظر میں کچھ مزید مواد کا بھی اضافہ کردیا۔ جب کاپی تکمیل کو پہنچی تو میں نے اس میں چونکہ اصالۃً محض وہی مضامین یکجا کئے تھے جن سے ایمان کو افزودگی اور ترقی حاصل ہوتی تھی اس لئے اسی مناسبت سے میں نے اس کا نام "مزید الایمان" رکھ دیا کہ "مزید" ثلاثی مجرد کا مصدر ہے اور یہاں بمعنی "اسم فاعل" ہے کما هو المعروف انه قد يطلق المصدر ويراد به اسم الفاعل أو غيره.............

چنانچہ اسی دوران بعض رفقاء نے یہ کاپی مجھ سے طلب کی تا کہ وہ بھی ان مضامین کو یاد کرسکیں بہرحال انہوں نے یہ کاپی لے کر فوٹوسٹیٹ کرالی پھر ان سے خود ہی دوسرے احباب وطلبہ اور فضلاء ایک دوسرے سے لے کر فوٹوسٹیٹ کراتے رہے پھر چند سال قبل ہمارے ایک واقف ساتھی مولوی غلام اللہ صاحب سلمہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا کہ درجہ دورۂ حدیث کے چند ذہین وذی استعداد طلبہ اس پر اعراب وترجمہ کرنے کے متمنی ہیں...... (کیونکہ اس سے قبل یہ غیر معرب اور بلاترجمہ صرف عربی عبارات ومواد پر مشتمل تھی) جو اپنے اسامی کا اظہار نہیں چاہتے محض کام کر کے آپ کو دینا چاہتے ہیں۔ آخر ان احباب نے اعراب وترجمہ کی تکمیل کے بعد ایک فوٹوسٹیٹ کاپی مجھے بھی ارسال کردی جسے میں بعض عوارض کی بدولت مکمل تو نہ دیکھ سکا البتہ جستہ جستہ مقامات سے دیکھا تو کام قابل اطمینان معلوم ہوا (اب یہ ترجمہ واعراب وہی ہے بوقتِ طباعت بھی میں اس کام کو مزید نہیں دیکھ سکا اس لئے مطالعہ کے دوران اگر کہیں خطاء کسی صاحب کے سامنے آئے تو اطلاع کردے تا کہ اس کو

آئندہ درست کیا جاسکے) پھر طلباء وفضلاء نے اس معرب ومترجم مزید الایمان کی فوٹوسٹیٹ کرانا شروع کردیں۔ خیر یہ سلسلہ چل پڑا، بس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نظام مقدر ہو چکا تھا جس کے تحت اس کی فوٹوسٹیٹ کاپیوں کی تعداد اب تادمِ تحریر تقریباً چار ہزار (۴۰۰۰) سے متجاوز ہو چکی ہے، یہ وہ تعداد ہے جو تخمیناً میرے علم میں آسکی، واللہ اعلم

کاپی کے بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر متداول ہونے کے سبب بعض اربابِ مکتبات نے مجھ سے اس کی طباعت کا مطالبہ کیا، مگر میں ہمیشہ معذرت ہی کرتا رہا کہ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، احادیث پر تخریج کا کام امر لابدی ہے، زمانۂ طالب علمی کی لکھی ہوئی ہے لہٰذا اس پر کوئی خاطر خواہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا خیر! ایک مرتبہ ایک صاحب نے براہِ راست مجھ سے رابطہ کر کے اس کی طباعت کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے اب اس شرط پر ان کے ارادہ سے ہم آہنگی کا اظہار کیا کہ پہلے میں اس پر نظر ثانی کرلوں پھر طبع کرادیں۔

الغرض میں نے اکابر سے مشاورت واستفادے کی روشنی میں جب اس پر نظر ثانی شروع کی تو اس میں بعض مواد قابلِ ترمیم ولائق حذف نظر آیا وہ اس لئے کہ یہ کاپی میرے زمانۂ طالب علمی کی لکھی ہوئی تھی۔ اس وقت علمِ حدیث کا شعور ذرہ برابر بھی نہیں تھا اور بعد میں جب اللہ عزوجل نے محض اپنے فضل سے مجھے تخصص فی قسم علوم الحدیث الشریف کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی تو میرے افکارات وتحریرات میں تبدیلی آگئی، اگرچہ اب بھی بلاشبہ میں علمِ حدیث میں ایک مبتدی طالب علم کی حیثیت بھی نہیں رکھتا مگر زمانۂ طالب علمی کی بنسبت اب علمِ حدیث کے فنِ اصول التخریج و دراسۃ الاسانید کی قدرے شدبد ہوگئی ہے **وهذا من مجرد توفيقه**..... نیز اکابر کی راہنمائی بھی چونکہ شاملِ حال تھی اس لئے یہ عنصر بھی ترمیم کا مقتضی ہوا۔

عملِ تخریج

الحاصل اس کتاب "مزید الایمان" کی تخریج وتحقیق کے دوران اس کے اندر دو طرح کی اخطاء سامنے آئیں:

اول:۔ بعض روایات موضوع، ضعیف جداً، معلل یا لا اصل لہٗ کا مصداق تھیں اس لئے میں نے ان تمام روایات کو نکال دیا (اگرچہ وہ تعداد میں کم تھیں) اور ان کی جگہ پر اگر کوئی صالح للاحتجاج روایت میسر ہوسکی تو وہ ذکر کردی ہے ورنہ وہ عنوان ہی ختم کردیا ہے، اسی طرح اُن تمام

روایات کو بھی نکال دیا ہے جن کا مجھے تتبعِ بسیار کے باوجود کوئی حوالہ یا معتبر مرجع کی طرف استناد حاصل نہیں ہوسکا لہٰذا اب ہر وہ روایت جو فوٹوسٹیٹ والی کاپیوں میں موجود ہو اور اِس مطبوعہ "مزید الایمان" میں نہ ہو وہ اسی قبیل سے ہوگی۔

دوم:۔ بعض مقامات پر غلط حوالہ جات درج تھے ان کو میں نے درست کر دیا ہے مثلاً حوالہ میں "مسند احمد" تحریر تھا مگر وہ روایت "مسند احمد" میں تھی ہی نہیں بلکہ کسی اور کتابِ حدیث میں مذکور تھی، اسی طرح بعض مواقع پر حوالہ میں "ترمذی" لکھا ہوا تھا مگر وہ حدیث صحاحِ ستہ کی معروف کتاب "سنن الترمذی" میں نہیں تھی جو ایک مستند ماخذ ہے بلکہ وہ حکیم ترمذی (۳۶۰ھ) کی کتاب "نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ" میں تھی، جو نقاد محدثین کے ہاں معتبر ماخذ کی حامل نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی اسنادی حیثیت دیکھنے کے بعد اگر وہ صالح للاحتجاج تھی تو اس کو حوالہ کی درستگی کے بعد برقرار رکھا ہے اور اگر اسناداً مجروح غیر صالح تھی تو پھر اس مضمون کی اگر کوئی سلیم روایت ملی تو اسے نقل کر دیا ورنہ اسے خارج کر دیا ہے۔

جبکہ مذکورہ بالا دونوں قسم کی اخطاء جوں کی توں متداول فوٹوسٹیٹ والی "مزید الایمان" اور من و عن اسی فوٹوسٹیٹ کی مطبوعہ کتاب "یہ ہے میرا راستہ" دونوں میں اب بھی ویسی کی ویسی ہی موجود ہیں حالانکہ قسم اول (یعنی موضوع، لااصل لہٗ وغیرہ) والی روایات کا تو بیان کرنا بھی شرعاً ناجائز ہے کما هو مصرح فی كثير من الكتب فی اصول الحديث ويعرفه كل من مارسها۔

تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس تخریج اور دراسۃ الاسانید والے عمل کے دوران بعض مقامات پر ضعیف احادیث کا (ان کی شرائط معتبرہ کے ساتھ) تحمل کیا گیا ہے۔ ان کا اخراج نہیں کیا کیونکہ ضعیف حدیث کو مندرجہ ذیل تینوں شرطوں کے ساتھ فضائل کے اندر بیان کرنا جائز ہے: على ما صرح به ابن حجر العسقلانی وغيره كما فی تدريب الراوی (۲۹۸،۲۹۹/۱) وفتح المغيث (۲۸۹/۱) وقواعد التحديث (۷۲/۱) وتوجيه النظر (۶۵۳/۲) و تيسير مصطلح الحديث (۴۴/۱) وفتح الملهم (۵۸/۱) وقواعد فی علوم الحديث مقدمه اعلاء السنن (۹۴/۱۹)

❶...... شدید ضعیف نہ ہو۔

❷...... اس کا مضمون شریعت کی کسی اصل معمول بہ کے تحت مندرج ہو

❸...... بوقتِ عمل اس کے ثبوت کی بجائے احتیاط کا اعتقاد ہو تا کہ آنحضور ﷺ کی طرف کوئی

ایسی چیز منسوب نہ ہو جو آنجناب ﷺ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

لہٰذا اس کتاب کی اگر کسی روایت میں اسناداً ضعف ہو تو وہ انہی شرائطِ معتبرہ کے لحاظ کے ساتھ ہوگا فھذا الضعف لیس بمضر فی بیان فضائل الاعمال... اور اصولِ حدیث کی متعدد کتب میں یہ مصرح ہے کہ عموماً تعددِ طرق سے حدیث ضعیف کا ضعف منجبر ہو جاتا ہے اور وہ حدیث درجہ "حسن لغیرہ" تک مرتقی ہو جاتی ہے مگر بایں ہمہ میں نے ایسے مواضع پر طرق اور شواہد و توابع کو جمع کرنے کی سعی نہیں کی کیونکہ فضائل میں ضعف معتبر نہیں ہے کما تقدم، لہٰذا اس کتاب میں اگر کہیں کوئی حدیث اسناداً ضعیف ہو (کما صرحت به فی بعض المواضع فی التحشیة) تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ حدیث ضعیف ہی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ "من حیث الاسناد المذکور" ضعیف ہو مگر "من حیث المتن" حسن ہو، لأنهُ هناك فرق عند الجهابذة المحدثين بين قولهم "حديث صحيح" و "اسناد صحيح" وكذا بين "حديث ضعيف" و "اسناد ضعيف" وهذا ما لا يخفى على من له خبرة ولو قليلة فى هذا الفن

نیز یہ جلد پہلے دو حصوں پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ سے خواستگار ہوں کہ وہ اس کے تیسرے حصے کی بھی جلد تکمیل کرا دے کہ یہ اس کے کرم سے بعید نہیں ہے۔

میں یہاں اس امر کا ذکر بھی ناگزیر گردانتا ہوں کہ میں ولی کامل، عالم باعمل، مجسمہ تواضع حضرت مولانا کریم بخش صاحب زاد الکریم فیضہ العمیم (مدیر جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملتان) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے میری اس کتاب کی قبولیت اور میرے لیے اس کے ذریعۂ نجات ہونے کی خصوصی دعا بلکہ دعائیں کیں جس کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ان کو وہ جزا عطا فرمائے جو اصاغر کی طرف سے اکابر کو دی جاتی ہے۔ (آمین)

آخر میں عرض ہے کہ بندہ عمل کی طرح علم سے بھی تہی دامن ہے اور اپنی جہالتِ مرکبہ کا معترف ہے لہٰذا اس کتاب میں اگر کوئی صاحبِ علم کسی علمی یا کتابتی خطاء پر مطلع ہو تو بندہ کو بذریعہ ڈاک یا فون (0300-7487621) ضرور اطلاع فرمائے تا کہ اس کی تحقیق کر کے آئندہ طباعت میں اسے درست کیا جا سکے۔ فجزاه الله تعالى عنى احسن الجزاء

فقط

العبد الضعیف

محمد عبد القادر جیلانی

اصلاح واضافہ شدہ جدید ایڈیشن

عرضِ مؤلف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

والصلاۃ والسلام علی رسولہ النبی الامین

وعلی آلہ الطاھرین واصحابہ المیامین

امابعد!

اللہ کے رسول ﷺ نے ایمان کو تازہ کرتے رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کے لیے کہ ہمارا ایمان تازہ ومضبوط رہے اور دعوت کی مبارک محنت سے متعلقہ فضائل وواقعات بھی سامنے رہیں۔ رحیم و کریم ربّ نے کئی سال قبل اپنے اس کمزور بندے کو "مزید الایمان ...... یعنی ایمان افروز مضامین ......" کے نام سے اس کے حصہ اول ودوم پر مشتمل کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور پھر اسے اپنے فضل سے شرفِ قبولیت سے بھی سرفراز فرمادیا جس کے نتیجے میں یہ کتاب عوام وخواص کے حلقوں میں اب تک چل رہی ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس کتاب کے ناشر مجاز جناب عبدالرحمٰن صاحب (آف بویز) نے مجھے کہا کہ میں اب اس کتاب کو رنگین لکھائی کے اندر خوبصورت ودیدہ زیب شکل میں چھاپنا چاہتا ہوں، آپ اس پر نظر ثانی کرلیں۔

میں نے کتاب لے کر نظر ثانی کی تو میری اپنی لکھی ہوئی کتاب میں بعض مقامات پر تحقیقی لحاظ سے، دیانتدارانہ طور پر، حذف وترمیم لازمی تھی، چناں چہ میں نے اس ایڈیشن میں بعض مقامات حذف کردیئے ہیں کیونکہ ان کا بیان کرنا شرعاً جائز ودرست نہیں تھا اور بعض دیگر مقامات پر میں نے ضروری ترمیمات واضافہ جات کیے ہیں، لہٰذا سابقہ تمام ایڈیشنز کے مقابلہ میں زیر نظر ایڈیشن درست وصحیح شمار ہوگا۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مجھ سمیت تمام اُمت حبیب ﷺ کی ایمانی بڑھوتری اور میری بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوذکوان محمد عبدالقادر جیلانی

عفا اللہ عنہ یوم لا ینفع جاہ ولا مال ولا بنون

0300-7487621

(برائے ایس ایم ایس وٹس ایپ)

۱۵/ربیع الاوّل ۱۴۴۰ء

24/نومبر 2018ء(بروز جمعہ)

فہرست (حصہ اول)

توحید

باری تعالیٰ کی

عظمت، قدرت، احسان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم!

زمین و آسمان (وغیرہ) میں غور و فکر

(قرآن کی روشنی میں)

❶ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۝ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ①

"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے باری باری آنے جانے میں ان عقل والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں۔ (اور انہیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ پاک ہیں۔ پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے"۔

❷ اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ۝ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ ۝ وَاِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ ۝ وَاِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ ۝ ②

"تو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا۔ اور آسمانوں کو انہیں کیسے بلند کیا گیا۔ اور پہاڑوں کو انہیں کس طرح گاڑا گیا۔ اور زمین کو کہ اسے کیسے بچھایا گیا"۔

❸ وَهُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِیۡهَا رَوَاسِیَ وَاَنۡهٰرًا ؕ وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡهَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ ①

"اور وہی ذات ہے جس نے یہ زمین پھیلائی اس میں پہاڑ اور دریا بنائے۔ اور اس میں ہر قسم

① سورۃ آل عمران (۱۹۰۔۱۹۱) ② سورۃ الغاشیۃ (۱۷۔۲۰) ③ سورۃ الرعد (۳)

کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے۔ وہ دن کو رات کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو غور وفکر کریں"۔

❹ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (۱)

"وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور اسی سے وہ درخت اُگتے ہیں۔ جن میں تم مویشیوں کو چراتے ہو۔ اسی سے اللہ تمہارے لئے کھیتیاں، زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو سوچتے سمجھتے ہیں"۔

❺ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (۲)

"اور خود تمہارے اپنے وجود میں بھی! کیا پھر بھی تمہیں دکھائی نہیں دیتا"۔

❻ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۝ (۳)

"بھلا کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان پائی جانے والی چیزوں کو بغیر کسی برحق مقصد کے اور کوئی میعاد مقرر کئے بغیر پیدا نہیں کیا"۔

رزق سے متعلق مضامین

۱۔ رزق کوشش سے نہیں، مقدر سے ملتا ہے:

❶ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ (۴)

"بلاشبہ تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور وہی تنگی کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے دیکھتا ہے"۔

---

(۱) سورۃ النحل (۱۰،۱۱) (۲) سورۃ الذاریات (۲۱) (۳) سورۃ الروم (۸) (۴) سورۃ الاسراء (۳۰)

۲ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. ①

"اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے"۔

۳ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِيْنَ أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ"۔ ②

"حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑتا ہے تو چالیس یا پینتالیس دن بعد ایک فرشتہ اس نطفہ کے پاس آ کر کہتا ہے یا اللہ یہ بد بخت یا نیک بخت؟ چنانچہ لکھ دیا جاتا ہے وہ کہتا ہے اے اللہ کیا یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ چنانچہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا عمل اور اس کی عمر اور رزق بھی لکھ دیا جاتا ہے پھر صحیفوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں کمی کی جاتی ہے نہ زیادتی"۔

۲۔ مقدر کا رزق مل کر رہتا ہے:

۱ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ. ③

"اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چند روزہ رہنے کی جگہ جانتا ہے۔ سب چیزیں کتاب مبین میں ہیں"۔

۲ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ. ④

"حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ رزق بندہ کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے"۔

---

② سورۃ الذاریات (۲۲) ③ صحیح مسلم (۸/۴۵)، رقم (۶۹۵)

① سورۃ ہود (۶) ④ صحیح ابن حبان (۸/۳۱)، رقم (۳۲۳۸)

۳۔ رزق کیلئے کسی اور کے سامنے نہ جھکو اور نہ ہاتھ پھیلاؤ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا یَقُوْلُ: یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ① (وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَا تَبَاعَدْ مِنِّیْ فَاَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْرًا وَاَمْلَأُ یَدَیْكَ شُغْلًا) ②

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: اے آدم کی اولاد! تم میری عبادت کے لئے اپنے وقت کو فارغ کردو میں تمہارے سینے کے برتن کو غنا سے بھر دوں گا۔ اور تمہارے لئے فقر کے دروازے کو بند کردوں گا۔ اور اگر تو نے اس طرح نہ کیا تو میں تمہارے وقت کو مشغولیت سے بھر دوں گا۔ اور نہ ہی فقر کی راہیں بند کروں گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے دوری مت اختیار کرنا ورنہ تمہارے دل کو فقر سے بھر دوں گا اور تمہیں مشغول کردوں گا)"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَیُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ ③
(وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَاِنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ یُوْشِكُ اَنْ یَّسُدَّ اللّٰهُ فَاقَتَهٗ) ④

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر فاقہ آئے اور وہ اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ اور جسے فاقہ آئے اور وہ اسے اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ تعالیٰ فوراً یا کچھ دیر بعد اس کے رزق کا ضرور بندوبست فرماتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ اپنے فاقہ کو اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی اُس کے فاقہ کو دور فرمادیتے ہیں)"۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَفْتَحُ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابَ مَسْأَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ۔ ⑤

---

② صحیح ابن حبان (۲/۱۱۹)، رقم (۳۹۳)
④ المستدرک للحاکم (۴/۳۶۲)، رقم (۷۹۲۶)
① سنن الترمذی (۴/۵۶۳)، رقم (۲۳۲۶)
⑤ مسند البزار (۱/۲۵۱)، رقم (۱۶۵۸)
③ مسند احمد بن حنبل (۲/۳۱۸)، رقم (۹۳۱۱) واسنادہ قوی

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب بھی اپنے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ جل شانہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں"۔

از پیدائش تا جوانی...... احسانات خداوندی

(پھر جوان کی نافرمانی اور خدا کی اس پر مہربانی)

يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَنْصَفْتَنِي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا وَجَعَلْتُكَ بَشَرًا سَوِيًّا خَلَقْتُكَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ فَجَعَلْتُكَ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْتُ النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْتُ الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْتُ الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْتُ الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْتُكَ خَلْقًا آخَرَ.

يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ يَقْدِرُ عَلَى ذَالِكَ غَيْرِي ثُمَّ خَفَّفْتُ ثِقْلَكَ عَلَى أُمِّكَ حَتَّى لَا تَتَبَرَّمَ بِكَ وَلَا تَتَأَذَّى ثُمَّ أَوْحَيْتُ إِلَى الْأَمْعَاءِ أَنِ اتَّسِعِي وَإِلَى الْجَوَارِحِ أَنْ تَفَرَّقِي فَاتَّسَعَتِ الْأَمْعَاءُ مِنْ بَعْدِ ضِيْقِهَا وَتَفَرَّقَتِ الْجَوَارِحُ مِنْ بَعْدِ تَشَبُّكِهَا ثُمَّ أَوْحَيْتُ إِلَى الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِالْأَرْحَامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ بَطْنِ أُمِّكَ فَاسْتَخْلَصَكَ عَلَى رِيْشَةٍ مِنْ جَنَاحِهِ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْكَ فَإِذَا أَنْتَ خَلْقٌ ضَعِيْفٌ لَيْسَ لَكَ سِنٌّ يَقْطَعُ وَلَا ضِرْسٌ يَطْحَنُ فَاسْتَخْلَصْتُ لَكَ فِي صَدْرِ أُمِّكَ عِرْقًا يُدِرُّ لَبَنًا بَارِدًا فِي الصَّيْفِ حَارًّا فِي الشِّتَاءِ وَاسْتَخْلَصْتُهُ لَكَ مِنْ بَيْنِ جِلْدٍ وَلَحْمٍ وَدَمٍ وَعُرُوْقٍ ثُمَّ قَذَفْتُ لَكَ فِي قَلْبِ وَالِدِكَ الرَّحْمَةَ وَفِي قَلْبِ أُمِّكَ التَّحَنُّنَ فَهُمَا يَكُدَّانِ عَلَيْكَ وَيَجْهَدَانِ وَيُرَبِّيَانِكَ وَيُغَذِّيَانِكَ وَلَا يَنَامَانِ حَتَّى يُنَوِّمَانِكَ.

يَا ابْنَ آدَمَ أَنَا فَعَلْتُ ذَالِكَ بِكَ لَا لِشَيْءٍ اسْتَأْهَلْتَ بِهِ مِنِّي وَلَا لِحَاجَةٍ اسْتَعَنْتُ بِكَ عَلَى قَضَائِهَا.

يَا ابْنَ آدَمَ فَلَمَّا قَطَعَ سِنُّكَ وَطَحَنَ ضِرْسُكَ أَطْعَمْتُكَ فَاكِهَةَ الصَّيْفِ عَصَيْتَنِي فَادْعُنِي فَإِنِّي قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ وَاسْتَغْفِرْنِي فَإِنِّي غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ. ①

① حلیۃ الاولیاء: ۱۰/۳۹۹، الدر المنثور: ۸/۳۲۰

"اے آدم کے بیٹے تونے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا میں نے تجھے اس حالت میں پیدا کیا کہ تو کچھ بھی نہ تھا اور میں نے تجھے ایک معتدل آدمی بنایا اور میں نے تجھے گارے سے پیدا کیا پھر میں نے تجھے ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنایا پھر نطفہ کو خون کا جما ہوا لوتھڑا بنایا پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنایا پھر ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر میں نے تجھے ایسی اٹھان دی کہ تو ایک دوسری مخلوق بن کر اٹھ کھڑا ہوا، اے آدم کے بیٹے کیا میرے علاوہ کوئی اس پر قادر ہے پھر میں نے تیرے بوجھ کو تیری ماں کے لئے ہلکا کر دیا حتیٰ کہ وہ تجھ سے اُکتاتی نہیں تھی اور نہ ہی وہ تکلیف محسوس کرتی تھی۔ پھر میں نے آنتوں کو حکم دیا کہ تم کشادہ ہو جاؤ اور جوارح (کام کرنے والے اعضاء) کو حکم دیا کہ تم بکھر جاؤ (علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ) چنانچہ آنتیں اپنی تنگی کے باوجود کھل گئیں اور جوارح آپس میں گتھم گتھا ہونے کے باوجود جدا ہو گئے پھر میں نے اس فرشتے کو حکم دیا جس کو رحموں پر مقرر کیا گیا ہے کہ وہ تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے نکالے چنانچہ اس نے تجھے اپنے بازو کے ایک پر کے ذریعے خلاصی دلائی۔ پھر میں نے تیرے حال پر نظر کی تو تُو ایک کمزور مخلوق تھا، تیرے دانت نہ تھے کہ کاٹ سکتا اور نہ ڈاڑھ تھی کہ کوئی چیز پیس سکتا پھر میں نے تیری ماں کی چھاتی پر ایک چشمہ جاری کیا جس سے گرمیوں میں ٹھنڈا دودھ نکلتا تھا اور سردیوں میں گرم اور یہ چشمہ میں نے کھال گوشت خون اور رگوں کے درمیان جاری کیا پھر میں نے تیرے باپ کے دل میں تیرے لئے رحمت (شفقت) ڈالی اور تیری ماں کے دل میں محبت و ترس ڈالا پھر وہ دونوں تیرے کام میں لگ گئے اور مشقت میں پڑ گئے اور تیری پرورش کرنے لگے اور تجھے (قسم قسم کی) غذا دینے لگے اور جب تک تجھے نہ سلاتے تھے خود نہ سوتے تھے اے آدم کے بیٹے میں نے یہ سب کچھ تیرے ساتھ اس لیے نہیں کیا کہ میں اس کے ذریعے تجھ سے مانوسیت حاصل کر سکوں اور نہ ہی کسی ایسی ضرورت کیلئے کہ جس کو پورا کرنے کیلئے تجھ سے مدد طلب کروں۔ اے آدم کے بیٹے جب تیرے دانتوں نے کاٹنا شروع کیا اور تیری ڈاڑھ نے پیسنا شروع کیا تو میں نے تجھے گرمی کے پھل کھلائے (اس کے بدلے میں) تو نے میری نافرمانی کی، پھر بھی تو مجھے ہی پکار کیونکہ میں ہی قبول کرنے والا زیادہ قریب ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کر کیونکہ میں ہی معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں"۔

اطاعت پر برکت اور معصیت پر لعنت و غضب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنِّیْ اِذَا اُطِعْتُ رَضِیْتُ وَاِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَلَیْسَ

لِبَرَكَتِي النِّهَايَةُ وَإِنِّي إِذَا عُصِيتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَبْلُغُ مِنِّي الْوَلَدَ السَّابِعَ. ①

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک جب میری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری طرف سے عطا کی جانے والی برکت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی، اور بے شک جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت برساتا ہوں، اور میری طرف سے برسائی جانے والی لعنت سات پشتوں تک پہنچتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا بلانا اور بندے کا منہ موڑنا

حدیث قدسی: يَا ابْنَ آدَمَ! أَمَرْتُكَ فَتَوَلَّيْتَ وَنَهَيْتُكَ فَمَا دَيْتَ وَسَتَرْتُ عَلَيْكَ فَتَجَرَّأْتَ وَأَعْرَضْتُ عَنْكَ فَمَا بَالَيْتَ. يَا مَنْ! إِذَا مَرِضَ شَكَى وَبَكَى وَإِذَا عُفِيَ تَمَرَّدَ وَعَصَى. يَا مَنْ! إِذَا دَعَاهُ الْعَبِيدُ عَدَا وَلَبَّى وَإِذَا دَعَا الْجَلِيلُ أَعْرَضَ وَنَأَى إِنْ سَأَلْتَنِي أَعْطَيْتُكَ وَإِنْ دَعَوْتَنِي أَجَبْتُكَ وَإِنْ مَرِضْتَ شَفَيْتُكَ وَإِنْ سَلِمْتَ رَزَقْتُكَ وَإِنْ أَقْبَلْتَ قَبِلْتُكَ وَإِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَكَ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. ①

"اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے حکم دیا، تو تُو نے پیٹھ پھیر لی اور میں نے تجھے روکا (بعض کام کرنے سے) تو تُو ڈٹا رہا اور میں نے تیری پردہ پوشی کی تو تُو جری ہوگیا۔ اور میں نے تجھ سے اعراض کیا تو تُو نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اے وہ شخص! جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرتا ہے اور رونے لگتا ہے اور جب تندرست ہو جائے تو سرکش بن جاتا ہے اور نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ اے وہ شخص! جب بندے اس کو پکاریں تو وہ دوڑتا ہے اور لبیک کہنے لگتا ہے، اور جب رب جلیل اسے پکارے تو بے رُخی اختیار کرتا ہے اور دور ہو جاتا ہے، اگر تُو مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا اور اگر تُو مجھ سے دعا کرے گا تو میں تیری دعا کو قبول کروں گا، اور اگر تو بیمار ہو تو میں تجھے شفا دوں گا، اور اگر تو صحیح سالم

---

① ۱۔ اخرجہ الاصبہانی باسنادہ فی "حلیۃ الاولیاء" (۴/۳۱) ۲۔ والامام احمد بن حنبل باسنادہ فی "الزہد" (۱/۵۲)

۳۔ والدیلمی عن احمد فی "الدر المنثور" (۵/۳۳۰) ...... واللفظ للاول

① اوردہ السیوطی فی "جامع الاحادیث" (۲۳/۱۹۱) وعلی المتقی فی "کنز العمال" (۱۵/۹۳۰): کلاھما عن الدیلمی وفی اسنادہ ضعف

رہے تو میں تجھے رزق عطا کروں گا اور اگر تو میری طرف آئے گا تو میں تجھے قبول کروں گا اور اگر تو توبہ کرے گا تو میں تیری بخشش کروں گا اور میں توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔"

قدرتِ خداوندی (مقدور بھر نفع و مضرت)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔ (1)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھلاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائیں گے۔ تو اللہ کے احکامات کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب تجھے کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ اور جب تجھے مدد چاہیے ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور تو اس بات کا یقین رکھ کہ بے شک ساری اُمت اگر جمع ہو جائے اس بات پر کہ وہ تجھے ذرہ برابر نفع پہنچائیں تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے مگر اتنا ہی جو اللہ نے تیرے لیے مقدر میں لکھ دیا اور اگر وہ سب جمع ہو کر تجھے ذرہ برابر بھی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے نقصان نہ پہنچائیں گے مگر اتنا ہی جتنا نقصان اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا۔ تقدیر کی قلمیں اٹھالی گئیں اور صحیفے خشک ہو چکے۔"

عظمتِ باری تعالیٰ (ایک بدو کی دعا)

يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيلَ

(1) سنن الترمذی (۴/۶۶۷)، رقم (۲۵۱۶) وقال: هذا حديث حسن صحيح

الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِيْ وَعْرِهِ۔ ①

"وہ ذات آنکھیں جسے دیکھ نہیں سکتیں اور وہم وگمان اس کو پا نہیں سکتے اور تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان نہیں کر سکتے اور زمانہ کے نئے پیش آنے والے واقعات اس میں تبدیلی نہیں لا سکتے اور گردشِ زمانہ کا اسے کوئی خوف نہیں وہ پہاڑوں کے اوزان کو جانتا ہے اور سمندروں کے پانی کی مقدار سے واقف ہے اور وہ بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے، اور ان چیزوں کی تعداد سے بھی واقف ہے جن پر رات کی تاریکی چھا جاتی ہے، اور ان چیزوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے جن کو دن کی روشنی منور کر دیتی ہے اور نہ تو اس سے کوئی آسمان کسی آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی زمین کسی زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتا ہے جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں میں ہے۔

اللہ کی محبت کی علامت

عَلَامَةُ الْمَحَبَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ (اَيِ الْعَبْدُ) دَائِمَ التَّفْكِيْرِ وَكَثِيْرَ الْخَلْوَةِ وَدَائِمَ الصَّمْتِ وَلَا يُبْصِرُ اِذَا نَظَرَ وَلَا يَسْمَعُ اِذَا نُوْدِيَ وَلَا يَحْزَنُ اِذَا اُصِيْبَ وَلَا يَفْرَحُ اِذَا اَصَابَ وَلَا يَخْشٰى اَحَدًا وَلَا يَرْجُوْهُ۔ ②

"اللہ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ غور وفکر میں رہنے والا ہو۔ اور زیادہ خلوت نشیں ہو، اور ہمیشہ خاموشی اختیار کرنے والا ہو، اور وہ کسی چیز میں غور وفکر نہیں کرتا جب کسی چیز پر اس کی نظر پڑتی ہے اور وہ کسی (غیر اللہ کی آواز) کی طرف کان نہیں لگاتا جب اسے پکارا جاتا ہے اور غمگین نہیں ہوتا جب اسے مصیبت پہنچائی جائے اور وہ خوش نہ ہو جب وہ کسی چیز کو پالے اور نہ وہ کسی سے ڈرتا ہو اور نہ کسی سے امید رکھتا ہو"۔

سارے اللہ کے محتاج اور اس کے خزانے لامحدود

حدیث قدسی: يَا عِبَادِيْ! اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ

---

① المعجم الأوسط للطبراني (۹/۱۷۲)، رقم (۹۴۴۸)، وقال الهيثمي فيه، رجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن محمد أبي عبدالرحمن الأذرمي وهو ثقة ② مدارك التنزيل للنسفي (۱/۱۵۵)

بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ. وفي رواية: كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُهُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ.

يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ تُخْطِؤُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ.

يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا. (وفي رواية: جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)

يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ كَانُوْا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا. (وفي روايةٍ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)

يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ.

يَا عِبَادِيْ! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذَالِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. ①

"اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے

① انفراد: صحیح مسلم (۸/۱۶)، رقم (۶۷۳۷) وسنن الترمذی (۴/۶۵۶)، رقم (۲۴۹۵)

میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس عطا کروں گا۔ اور ایک روایت میں ہے، تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جس کو میں عافیت عطا کروں، لہٰذا تم میں سے جس نے اس بات کو یقین سے جان لیا کہ میں مغفرت پر قدرت والا ہوں، پھر اس شخص نے مجھ سے بخشش مانگی تو میں اس کی بخشش کروں گا۔

اے میرے بندو! تم سب رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم ہرگز مجھے نقصان پہنچانے کی حد کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ، اور نہ ہرگز تم مجھے نفع دینے کی طاقت کو پہنچ سکتے ہو کہ پھر تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد میں آنے والے اور تم میں سے انسان اور تم میں سے جنات اور تم میں سے زندہ لوگ اور تم میں سے وہ لوگ جو مر چکے ہیں اور تمہارے معزز قسم کے لوگ اور تمہارے رذیل قسم کے لوگ، سب ایسے شخص کی طرح ہو جائیں، جس کے دل میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہو تو یہ بات میری بادشاہت میں ذرہ برابر (اور ایک روایت میں ہے کہ مچھر کے پر کے برابر) بھی اضافہ نہیں کر سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد میں آنے والے اور تم میں سے انسان اور جنات اور تم میں سے زندہ اور تمہارے مردہ لوگ اور تمہارے معزز اور تمہارے کم درجہ کے لوگ، یہ سب اس ایک شخص کی طرح ہو جائیں، جو تم میں سب سے نافرمان دل والا ہے، تو یہ چیز میری بادشاہت میں کچھ بھی (اور ایک روایت میں ہے کہ مچھر کے پر کے برابر بھی) کمی نہیں کر سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور انسان و جنات اور تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے معزز و ذلیل سب ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر مجھ سے مانگیں پھر میں ہر انسان کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو یہ اس میں جو میرے پاس ہے (یعنی میرے خزانے) ان میں کچھ کمی نہ کرے گی مگر اتنی کمی جتنی کہ سوئی (سمندر میں) کمی کرتی ہے جب کہ اس کو سمندر میں ڈالا جائے (پھر اسے نکال لیا جائے)۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے شمار کر رہا ہوں۔ پھر تمہیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کروں گا۔ لہٰذا جو شخص نیک عمل کرنے کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کو (یعنی کسی برے عمل کے کرنے کو) پالے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔"

عرش وکرسی کی وسعت کا اندازہ (وسع کرسیہ، الخ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ عرش کی وسعت کا اندازہ صرف اس کو پیدا کرنے والا ہی کرسکتا ہے، یہ تمام آسمان وزمین اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اس حلقہ کی مثل ہیں جو کسی وسیع صحرا میں واقع ہو۔ ①

عرش کی اونچائی

اَلْعَرْشُ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَاِنَّ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاِلٰى عَظَمَتِهٖ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ فِيْكَ قُوَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لِكُلِّ مَلَكٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ فَطِرْ فَطَارَ الْمَلَكُ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاَجْنِحَةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَطِيْرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ فَكَاَنَّهٗ لَمْ يَسِرْ ②

"عرش سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے اور بے شک فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے اس عرش کی طرف اور اس کی عظمت کی طرف دیکھا تو اللہ عزوجل نے اس فرشتے کی طرف یہ حکم بھیجا کہ میں نے تجھ میں ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے، ہر فرشتے کے ستر ہزار پر ہیں، پس تو اڑ، تو وہ فرشتہ اڑا، اپنی تمام تر قوت اور پردوں کے ساتھ، جتنا اللہ نے اس کے اڑنے کو چاہا، پھر وہ ٹھہرا پھر اس نے دیکھا تو گویا کہ وہ کچھ چلا ہی نہیں (یعنی اس نے کچھ مسافت طے ہی نہیں کی)۔

اٹھارہ ہزار عالم

اللہ تعالیٰ کے اٹھارہ ہزار (۱۸،۰۰۰) جہاں ہیں، دنیا ان میں سے ایک جہاں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں یاجوج ماجوج، شیاطین، جن اور انس کے علاوہ ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہے، ۴۰۰ خشکی پر اور چھ سو سمندر میں ہے۔ ③

قوم عمالقہ اور جبابرہ

ایک دانت کا وزن

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خراسان میں ایک قلعہ کی کھدائی ہوئی، اس میں انسانوں کی ایک کھوپڑی دریافت ہوئی جس کے دانتوں میں سے ایک دانت کا وزن ایک منوان

① تفسیر ابن کثیر (۱/۶۸۰) ② الدر المنثور لسیوطی (۳/۳۳۵) ③ الدر المنثور لسیوطی (۱/۳۴)

سات ستارا کتالیس اونس تھا۔

۴ میل کا قد

آپ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے دعا: "قوم عاد کا کوئی شخص دکھلا دیں" سامنے سے پردہ ہٹا، ایک آدمی دکھائی دیا جس کا سر مدینہ میں اور پاؤں ذوالحلیفہ میں یعنی ۴ میل کا قد تھا۔

پھل کا وزن

آیت ادخلوا الارض المقدسة ...... کے تحت ارضِ مقدسہ کی تفسیر میں حضرت ابو مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا قول: اس زمین کی پیداوار کا یہ حال تھا کہ چھ آدمی مل کر انگور کے گچھے کو اور چار آدمی انار کو اور دو آدمی انجیر کو اٹھاتے تھے۔ (اسرار کائنات۔ص ۱۹۵)

تذل من تشاء (ایک بادشاہ کا زوال)

جَبَلَةُ بْنُ الْأَيْهَمِ اٰخِرُ مُلُوْكِ غَسَّانَ وَكَانَ طُوْلُهٗ اِثْنَیْ عَشَرَ شِبْرًا وَاِذَا رَكِبَ مَسَحَ الْاَرْضَ بِقَدَمَيْهِ.

"جبلۃ بن الایہم غسان کا آخری بادشاہ تھا اور اس کے قد کی لمبائی بارہ بالشت (تقریباً ۹ فٹ) تھی جب وہ سوار ہوتا تو زمین کو اپنے قدموں سے چھو رہا ہوتا تھا"۔

عروج:

❶ مَرَّةً خَرَجَ فِیْ مِائَةِ فَارِسٍ مِنْ عَكٍّ وَجَفْنَةَ فَلَمَّا دَنَا اِلَى الْمَنْزِلِ اَلْبَسَهُمْ ثِيَابَ الْوَشْيِ الْمَنْسُوْجَةَ بِالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَالْحَرِيْرِ الْاَصْفَرِ جَلَّلَ الْخَيْلَ بِجِلَالِ الدِّيْبَاجِ وَطَوَّقَهَا اَطْوَاقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَبِسَ تَاجَهٗ وَفِيْهِ قُرْطُ مَارِيَةَ (هِیَ زَوْجَةُ مَلِكِ الْعَرَبِ بِالشَّامِ وَكَانَ فِیْ قُرْطَيْهَا دُرَّتَانِ عَجِيْبَتَانِ كَبَيْضَتَيِ الْحَمَامِ لَمْ يُرَ مِثْلُهُمَا.)

❶ "ایک دفعہ وہ قبیلہ عک اور جفنہ کے سو گھڑ سواروں میں نکلا، پھر جب وہ منزل کے قریب پہنچا تو اس نے تمام گھڑ سواروں کو منقش کپڑے جو سرخ سونے اور زرد رنگ کے ریشم سے بنے ہوئے تھے وہ پہنائے، گھوڑوں کو ریشمی جھول پہنائی اور ان کے گلے میں سونے اور چاندی کے ہار پہنائے اور بادشاہ جبلہ نے اپنا تاج پہنا اور اس میں ماریہ کا موتی بھی تھا۔ (ماریہ شام میں ایک

عرب بادشاہ کی بیوی تھی۔ اور اس کی دو بالیوں میں دو عجیب موتی تھے کبوتری کے انڈوں کی طرح۔ ان جیسے موتی دیکھے نہیں گئے)"

۲ هُوَ قَاعِدٌ عَلٰى سَرِيْرٍ مِنْ قَوَارِيْرَ دَعَا بِسُحَالَةِ الذَّهَبِ فَذَرَّهَا عَلٰى لِحْيَتِهٖ حَتّٰى عَادَ اَصْهَبَ فَاَوْمَاَ اِلٰى وَصِيْفٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَ مُسْرِعًا فَاِذَا مَوَائِدُ الذَّهَبِ قَدْ نُصِبَتْ بِصَحَائِفِ الْفِضَّةِ فَاَكَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ثُمَّ جِيْئَ بِطَسْتٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَغَسَلَ فِيْهَا ثُمَّ اَوْمَاَ اِلٰى خَادِمٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَذَهَبَ مُسْرِعًا فَسَمِعَ حِسًّا فَاِذَا خَدَمٌ مَعَهٗ كَرَاسِيُّ مُرَصَّعَةٌ بِالْجَوَاهِرِ فَوُضِعَتْ عَشَرَةٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَشَرَةٌ عَنْ يَّسَارِهٖ وَاِذَا عَشْرُ جَوَارٍ فِي الشُّعُوْرِ عَلَيْهِنَّ ثِيَابُ الْوَشْيِ مُكَسَّرَاتٍ فِي الْحُلِيِّ يَقْعُدْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَعَدَ مِثْلُهُنَّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَاِذَا بِجَارِيَةٍ قَدْ خَرَجَتْ كَالشَّمْسِ حُسْنًا وَعَلٰى رَأْسِهَا تَاجٌ عَلَيْهِ طَائِرٌ وَفِيْ يَدِهَا الْيُمْنٰى جَامَةٌ وَفِيْهَا مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ فَتِيْتٌ وَفِيْ يَدِهَا الْيُسْرٰى جَامَةٌ فِيْهَا مَاءُ الْوَرْدِ فَصَفَرَتْ بِالطَّائِرِ فَوَقَعَ فِيْ جَامَةِ مَاءِ الْوَرْدِ فَاضْطَرَبَ فِيْهِ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ جَامَةِ الْمِسْكِ فَتَمَرَّغَ فِيْهِ ثُمَّ طَارَ فَوَقَعَ عَلٰى صَلِيْبٍ فِيْ تَاجِ جَبَلَةَ فَرَفْرَفَ حَتّٰى نَفَضَ مَا فِيْ رِيْشِهٖ عَلَيْهِ وَضَحِكَ جَبَلَةُ مِنْ شِدَّةِ السُّرُوْرِ۔

۲ "بادشاہ جبلہ شیشے کے ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اس نے سونے کا برادہ منگوایا پھر اس کو اپنی داڑھی پر چھڑکا، یہاں تک کہ داڑھی چمکنے لگی۔ پھر اس نے اپنے سامنے کھڑے خادم کو اشارہ کیا۔ تو وہ جلدی سے گیا۔ پھر اسی وقت سونے کے دسترخوان بچھا دیے گئے، جن پر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے تھے وہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے لگا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا، بادشاہ جبلہ نے اس میں ہاتھ دھوئے۔ اور اپنے دائیں طرف ایک خادم کو اشارہ کیا تو وہ جلدی سے گیا، پھر اس نے ایک آہٹ سنی اسی وقت کئی خدام داخل ہوئے جن کے پاس ایسی کرسیاں تھیں جن میں ہیرے جڑے ہوئے تھے، پھر دس کرسیاں بادشاہ کے دائیں جانب اور دس بادشاہ کے بائیں جانب رکھ دی گئیں اور اسی وقت دس باندیاں لمبے بالوں والیاں داخل ہوئیں جن پر نقش و نگار والے لباس جن میں زیورات جڑے ہوتے ہیں، پھر وہ دس باندیاں بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھ گئیں اور انہی کے برابر باندیاں بادشاہ کے بائیں جانب بیٹھ گئیں۔

اسی وقت ایک باندی نکل کر سامنے آئی، جو سورج کی طرح حسین تھی، اور اس کے سر پر ایک تاج تھا، اس پر ایک پرندہ تھا، اس باندی کے دائیں ہاتھ میں چاندی کا ایک برتن تھا، جس میں مشک اور عنبر کا پاؤڈر تھا۔ اور اس کے بائیں ہاتھ میں ایک چاندی کا برتن تھا جس میں گلاب کا پانی تھا پھر اس باندی نے پرندے کو آواز دے کر بلایا، تو اس پرندے نے گلاب کے پانی کے برتن میں ایک غوطہ لگایا اور اس میں پھڑ پھڑایا، پھر وہ مشک کے برتن میں لوٹ پوٹ ہوا، اس کے بعد وہ اڑا اور بادشاہ جبلہ کے تاج میں بنی صلیب پر جا کر بیٹھا، پھر وہ پھڑ پھڑایا یہاں تک کہ جو اس پرندے کے پروں میں مشک تھا، وہ اس نے بادشاہ پر جھاڑا اور بادشاہ جبلہ شدتِ خوشی سے ہنسنے لگا"۔

زوال:

لِمَنِ الدَّارُ أَقْفَرَتْ بِعُمَانِ   بَيْنَ أَعْلَى الْيَرْمُوْقِ وَالصَّمَّانِ

کون ہے اس حویلی کا مالک جو عمان مقام میں ویران پڑی ہے جو یرموق اور صمان کی بلند و بالا جگہوں کے درمیان واقع ہے۔

ذَاكَ مَغْنًى لِآلِ جَفْنَةَ فِي الدَّهْرِ   مُحَلًّا لِحَادِثَاتِ الزَّمَانِ

یہ محل ایک زمانہ اولادِ جفنہ کی قیام گاہ تھا جو آج حوادثاتِ زمانہ کی آماج گاہ بن چکا ہے۔

قَدْ أَرَانِيْ هُنَاكَ دَهْرًا مَكِيْنًا   عِنْدَ ذِي التَّاجِ مَجْلِسِيْ وَمَكَانِيْ

تحقیق میں نے ایک عرصہ اپنے آپ کو وہاں مرتبہ والا دیکھا ہے تاج والے کے پاس اپنی نشست اور اپنا قیام دیکھا ہے۔

ثَكِلَتْ أُمُّهُمْ وَقَدْ ثَكِلَتْهُمْ   يَوْمَ حَلُّوْا بِحَادِثِ الْجَوْلَانِ

ان کی ماں روئے اور واقعی ان کی ماں روئی اس دن جس دن وہ لوگ گردشِ زمانہ کی مصیبت میں مبتلا ہوئے۔

وَدَنَا الْفِصْحُ فَالْوَلَائِدُ يَنْظِمْنَ   سِرَاعًا أَكِلَّةَ الْمَرْجَانِ [1]

اور ایسٹر (عیسائیوں کی ایک عید) قریب آ چکی تو بچیاں جلدی سے دال وسبزی کا کھانا تیار کرنے میں مشغول ہو گئیں۔

بڑی عمر والوں پر اللہ کی رحمت

حدیث قدسی: إِذَا بَلَغَ عَبْدِيْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً عَافَيْتُهُ مِنَ الْبَلَايَا

---

(1) تحفۃ العرب (ص ۱۷۳) عن العقد الفرید ج ۱ ص ۱۰۹۔۱۱۰

الثَّلَاثِ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَاِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً حَاسَبْتُهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَاِذَا بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً حَبَّبْتُ اِلَيْهِ الْاِنَابَةَ وَاِذَا بَلَغَ عَبْدِيْ سَبْعِيْنَ سَنَةً اَحَبَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِذَا بَلَغَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً كَتَبْتُ حَسَنَاتِهٖ وَاَلْقَيْتُ سَيِّئَاتِهٖ وَاِذَا بَلَغَ تِسْعِيْنَ سَنَةً قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اَسِيْرُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَيُغْفَرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَشُفِّعَ فِيْ اَهْلِهٖ۔ ①

جب میرا بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کو تین مصیبتوں سے عافیت عطا فرماتا ہوں، جنون کے مرض سے، برص کی بیماری سے اور کوڑھ کی بیماری سے۔ اور جب میرا بندہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کا حساب آسان کر دیتا ہوں اور جب میرا بندہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ کی طرف رجوع کرنا اس کے ہاں محبوب بنا دیتا ہوں اور جب میرا بندہ ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب میرا بندہ اَسّی سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھنے کا حکم دیتا ہوں اور اس کی برائیاں چھوڑ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور جب میرا بندہ نوے سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ "اللہ کا قیدی ہے زمین میں" پھر اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور اس کی گھر والوں کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب کون؟

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (بقرہ)	بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ۔ (//)	بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنیوالے
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (//)	اور اللہ کو پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ۔ (آل عمران)	اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ (//)	بیشک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے توکل والوں سے۔

① الجامع الکبیر لسیوطی (۱۵۱۳۵) ونوادر الاصول للترمذی (۲/ ۱۵۵) واسنادہ ضعیف وکنز العمال (۱۵/ ۶۶۵)

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ (مائدہ) بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (توبہ) بے شک اللہ کو پسند ہیں تقویٰ والے۔

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔ (صف) بے شک اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں کو جولڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار (صف) باندھ کر، گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے مبغوض کون؟

وَاللہُ لَا یُحِبُّ الظَّالِمِیْنَ۔ (آل عمران) اور اللہ کو محبت نہیں ظلم کرنے والوں سے۔

لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (مائدہ) اور اللہ پسند نہیں کرتے فساد کرنے والوں کو۔

لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ (〃) اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ (انعام) اس کو خوش نہیں آتے بے جا خرچ کرنیوالے

لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ۔ (الانفال) اللہ کو خوش نہیں آتے دغاباز۔

لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ۔ (روم) اس کو نہیں اچھے لگتے کافر لوگ۔

لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔ (قصص) اللہ کو نہیں بھاتے اِترانے والے۔

لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (لقمان) اللہ کو نہیں بھاتا کوئی دغاباز ناشکرا۔

لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ۔ (الحج) اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترانے والا برائیاں کرنیوالا

اللہ تعالیٰ کی معیت کن کے ساتھ؟

اِنَّ اللہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔ (البقرہ) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اَنَّ اللہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ (البقرہ) اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے۔

اِنَّ اللہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (العنکبوت) بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

اللہ تعالیٰ اولیاء کے ساتھ (واقعہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ)

ذَکَرَ الشَّیْخُ الصَّفْوِیُّ اَنَّ الْمَنْصُوْرَ بِاللہِ بَلَغَہٗ اَنَّ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَنْقِمُ عَلَیْہِ فِیْ عَدَمِ اِقَامَۃِ الْحَقِّ فَلَمَّا تَوَجَّہَ الْمَنْصُوْرُ اِلَی الْحَجِّ وَبَلَغَہٗ

اَنَّ سُفْيَانَ بِمَكَّةَ اَرْسَلَ جَمَاعَةً اَمَامَهُ وَقَالَ لَهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمْ سُفْيَانَ فَخُذُوْهُ وَاصْلِبُوْهُ. فَنَصَبُوا الْخَشَبَ لِيَصْلِبُوْا سُفْيَانَ عَلَيْهِ وَكَانَ سُفْيَانُ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَرَأْسُهُ فِيْ حُجْرِ فُضَيْلِ ابْنِ عَيَاضٍ وَرِجْلَاهُ فِيْ حُجْرِ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَقِيْلَ لَهُ خَوْفًا عَلَيْهِ لَا تُشْمِتْ بِنَا الْاَعْدَاءَ قُمْ فَاخْتَفِ فَقَامَ وَمَضٰى حَتّٰى وَقَفَ بِالْمُلْتَزَمِ وَقَالَ وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ لَا يَدْخُلُهَا الْمَنْصُوْرُ فَكَانَ وَصَلَ اِلَى الْحُجُوْنِ فَزَلَقَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَوَقَعَ عَنْ ظَهْرِهَا وَمَاتَ مِنْ فَوْرِهِ فَخَرَجَ سُفْيَانُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ ①

شیخ صفوی نے یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ (خلیفہ عباسی) منصور باللہ کو یہ بات پہنچی کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر عیب لگایا حق کو قائم نہ کرنے کے بارے میں۔ پھر جب منصور حج کے ارادے سے چلا اور اس کو یہ خبر ملی کہ سفیان مکہ مکرمہ میں ہے تو اس نے ایک جماعت کو اپنے آگے بھیج دیا اور ان سے کہا تم جہاں سفیان کو پاؤ اسے پکڑلو، اور سولی دے دو، تو اس جماعت نے جا کر ایک لکڑی گاڑی تا کہ سفیان کو اس پر سولی دیں۔ اور سفیان رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام میں تھے، اور ان کا سر فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں تھا، اور ان کے پاؤں سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے، تو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ان پر (مصیبت پہنچنے) کے خوف کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ آپ دشمن کو ہم پر خوش نہ کریں، کھڑے ہو جائیے اور کسی جگہ چھپ جائیے۔ پھر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور چل دیے۔ یہاں تک کہ ملتزم پر آ کر ٹھہرے۔ اور کہا اس کعبہ کے رب کی قسم منصور اس میں داخل نہ ہوگا۔ تو منصور حجون مقام تک پہنچا تھا کہ اس کی سواری اس سمیت پھسل گئی۔ اور منصور اس سواری کی پشت سے گر پڑا اور اسی وقت مر گیا۔ پھر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

ظالم کون؟

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۔ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ (الفرقان)

جس دن کاٹ کھائے گا گنہگار اپنے ہاتھوں کو، کہے گا اے کاش! کہ میں نے پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ! اے خرابی میری! کاش کہ نہ پکڑا ہوتا میں نے فلاں کو دوست!

① السیرۃ الحلبیہ (۱/۲۹۶)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔
اے ہمارے رب! ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے گھاٹے والوں میں سے۔ (الاعراف)

ارادۂ الٰہی کے سامنے تمام تدابیر ناکام (قصۂ تاجر و قتل چور)

جَآءَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّجِرُ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا يَصْحَبُ الْقَوَافِلَ تَوَكُّلًا مِّنْهُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى فَبَيْنَا هُوَ جَاءٍ عَنِ الشَّامِ عَرَضَ لَهٗ لِصٌّ عَلٰى فَرَسٍ فَصَاحَ بِالتَّاجِرِ: قِفْ! فَوَقَفَ التَّاجِرُ وَقَالَ لَهٗ شَاْنُكَ بِمَالِيْ، فَقَالَ لَهُ اللِّصُّ: اَلْمَالُ مَالِيْ وَاِنَّمَا اُرِيْدُ نَفْسَكَ۔ فَقَالَ لَهٗ: اَنْظِرْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ قَالَ: اِفْعَلْ مَا بَدَالَكَ۔ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَرَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ يَقُوْلُ: يَاوَدُوْدُ! يَاوَدُوْدُ! يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ! يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ! يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ! اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَاَسْاَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَاَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَامُغِيْثُ! اَغِثْنِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

وَاِذَا الْفَارِسُ بِيَدِهِ الْحَرْبَةُ فَلَمَّا نَظَرَهُ اللِّصُّ تَرَكَ التَّاجِرَ وَمَضٰى نَحْوَهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ طَعَنَهٗ فَاَرْدَاهُ عَنْ فَرَسِهٖ ثُمَّ قَتَلَهٗ وَقَالَ لِلتَّاجِرِ: اِعْلَمْ! اَنِّيْ مَلَكٌ مِّنَ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ لَمَّا دَعَوْتَ الْاُوْلٰى سَمِعْنَا لِاَبْوَابِ السَّمَآءِ قَعْقَعَةً فَقُلْنَا: اَمْرٌ حَدَثَ۔ ثُمَّ دَعَوْتَ الثَّانِيَةَ فَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَهَا شَرَرٌ۔ ثُمَّ دَعَوْتَ الثَّالِثَةَ فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِيْ: مَنْ هٰذَا الْمَكْرُوْبُ فَدَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُّوَلِّيَنِيْ قَتْلَهٗ۔ وَاعْلَمْ! يَا عَبْدَاللهِ! مَنْ دَعَا بِدُعَائِكَ مِنْ كُلِّ شِدَّةٍ اَغَاثَهُ اللهُ وَفَرَّجَ عَنْهُ۔

ثُمَّ جَآءَ التَّاجِرُ اِلَى النَّبِيِّ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ۔ فَقَالَ: لَقَّنَكَ اللهُ اَسْمَآءَهٗ

الْحُسْنٰی اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِھَا اَعْطٰی[1]

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حدیث میں یہ قصہ وارد ہے کہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ مبارک میں شام کے شہروں سے مدینہ منورہ کی طرف تجارت کرتا تھا، اور وہ شخص قافلوں کے ساتھ نہ چلتا ذات باری تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے، ایک مرتبہ اسی دوران وہ "شام" سے آ رہا تھا کہ ایک چور اس کے سامنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، اور اس نے تاجر کو پکار کر کہا ٹھہر جا تو تاجر ٹھہر گیا اور چور سے کہا کہ تیرا کام مال سے ہے تو چور نے اس سے کہا کہ مال تو میرا ہی مال ہے میں تو تیری جان بھی چاہتا ہوں، تو اس تاجر نے کہا کہ تو مجھے مہلت دے تاکہ میں نماز پڑھ لوں تو اس چور نے کہا کہ تو کر لے جو تیرے دل میں آ رہا ہے اس شخص نے چار رکعت نماز پڑھی اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگا: "اے انتہائی محبت کرنے والے! اے بے پناہ محبت کرنے والے! اے عرش کے مالک عظمت والے! اے ظاہر کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے ہر اس کام کو کر گزرنے والے جس کا ارادہ کر لے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے اس نور کے طفیل جس نے تیرے عرش کے تمام ارکان کو بھر دیا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس قدرت کے طفیل جس کے ذریعے سے تو اپنی تمام مخلوقات پر قدرت رکھتا ہے اور میں تجھ سے تیری اس رحمت کے طفیل سوال کرتا ہوں جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اے فریادرسی کرنے والے تو میری مدد فرما"۔ یہ کلمات اس تاجر نے تین مرتبہ پڑھے۔

تو اسی وقت ایک گھڑ سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، جب اس چور نے شاہسوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ کر شاہسوار کی طرف چل دیا۔ جب وہ شاہسوار کے قریب ہوا، تو شاہسوار نے اس کو نیزہ مارا، اور اسے گھوڑے سے گرا دیا، پھر اُسے قتل کر دیا۔ اور تاجر سے کہا: تو جان لے کہ میں تیسرے آسمان کا ایک فرشتہ ہوں، جب تو نے پہلی مرتبہ دعا کی تو ہم نے آسمانوں کے دروازوں سے جھنکار کی آواز سنی، تو ہم نے کہا کہ کوئی معاملہ پیش آ گیا ہے۔ پھر تو نے دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، اور ان سے آگ کی چنگاری ظاہر ہوئی۔ پھر تو نے تیسری مرتبہ دعا کی تو جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور پکارا، کون ہے یہ مصیبت زدہ دکھی شخص؟ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس کے قتل کی ذمہ داری سونپ دی جائے، اور تو جان لے اے اللہ کے بندے کہ جو شخص بھی تیری دعا کے کلمات سے دعا مانگے ہر قسم کی مصیبت میں، تو اللہ

---

[1] الرسالۃ القشیریۃ (۱/۱۲۰)

تعالیٰ اس کی فریادرسی فرمائے گا اور اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔ پھر وہ تاجر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سارا قصہ سنایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے بہترین نام سکھلائے ہیں۔ جب بھی ان کلمات سے کوئی سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے اور جب بھی ان کلمات سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات (قرآن کی زبانی)

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۔ (البقرۃ:۲۲۔پ۱)	جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت۔
جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ۔ (الملک:۲۳۔پ۲۹)	اسی ذات نے بنائے تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل۔
جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا۔	اسی نے بنا دیا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور چلائیں تمہارے لئے اس میں راہیں۔
وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ (قصص:۷۳۔پ۲۰)	اور اللہ نے اپنی مہربانی سے بنا دیے تمہارے واسطے رات اور دن کہ اس میں چین بھی کرو اور تلاش بھی کرو کچھ اس کا فضل اور تا کہ تم شکر کرو۔
وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْھٰرًا وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْھَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ۔	اور وہی (اللہ) ہے جس نے پھیلائی زمین اور رکھے اس میں بوجھ (پہاڑ) اور ندیاں اور ہر میوے کے رکھے اس میں جوڑے دو دو قسم۔
وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ۔ (الرعد:۴۔پ۱۳)	اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں ایک قسم کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی اور بعض بن ملی، ان کو پانی بھی ایک ہی دیا جاتا ہے۔
ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا۔ (یونس:۵۔پ۱۱)	وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمک (چمکتا) اور چاند کو چاندنا۔
جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ (انعام:۹۶۔پ۷)	اس نے رات بنائی آرام کو اور سورج اور چاند حساب کے لئے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ۔ (النحل:۷۲۔ پ۱۴)

اور اللہ نے پیدا کئے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے عورتیں اور دیے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور کھانے کو دیں تم کو ستھری چیزیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ۔ (نحل:۸۰۔ پ۱۴)

اور اللہ نے بنا دیے تم کو تمہارے گھر بسنے کی جگہ اور بنا دیے تم کو چوپایوں کی کھال سے ڈیرے جو ہلکے رہتے ہیں تم پر جس دن سفر میں ہو اور جس دن گھر میں اور بھیڑوں کی اون سے اور اونٹوں کی بیریوں (پشم) سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے اسباب اور استعمال کی چیزیں وقت مقرر تک۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ۔ (نحل:۸۱۔ پ۱۴)

اور اللہ نے بنا دیے تمہارے واسطے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے اور بنا دیں تمہارے واسطے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں اور بنا دیے تم کو کرتے جو بچاؤ ہیں گرمی میں اور کرتے جو بچاؤ ہیں لڑائی میں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ (نحل:۸۱۔ پ۱۴)

اور تمہارے واسطے چوپاؤں میں سوچنے کی جگہ ہے، پلاتے ہیں تم کو اس کے پیٹ کی چیزوں میں سے گوبر اور لہو کے بیچ سے دودھ ستھرا خوشگوار پینے والوں کیلئے۔

اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔ (مومن:۷۹۔ پ۲۴)

جس نے بنا دیے تمہارے واسطے چوپائے تا کہ سواری کرو بعضوں پر اور بعضوں کو کھاتے ہو۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ

بھلا کس نے بنایا زمین کو ٹھہرنے کے لائق اور

اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ۔ (نمل: ۶۱۔ پ ۲۰)
بنائیں اس کے بیچ ندیاں اور رکھے اس کے ٹھہرانے کو بوجھ۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا۔ (ملک: ۱۵)
جس نے تمہارے آگے کردیا زمین کو پست۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا۔ (نوح: ۱۹۔ پ ۲۹)
اور اللہ نے بنادیا تمہارے لئے زمین کو بچھونا

لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا۔ (ملک: ۲۰۔ پ ۲۹)
تاکہ تم چلو اس میں کشادہ راستے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ۔ (اعراف: ۱۰۔ پ ۸)
اور ہم نے جگہ دی تم کو زمین میں اور مقرر کردیں اس میں تمہارے لئے روزیاں۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔ (رحمٰن: ۱۰، ۱۱۔ پ ۲۷)
اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے اس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف ہے۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا۔ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ۔ (عبس: ۲۰ تا ۳۲)
پھر ہم نے چیرا زمین کو پھاڑ کر پھر اُگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے (گنجان) باغ اور میوہ اور گھاس کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا۔ (فرقان: ۶۱۔ پ ۱۹)
بڑی برکت ہے اس کی جس نے بنائے آسمان میں بُرج اور رکھا اس میں چراغ اور چاند اجالا (چاندنا)

جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا۔ (انبیاء: ۳۲۔ پ ۱۷)
ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ۔ (ق: ۹۔ پ ۲۶)
ہم نے آسمان سے ماءِ مبارک کو اتارا، پھر اُگائے ہم نے اس سے باغ اور اناج جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ (ملک: ۵۔ پ ۲۹)
اور ہم نے رونق دی سب سے ورلے (قریبی) آسمان کو چراغوں سے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا۔
کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو

وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا۔ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا۔ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا۔ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا۔ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا۔ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا۔ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا۔ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا۔ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا۔

(نباء: ۶ تا ۱۶۔ پ ۳۰)

میخیں اور تم کو بنایا ہم نے جوڑا جوڑا اور بنایا نیند کو تمہاری تکان دفع کرنے کیلئے اور بنادیا رات کو اوڑھنا اور بنایا، دن کمائی کرنے کو اور چنی ہم نے تمہارے اوپر۔ سات چنائی مضبوط (یعنی سات آسمان بہت مضبوط بنائے) اور بنادیا ایک چراغ چمکتا ہوا (جگمگاتا) اور اتارا نچڑنے والی (نچوڑنے والی) بدلیوں سے پانی کا ریلا تاکہ ہم نکالیں اس سے اناج اور سبزہ اور باغ پتوں میں لپٹے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تہجد گزاروں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُّعْطٰى، هَلْ مِنْ دَاعٍ يُّسْتَجَابُ لَهٗ؟ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ يُّغْفَرَ لَهٗ، حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ۔ ①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کا نصف یا رات کے دو تہائی گزر جاتے ہیں تو اللہ جل شانہٗ آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں، پھر فرماتے ہیں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے جسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بخشش چاہنے والا ہے جس کی بخشش کر دی جائے؟...... یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جائے۔

بحر و بر کا رازق صرف اللہ (سلیمان علیہ السلام کی ضیافت کا قصہ)

نَقَلَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامِ نِ الْمُقْرِئُ فِیْ كِتَابِ الْعَقَائِدِ اَنَّ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَاٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْسَعَ لَهُ الدُّنْيَا وَصَارَتْ بِيَدِهٖ قَالَ اِلٰهِیْ لَوْ اَذِنْتَ لِیْ اَنْ اُطْعِمَ جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ سَنَةً كَامِلَةً

① صحیح مسلم (۲/۱۷۶)، رقم (۱۸۱۰)

فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ اَنَّكَ لَنْ تَقْدِرَ عَلٰى ذَالِكَ فَقَالَ اِلٰهِيْ اُسْبُوْعًا فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى لَنْ تَقْدِرَ فَقَالَ اِلٰهِيْ يَوْمًا وَاحِدًا فَقَالَ تَعَالٰى لَنْ تَقْدِرَ فَقَالَ اِلٰهِيْ وَلَوْ يَوْمًا وَاحِدًا فَاَذِنَ اللهُ لَهٗ فِيْ ذَالِكَ فَاَمَرَ سُلَيْمَانُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ بِاَنْ يَّاْتُوْا بِجَمِيْعِ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ اَبْقَارٍ وَّاَغْنَامٍ وَمِنْ جَمِيْعِ مَا يُؤْكَلُ مِنْ اَجْنَاسِ الْحَيَوَانِ مِنْ طَيْرٍ وَغَيْرِ ذَالِكَ فَلَمَّا جَمَعُوْا ذَالِكَ اِصْطَنَعُوْا لَهُ الْقُدُوْرَ الرَّاسِيَاتِ ثُمَّ ذَبَحَ ذَالِكَ وَطَبَخَهٗ وَاَمَرَ الرِّيْحَ اَنْ تَهُبَّ عَلَى الطَّعَامِ لِئَلَّا يَفْسُدَ ثُمَّ مَدَّ ذَالِكَ الطَّعَامَ فِي الْبَرِيَّةِ فَكَانَ طُوْلُ ذَالِكَ السِّمَاطِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَعَرْضُهٗ مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ اَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا سُلَيْمَانُ بِمَنْ تَبْتَدِئُ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ اَبْتَدِئُ بِدَوَابِّ الْبَحْرِ فَاَمَرَ اللهُ حُوْتًا مِّنَ الْبَحْرِ الْمُحِيْطِ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ ضِيَافَةِ سُلَيْمَانَ فَرَفَعَ ذَالِكَ الْحُوْتُ رَأْسَهٗ وَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ سَمِعْتُ اَنَّكَ فَتَحْتَ بَابًا لِلضِّيَافَةِ وَقَدْ جَعَلْتَ ضِيَافَتِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ دُوْنَكَ وَالطَّعَامُ فَتَقَدَّمَ ذَالِكَ الْحُوْتُ وَاَكَلَ مِنْ اَوَّلِ السِّمَاطِ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى اٰخِرِهٖ فِيْ لَحْظَةٍ ثُمَّ نَادٰى اَطْعِمْنِيْ يَا سُلَيْمَانُ وَاَشْبِعْنِيْ فَقَالَ لَهٗ سُلَيْمَانُ اَكَلْتَ الْجَمِيْعَ وَمَا شَبِعْتَ؟ فَقَالَ الْحُوْتُ هٰكَذَا يَكُوْنُ جَوَابُ اَصْحَابِ الضِّيَافَةِ لِلضَّيْفِ؟ اِعْلَمْ يَا سُلَيْمَانُ اَنَّ لِيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَنْتَ كُنْتَ السَّبَبَ فِيْ مَنْعِ رَاتِبَتِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَقَدْ قَصَّرْتَ فِيْ حَقِّيْ فَعِنْدَ ذَالِكَ خَرَّ سُلَيْمَانُ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ سُبْحَانَ الْمُتَكَفِّلِ بِاَرْزَاقِ الْخَلَائِقِ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ ①

نقل کیا شیخ عبدالرحمن بن سلام المقری نے کتاب العقائد میں کہ سلیمان علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دنیا پھیلا دی اور دنیا ان کے تصرف میں آ گئی تو سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک سال تک ساری مخلوق کو کھانا کھلاؤں؟ تو اللہ جل شانہٗ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تیرے بس کی بات نہیں ہے، تو سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ ایک ہفتے کی اجازت دیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بس کی

---

① نخبۃ العرب ص: ۱۱۰ من کتاب العقائد للمقری

بات نہیں، پھر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ ایک دن کی اجازت ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بس کی بات نہیں۔ پھر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا ایک دن تو ہو ہی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک دن کی اجازت دے دی۔ پس سلیمان علیہ السلام نے تمام انسانوں اور جنوں کو حکم دیا کہ زمین میں جتنی گائے اور بکریاں ہیں سب لے آؤ اور ہر ایسا جانور لے آؤ جو کھایا جاتا ہے پرندہ وغیرہ سب کچھ لے آؤ، جب جنوں اور انسانوں نے تمام جانور جمع کئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے لئے بڑی بڑی دیگیں بنائیں، پھر ان جانوروں کو ذبح کیا اور پکایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ کھانے پر چلتی رہے تاکہ کھانا خراب نہ ہو، پھر اس کھانے کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنگل میں پھیلا دیا اور اس دستر خوان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر تھی اور چوڑائی بھی اسی کے بقدر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ کون سی مخلوق سے ابتداء کرنا چاہتے ہو؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ سمندر کے جانوروں سے۔ اللہ جل شانہٗ نے ایک بڑے سمندر کی ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ وہ سلیمان علیہ السلام کی ضیافت کھالے، تو اس مچھلی نے اپنا سر اٹھایا اور کہا اے سلیمان! سنا ہے کہ آپ نے ضیافت کا دروازہ کھول دیا ہے، اور آج آپ نے میرے لئے کھانا تیار کیا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ کھانا کھاؤ، تو وہ مچھلی آگے بڑھی اور اس نے دستر خوان کے شروع سے کھانا شروع کیا مسلسل کھاتے کھاتے ایک ہی لمحہ میں آخر تک پہنچ گئی۔ پھر سلیمان علیہ السلام سے کہا اے سلیمان کھانا کھلاؤ مجھے سیر کرو، سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا سارا کھانا کھا گئی اور ابھی تک سیر نہیں ہوئی؟ تو مچھلی نے کہا اس طرح میزبان مہمانوں کو جواب دیتے ہیں؟ اے سلیمان غور سے سنو! جتنا کھانا آپ نے میرے لئے تیار کیا تھا اتنا ہر روز تین مرتبہ میرے لئے اللہ پاک بندوبست کرتے ہیں اور آج آپ میری خوراک کے رکنے کا ذریعہ بن گئے ہیں اور میرے حق کو کم کر دیا، الغرض مچھلی کے اس جواب کو سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ جل شانہٗ کے سامنے سجدے میں گر گئے اور کہا: پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کی روزی کی ذمہ دار ہے، ان کو وہاں سے دیتی ہے جہاں سے ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔

قصہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام

كَانَ سَيِّدُنَا اِبْرَاهِيمُ لَهُ أَبٌ اِسْمُهُ اٰزَرُ. وَكَانَ كَافِرًا وَاُمٌّ اِسْمُهَا لُيُوثَا. وَكَانَتْ مُؤْمِنَةً سِرًّا. وَقَدْ وُلِدَ اِبْرَاهِيمُ فِيْ مُدَّةِ مَلِكٍ اِسْمُهُ النَّمْرُوْدُ.

كَانَ ذَا قُوَّةٍ، وَكَانَ يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ. وَلَمَّا مَلَكَ جَمِيعَ الدُّنْيَا إِدَّعَى الْأُلُوهِيَّةَ فَعَبَدَتْهُ النَّاسُ خَوْفًا مِنْهُ. فَلَمَّا صَارَ إِبْرَاهِيمُ مُرَاهِقًا بَكَّتَ أَبَاهُ بِقَوْلِهِ: "أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ" حَيْثُ كَانَ أَبُوهُ يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ. وَيَتَّجِرُ فِيهَا. ثُمَّ صَارَ إِبْرَاهِيمُ يَقُوْلُ: يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ رَبَّكُمْ.

فَلَمَّا سَمِعَ النَّمْرُوْدُ بِذَالِكَ أَحْضَرَ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ لَهُ: أَنَا الَّذِي خَلَقَكَ وَرَزَقَكَ. فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: كَذَبْتَ. "رَبِّيَ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِيْنِ. وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّيْنِ" فَعِنْدَ ذَالِكَ بُهِتَ النَّمْرُوْدُ وَمَنْ مَعَهُ مُعْجَبِيْنَ مِنْ فَصَاحَةِ لِسَانِهِ. ثُمَّ الْتَفَتَ النَّمْرُوْدُ لِآزَرَ وَقَالَ لَهُ: خُذْ وَلَدَكَ وَحَذِّرْهُ مِنْ بَأْسِي. فَأَخَذَهُ أَبُوهُ وَصَارَ يُحَذِّرُهُ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: "يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئاً" فَزَجَرَهُ أَبُوهُ، وَوَبَّخَهُ. ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ تَرَقَّبَ إِبْرَاهِيمُ لِأَصْنَامٍ. وَدَخَلَ عَلَيْهَا. وَكَانَتْ ثَلَاثَةً وَسَبْعِيْنَ صَنَمًا فَكَسَرَهَا بِفَأْسٍ، وَلَمْ يَمَسَّ الصَّنَمَ الْأَكْبَرَ بِسُوْءٍ بَلْ عَلَّقَ الْفَأْسَ فِي رَأْسِهِ وَذَهَبَ. فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهَا وَجَدُوهَا عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ. فَظَنُّوا أَنَّهُ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا إِبْرَاهِيمُ. فَأَخْبَرُوا النَّمْرُوْدَ وَكَانَ قَبْلَ أَنْ يَّدَّعِيَ الْأُلُوهِيَّةَ مَشْغُوْفًا بِعِبَادَةِ الْأَصْنَامِ. فَأَمَرَ بِإِحْضَارِهِ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ النَّمْرُوْدُ وَقَوْمُهُ: "ءَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ" فَأَجَابَهُمْ بِقَوْلِهِ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُوْنَ".

ثُمَّ إِنَّهُ لَمَّا رَأَى الْجَهْلَ مُحِيطًا بِهِمْ قَالَ: "أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ تَحَقَّقُوا أَنَّهُ الْفَاعِلُ. فَقَالُوا: "حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ" فَجَمَعُوا حَطَبًا وَخَشَبًا مُدَّةَ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ حَتّٰى صَارَ كَالْجَبَلِ. فَأَضْرَمُوا فِيهِ النَّارَ. فَاشْتَعَلَتْ

حَتّٰی مَلأَتِ الْجَوَّ، وَعَمَّتْ جَمِيعَ الْجِهَاتِ حَرَارَتُهَا. وَصَنَعُوْا مِنْجَنِيقًا وَوَضَعُوْا فِيهِ إِبْرَاهِيمَ وَرَمَوْهُ فِي النَّارِ. فَصَارَتْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی إِبْرَاهِيمَ. وَنَبَعَتْ عَيْنُ مَاءٍ وَبِجَانِبِهَا شَجَرَةُ رُمَّانٍ، وَأَتَاهُ جِبْرِيلُ بِسَرِيرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَتَاجٍ وَحُلَّةٍ. فَلَبِسَهُمَا إِبْرَاهِيمُ وَجَلَسَ عَلَى السَّرِيرِ فِي أَرْغَدِ عَيْشٍ وَلَمْ تُؤَثِّرْ فِيهِ النَّارُ فَآمَنَ بِهٖ خَلْقٌ كَثِيرٌ.

وَلَمَّا عَلِمَ النَّمْرُوْدُ بِذٰلِكَ قَالَ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أُخْرُجْ مِنْ أَرْضِنَا. فَخَرَجَ هُوَ، وَمَنْ آمَنَ مَعَهٗ، وَتَزَوَّجَ بِوَاحِدَةٍ إِسْمُهَا سَارَةُ فَجَاءَ إِلٰى مِصْرَ. وَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً فَأَعْطَاهُ مَلِكُ مِصْرَ جَارِيَةً إِسْمُهَا هَاجَرَ لِمَا رَأَى مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الشَّامِ. وَأَقَامَ بِهَا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَرَى الضَّيْفَانَ وَأَوَّلُ مَنْ شَابَتْ لِحْيَتُهٗ. (1)

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک باپ تھے جن کا نام آزر تھا، وہ کافر تھے اور ماں تھیں جن کا نام لیوثا تھا اور وہ خفیہ طور پر مومنہ تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ایک ایسے بادشاہ کے زمانے میں ہوئی جس کا نام نمرود تھا، وہ جاہ وحشمت والا اور بت پرست تھا، جب وہ پوری دنیا کا مالک ہوگیا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کردیا، تو لوگوں نے اس کے خوف سے اس کی پوجا شروع کر دی، تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جوانی کے قریب پہنچ گئے تو اپنے والد کو اپنے قول "اتتخذ اصناماً الخ" سے خاموش کردیا: "کیا تم بتوں کو معبود قرار دیتے ہو، بیشک میں تم کو اور تمہاری قوم کو صریح غلطی میں دیکھ رہا ہوں"۔ اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کی تجارت کرتے تھے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہنا شروع کیا: "یقوم اعبدوا اللہ ربکم"۔ "اے میری قوم! تم اس اللہ کی عبادت کرو جو تمہارا رب ہے"۔

جب نمرود نے یہ سنا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور اُن سے کہا: میں نے ہی تجھے پیدا کیا اور تجھے رزق دیا ہے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس سے کہا: تو جھوٹا ہے، میرا رب تو وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے، اور جو مجھ کو موت دے گا، پھر (قیامت کے روز) مجھ کو زندہ کرے گا

---

(1) نفحۃ العرب ص ۱۳۶

اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری خطا کو قیامت کے روز معاف کر دے گا۔ تو اس وقت نمرود اور اس کے ساتھی ہکا بکا رہ گئے آپ علیہ السلام کی فصاحت بیانی پر تعجب کرتے ہوئے، پھر نمرود آزر کی طرف متوجہ ہوا، اور ان سے کہا: اپنے لڑکے کو پکڑلو اور میری پکڑ سے اسے ڈراؤ۔ تو اُن کے باپ نے انہیں پکڑا اور انہیں ڈرانا شروع کیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے میرے ابا جان! آپ کیوں ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ کچھ سنے اور نہ دیکھے اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکے۔ تو آپ کے باپ نے آپ کو جھڑک دیا اور زجر و توبیخ کی، پھر اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں کے لیے (موقع کے) انتظار میں لگ گئے، اور (ایک روز موقعہ پا کر) ان کے پاس گئے اور وہ بہتر بت تھے تو ان تمام کو کلہاڑی سے توڑ دیا اور بڑے بت کو چھوا تک نہیں کہ اس کو بھی توڑ کر بدحال کر دیتے، بلکہ کلہاڑی اس کی گردن میں لٹکا دی اور چلے گئے، تو جب وہ لوگ ان بتوں کے پاس گئے اور انہیں اِس حال میں پایا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ کسی اور نے نہیں کیا، چنانچہ انہوں نے نمرود کو اطلاع دی، اور نمرود خود بھی خدائی کا دعویٰ کرنے سے پہلے بتوں کی پرستش کا دلدادہ تھا، اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا، جب آپ تشریف لائے تو نمرود اور اس کی قوم نے کہا: اے ابراہیم علیہ السلام! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ فرمایا: (نہیں) بلکہ اُن کے اِس بڑے نے کی ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔

پھر جب آپ نے دیکھا کہ جہالت نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے تو فرمایا: تف ہے تم پر اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے، تو جب لوگوں نے یہ سنا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہی وہ حرکت کرنے والا ہے، چنانچہ وہ کہنے لگے کہ اِن (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ چنانچہ تین مہینے تک انہوں نے لکڑیاں اور تختے جمع کیے، تا آں کہ وہ پہاڑ کی طرح ہو گیا پھر انہوں نے اس میں آگ لگائی، تو وہ آگ بھڑک اٹھی یہاں تک کہ اس نے فضا کو بھر دیا اور اس کی گرمی ہر چہار جانب پھیل گئی اور انہوں نے منجنیق تیار کی اور اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رکھ کر آگ میں ڈال دیا تو وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ٹھنڈی اور بے گزند ہو گئی اور پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور اس کے بغل میں انار کا درخت اُگ آیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں جنت سے تخت، تاج اور جوڑا لے کر حاضر ہو گئے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو پہن لیا اور انتہائی آرام و راحت کے ساتھ چار پائی پر بیٹھ گئے

اور آگ نے آپ میں کچھ بھی اثر نہ کیا، یہ دیکھ کر ایک بڑی مخلوق آپ پر ایمان لے آئی۔

اور جب نمرود کو اِس کا علم ہوا تو اس نے کہا: اے ابراہیم ہماری زمین سے نکل جا، چنانچہ آپ اور آپ پر ایمان لانے والے مؤمنین نکل گئے اور آپ نے ایک عورت سے شادی کی جس کا نام سارہ تھا، پھر آپ تشریف لے آئے اور وہاں ایک مدت تک قیام پذیر رہے، پھر شاہِ مصر نے آپ کو ایک باندی عطا کی جس کا نام ہاجرہ تھا اُن معجزات کی وجہ سے جو اس نے دیکھے، پھر آپ ملک شام لوٹ آئے اور وہیں اقامت اختیار کر لی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی کی اور آپ ہی کی داڑھی سب سے پہلے سفید ہوئی"۔

لا تأخذہٗ سنۃ ولا نوم (قصہ موسیٰ علیہ السلام)

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالُوْا یَا مُوْسٰی: هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ؟ قَالَ اِتَّقُوْا اللهَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ یَا مُوْسٰی سَأَلُوْكَ هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ فَخُذْ زُجَاجَتَیْنِ فِیْ یَدَیْكَ فَقُمِ اللَّیْلَ فَفَعَلَ مُوْسٰی فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ الثُّلُثُ نَعِسَ فَوَقَعَ لِرُكْبَتَیْهِ ثُمَّ انْتَعَشَ وَضَبَطَهُمَا حَتّٰی اِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّیْلِ نَعِسَ فَسَقَطَتِ الزُّجَاجَتَانِ فَانْكَسَرَتَا فَقَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ كُنْتُ اَنَامُ لَسَقَطَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فَتَهْلَكْنَ كَمَا هَلَكَتِ الزُّجَاجَتَانِ فِیْ یَدَیْكَ۔ ①

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اے موسیٰ! کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی کہ بنی اسرائیل تجھ سے پوچھتے ہیں کیا تیرا رب سوتا ہے؟ پس تو دو شیشے کے برتن اپنے ہاتھ میں پکڑ، اور رات کو کھڑا ہو، موسیٰ علیہ السلام نے ایسے کیا، جب تہائی رات گزر گئی تو موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی تو وہ گھٹنوں کے بل گر گئے اور ان قندیلوں کو تھام لیا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی، پس وہ دونوں برتن گر کر ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی، اے موسیٰ! اگر میں سوتا تو آسمان اور زمین گر پڑتے اور ٹوٹ پھوٹ جاتے، جس طرح یہ شیشے کے دو برتن تیرے سے گر کر ٹوٹ گئے۔

اللہ تعالیٰ کتنا بلند و برتر ہے!

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَیْنَ السَّمَآءِ

① تفسیر ابن کثیر (۶۷۹/۱)

وَالْاَرْضِ؟ قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِأَةِ سَنَةٍ وَبَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِأَةِ سَنَةٍ وَ كَثْفُ كُلِّ سَمَاءٍ خَمْسُ مِأَةِ سَنَةٍ وَفَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ رُكَبِهِنَّ وَاَظْلَافِهِنَّ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِيْ اٰدَمَ شَيْءٌ۔ ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت کتنی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال کی ہے اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال کی ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت کے بقدر ہے اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کے اوپر اور اس کے نچلے حصے کے درمیان کی مسافت ایسی ہی ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت، پھر سمندر کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ان کے گھٹنوں اور ان کے کھر کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان پھر اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اوپر والے حصے اور اس کے نیچے والے حصے کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان، اس کے اوپر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات جلوہ افروز ہے اور اللہ رب العزت کی ذات پر بنی آدم کے اعمال میں کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

اللہ کی غیرت (اللہ کے غیر سے اُمید باندھنے پر ذلت اور ناکامی)

حدیث قدسی: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَقْطَعَنَّ اَمَلَ مَنْ يَّأْمُلُ غَيْرِيْ وَلَاُلْبِسَنَّهٗ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَاُجَنِّبَنَّهٗ عَنْ قُرْبِيْ وَلَاُبْعِدَنَّهٗ عَنْ وَصْلِيْ يَأْمُلُ غَيْرِيْ فِي الشَّدَائِدِ وَالشَّدَائِدُ بِيَدِيْ وَهُوَ يَطْرُقُ بِأَبْوَابِ غَيْرِيْ بِالْفِكْرِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِيْ مَفْتُوْحٌ لِمَنْ دَعَانِيْ۔ ②

① ۱۔ مسند احمد (۳/۲۹۳)، رقم (۱۷۷۰) ۲۔ المستدرک للحاکم (۲/۳۱۰)، رقم (۳۴۲۸)

② شعب الایمان للبیہقی (۲/۳۵۵) بغیر اللفظ فی معناہ وکذا فی الجامع الصغیر للسیوطی (۲۶۴۲۸)

میری عزت اور میری بزرگی کی قسم میں ضرور اس آدمی کی اُمیدوں کو توڑوں گا جو میرے غیر پر اُمید باندھے اور میں ضرور اس کو لوگوں کی نظروں میں ذلت کا لباس پہناؤں گا اور میں ضرور اس کو اپنے قریب آنے سے روک دوں گا اور اس کو ضرور اپنے ملنے سے دور کروں گا وہ سختیوں میں میرے غیر پر امید باندھتا ہے حالانکہ سختیوں کو دور کرنا میرے قبضے میں ہے اور وہ پریشانی کے وقت میرے غیر کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہیں اور میرا دروازہ اس آدمی کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھ سے مانگتا ہے۔

قرآن میں اللہ کی صفات مفردہ و مرکبہ

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. (فاتحہ: ۱ تا ۴)	اللہ رب العزت تمام جہانوں کے پروردگار ہیں، اللہ جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں، اللہ جو روزِ جزا کے مالک ہیں۔
ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (بقرہ: ۱۰۵)	اللہ بڑے فضل والے ہیں۔
بَدِيْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ. (انعام: ۱۰۲)	وہ آسمان اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں۔
شَدِيْدُ الْعَذَابِ. شَدِيْدُ الْعِقَابِ.	اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں اور بھی) سخت ہوگا، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔
سَرِيْعُ الْحِسَابِ. (آل عمران: ۲۰۰)	اللہ تعالیٰ جلد ہی حساب کر دیں گے۔
عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ. (آل عمران: ۵)	اللہ تعالیٰ غلبہ والے بدلہ لینے والے ہیں۔
مَالِكَ الْمُلْكِ. (آل عمران: ۲۶)	اللہ مالک تمام ملک کے ہیں
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. (مائدہ: ۱۱۶)	تمام غیبوں کے جاننے والے اللہ ہی ہیں
خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ. (انفال: ۳۰)	اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے
خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ. (آل عمران: ۱۵۰)	اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے
خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ. (جمعہ: ۱۱)	اللہ سب سے اچھا روزی دینے والا ہے
خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ. (انعام: ۵۷)	اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے
أَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ. (انعام: ۶۲)	اور وہ بہت جلد فیصلہ کرنے والا ہے

خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ. (یونس:۱۰۹)	اوروہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھے ہیں
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ. (التین:۸)	کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے!
خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. (اعراف:۸۹)	اوراللہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں
خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ. (اعراف:۱۵۵)	اور آپ سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھے ہیں۔
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ. (ذاریات:۵۸)	قوت والا ہے نہایت قوت والا ہے
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (زمر:۴۶)	اوروہ آسمان کااور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. (زمر:۴۶)	ظاہراور باطن کا جاننے والا ہے
فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى. (انعام:۹۵)	بیشک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانے اور گٹھلی کو۔
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ. (انعام:۹۶)	صبح کو نکالنے والا ہے
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (نور:۳۵)	اللہ تعالیٰ نور (ہدایت) دینے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ. (مومنون:۸۶)	سات آسمانوں کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (مومنون:۸۶)	عرش عظیم کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. (مومنون:۱۱۶)	اوروہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ. (مومن:۳)	گناہ کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنیوالا ہے
شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ. (مومن:۳)	سخت سزا دینے والا ہے، قدرت والا ہے
ذُو الرَّحْمَةِ. (انعام:۱۳۳)	رحمت والا ہے
ذُو الْعَرْشِ. (بروج:۱۵)	عرش کا مالک ہے
لَذُوْ مَغْفِرَةٍ. (حٰم سجدہ:۴۳)	بڑی مغفرت والا ہے
ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ. (حٰم سجدہ:۴۳)	دردناک سزا دینے والا ہے
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (رحمٰن:۷۸)	عظمت والا اور احسان والا ہے

اَهۡلُ التَّقۡوٰى۔	(مدثر:۵۶)	وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے
اَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ۔	(مدثر:۵۶)	اور (وہی ہے) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے
بِرَبِّ الۡفَلَقِ۔	(فلق:۱)	صبح کا مالک ہے
بِرَبِّ النَّاسِ۔	(الناس:۱)	لوگوں کا پروردگار ہے
مَلِكِ النَّاسِ۔	(الناس:۲)	آدمیوں کا بادشاہ ہے
اِلٰهِ النَّاسِ۔	(الناس:۳)	آدمیوں کا معبود ہے

وہ اللہ (وھو الذی)

اَلَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ۔ (بقرہ:۲۱پ۱)	وہ ذات پاک جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔
اَلَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ۔ (انعام:۲)	وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا
اَلَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّـكُمۡ۔ (بقرہ:۲۰)	وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا بذریعہ اس پانی کے پھلوں کی غذا تم لوگوں کے واسطے۔
هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ۔ (بقرہ:۲۹)	وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے فائدے کیلئے جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے سب کا سب، پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف، سو درست کر کے بنائے سات آسمان۔
هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ۔ (آل عمران:۶)	وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (و شکل) بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔
اَلَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ۔ (انعام:۱)	جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا۔

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ۔ (انعام:۲)	وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا۔
وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ (انعام:۹۷)	اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) لئے ستاروں کو پیدا کیا تا کہ تم ان کے ذریعے سے خشکی اور دریا کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرسکو۔
اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ۔ (روم:۴۸)	اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے۔
وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا۔ (یونس:۵)	وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو (بھی) نورانی بنایا۔
هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا۔ (یونس:۶۷)	وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرسکو اور دن بھی (اس طور پر بنایا کہ بوجہ روشن کے) دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے۔
وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهَارًا۔ (رعد:۳)	اور وہ ایسا ہے کہ اس نے زمین کو پھیلایا اور اس (زمین) میں پہاڑ اور نہریں پیدا کیں۔
اَلَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔ (رعد:۲)	کہ اس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے اونچا کھڑا کردیا چنانچہ تم ان (آسمانوں) کو (اسی طرح) دیکھ رہے ہو۔
وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَی الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ (نحل:۱۴)	وہ ایسا ہے کہ اس نے دریا کو مسخر کیا تا کہ اس میں سے تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے گہنا (زیور) نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ پانی چیرتی ہوئی چلی جارہی ہیں تا کہ تم اس (خدا کی) روزی تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا۔ (طه:۵۳)

وہ (رب) ایسا ہے جس نے تم لوگوں کیلئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا اور اس (زمین) میں تمہارے (چلنے کے) واسطے راستے بنائے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔ (انبیاء:۳۳)

اور وہ ایسا ہے کہ اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ۔ (ملك:۲۳)

آپ (ان سے) کہئے کہ وہی (ایسا قادر و منعم) ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیے۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ۔ (مُلك:۲۴)

(اور) آپ (یہ بھی) کہئے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا،

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ۔ (مومنون:۸۰)

اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۔ (فرقان:۴۷)

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ (فرقان:۵۳)

اور وہ ایسا ہے کہ جس نے دو دریاؤں کو صورۃً ملایا جن میں ایک (کا پانی) تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک (کا پانی) شور تلخ ہے اور ان کے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا۔ (فرقان:۶۱)

وہ ذات بہت عالی شان ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو جس طرح چاہتا

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ (روم:۴۸)

ہے پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ پھر تم مینہ (بارش) کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں۔

اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ۔ (یٰس:۸۰)

وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۔ (مومن:۶۴)

اور اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کی) قرارگاہ بنایا اور آسمان کو (مثل) چھت (کے) بنایا۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا۔ (مومن:۶۷)

وہی ہے کہ جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر تم کو بچہ کر کے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔ (مومن:۷۹)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تا کہ ان میں بعض سے سواری لو اور ان میں بعض (ایسے ہیں کہ ان) کو کھاتے بھی ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِىَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ۔ (جاثیہ:۱۲)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ۔ (طلاق:۱۲)

اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمینیں بھی (اور) ان سب میں اللہ تعالیٰ کے احکام نازل ہوتے رہتے ہیں۔

اَلَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ (مُلک:۳)

جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا۔ (ملک:۱۵)
وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کردیا

اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی۔ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی۔ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی۔ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی۔ (اعلیٰ:۲تا۵)
جس نے (ہرشئ کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کردیا۔

اللہ پاک اولاد اور بیوی سے پاک ہے

وَمَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا۔ (مریم:۹۲)
حالانکہ (خدائے) رحمن کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ۔ (یونس:۶۸)
وہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے؟ سبحان اللہ! (کیسی سخت بات کہی) وہ تو کسی کا محتاج نہیں (اور سب اس کے محتاج ہیں)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا۔ (مریم:۸۹،۸۸)
اور یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد (بھی) اختیار کر رکھی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) تم نے (جو) یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہے۔

اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَیَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ (صٰفّٰت:۱۵۲،۱۵۱)
خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں (نعوذ باللہ) اللہ صاحب اولاد ہیں اور وہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔ (جن:۳)
اُس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد بنایا۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (اخلاص:۴،۳)
اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

تخلیقِ انسانی مختلف مراحل میں

تراب:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔ (روم:۲۰)
اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا۔

اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ۔ (یونس:۶۸)
کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات (پاک) کے ساتھ جس نے تجھ کو (اول) مٹی سے پیدا کیا

طین:

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ۔ (انعام:۲)
وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ (مومنین:۱۲)
اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (غذا) سے بنایا۔

اِنَّا خَلَقْنٰھُمْ مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ۔ (صفت:۱۱)
ہم نے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے

صلصال:۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ۔ (رحمٰن:۴،۳)
اسی نے انسان (کی اصل یعنی آدم علیہ السلام) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔ (حجر:۲۵)
اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوئی تھی پیدا کیا

نطفہ:۔

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاہُ مِنْ نُّطْفَۃٍ فَاِذَا ھُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ۔ (یٰس:۷۶)
کیا آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا، سو وہ علانیہ اعتراض کرنے لگا۔

اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی۔ (قیامہ:۳۶)
کیا یہ شخص (ابتدا ہی میں محض) ایک قطرۂ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا!

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ۔ (دھر:۲)
ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔

مِنْ نُّطْفَۃٍ خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ۔ (عبس:۱۸)
نطفہ سے (پیدا کیا) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو انداز سے بنایا

ماء:۔

اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ۔ (مرسلات:۲۰)
کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ۔ (طارق:۶) — وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے

منی:۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى۔ (قیامہ:۳۶) — کیا یہ شخص (ابتداہی میں محض) ایک قطرۂ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ۔ (واقعہ:۵۹،۵۸) — اچھا پھر یہ بتاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں!

علقہ: فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ۔ (حج:۵) — تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ (مومنون:۱۴) — پھر ہم نے اس نطفے کو خون کا لوتھڑا بنادیا پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنادیا پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈی بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنادیا، سو کتنی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعوں (بنانے والوں) سے بڑھ کر ہے۔

ارحام:۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ۔ (آل عمران:۶) — وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (و شکل) بناتا ہے ارحام میں، جس طرح چاہتا ہے

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ (حج:۵) — اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معیّن (یعنی وضع حمل) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں

بطون:۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ. اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ
(نحل:۷۸) سے نکالا۔

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ. (زمر:۶) وہ تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے تین تاریکیوں میں۔

ذکر وانثیٰ:۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى. مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى. (نجم:۴۶،۴۵) اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ. (فاطر:۱۱) اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اسی کی اطلاع سے ہوتا ہے۔

صورت:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ. (اعراف:۱۱) اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے ہی صورت بنائی تمہاری۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ. (مومن:۶۴) اور تمہارا نقشہ بنایا، سو عمدہ نقشہ بنایا

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ. (انفطار:۸) (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ. (آل عمران:۶) وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (و شکل) بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

روح:۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ. (الم سجدہ:۹) پھر اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی

الحاصل:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. (التین:۴) "ہم نے انسان کو بہت خوب صورت سانچے میں ڈھالا ہے"۔

بچہ ماں کے اندر اور تقدیر کے فیصلے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِيْنَ أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ؟ فَيُكْتَبَانِ. فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى؟ فَيُكْتَبَانِ. وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ ① (وفی روایۃ) ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ②

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اسے نبی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا رحم میں نطفہ کے ٹھہر جانے کے چالیس یا پینتالیس راتوں کے گزرنے پر ایک فرشتہ آتا ہے، وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب نیک بخت ہے یا بد بخت؟ دونوں میں سے ایک لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب نر ہے یا مادہ؟ ہر دو میں سے ایک لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے عمل اور اس کے نشاناتِ قدم اور اس کی موت اور اس کی روزی سب لکھ دی جاتی ہیں، پھر صحیفہ کو بند کر دیا جاتا ہے، نہ تو اس میں کمی کی جاتی ہے نہ زیادتی۔ اور ایک روایت میں ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، سو تم میں سے کوئی جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جنت اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر لکھا غالب آجاتا ہے وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتے کرتے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جہنم اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر لکھا غالب آجاتا ہے تو وہ جنتیوں جیسے عمل کرتے کرتے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

---

① صحیح مسلم (۸/۴۵)، رقم (۶۸۹۵) ② صحیح البخاری (۶/۲۷۱۳)، رقم (۷۰۱۶)

کیا دیکھا نہیں؟...... (الم تر ۔ اولم یروا)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ۔ (ابراهیم:)

اے مخاطب کیا تو نے دیکھا نہیں، اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک بنایا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً۔ (حج:)

اے مخاطب کیا تم نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا، پس جس سے زمین سرسبز ہو گئی۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ۔ (حج:)

اے مخاطب! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ نے زمین کی تمام چیزوں کو تمہارے تابع بنا دیا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ۔ (نور:)

کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو دوسرے بادل کی طرف چلاتا ہے پھر ان کو جمع کرتا ہے، پھر اس کو تہہ بتہہ کرتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ۔

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ۔ (زمر:)

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین میں چشمے سے جاری کیا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ (مجادله:)

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

واقعات:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ۔ (بقرہ:)

کیا تمہیں ان لوگوں کا قصہ یاد نہیں جو موت سے بچتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے شہر سے نکلے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖ۔ (بقرہ:) کیا تمہیں اس شخص کا قصہ یاد نہیں جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں مباحثہ کیا تھا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ۔ (فجر) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے قومِ عاد کے ساتھ کیا کیا؟

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ (فیل: ۱) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

اَوَلَمْ يَرَوْا:

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ۔ (شعراء:) کیا انہوں نے زمین کو دیکھا نہیں کہ ہم نے زمین میں کس قدر عمدہ عمدہ بوٹیاں اگائیں!

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ۔ (سجدہ:) کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم خشک پڑی ہوئی زمین تک پانی کو پہنچاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ۔ (یٰس:) کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ کہ ہم اس سے پہلے کتنی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ۔ (ملک:) کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا کہ وہ پَر پھیلائے اڑتے ہیں اور کبھی پَر سمیٹ لیتے ہیں۔

اس کی نشانیاں (ومن اٰیاتہٖ)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔ (روم:) اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔

وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا۔ (روم:)	اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام حاصل کرو۔
وَمِنْ اٰيَاتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ۔	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگ وروپ کو الگ الگ بنایا۔
وَمِنْ اٰيَاتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم رات اور دن میں سوتے ہو اور اللہ کے فضل کو تلاش کرتے ہو۔
وَمِنْ اٰيَاتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے ڈر بھی لگتا ہے اور اُمید بھی ہوتی ہے۔
وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ۔	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔
وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ۔ (روم:)	اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے، وہ خوشخبری دیتی ہیں۔
وَمِنْ اٰيَاتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔ (فصلت:)	اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات، دن، سورج اور چاند۔
وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً۔ (فصلت)	اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے خوف زدہ۔
وَمِنْ اٰيَاتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ۔ (شوریٰ:)	اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے اونچے جہاز چلتے ہیں۔

لوگو! تم ہی بتاؤ {أرأيتم}

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَنْ اِلٰهٌ	آپ کہہ دیجئے کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی لوٹا لے

غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيْكُمْ بِهٖ. (الانعام)

اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو تمہیں یہ واپس دیدے۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ. الخ

آپ کہہ دیجئے کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک رات کا اندھیرا لے آئے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو روشنی لیکر آئے۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى. الخ (قصص)

آپ کہہ دو کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک دن لائے۔ تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو رات لے آئے۔

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ. ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ.

تم یہ تو بتاؤ کہ جو تم اپنی عورتوں کے رحم میں منی ٹپکاتے ہو تو کیا تم اس کو آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ. ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (واقعه)

اچھا تم یہ تو بتاؤ کہ جو بیج زمین میں تم بوتے ہو وہ تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔

اَفَرَاَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ. ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ.

اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو تم پانی پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم اتارتے ہو یا ہم اتارتے ہیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ. ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ. (واقعه)

تم یہ بتاؤ جو آگ تم جلاتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ. (ملك)

آپ ان سے کہیے کہ تم بتاؤ اگر تمہارا پانی نیچے اتر کر غائب ہو جائے پھر کون ہے جو تمہارے پاس میٹھے پانی کو لائے۔

مشیتِ ایزدی۔ یشاء

1 يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔

2 وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ. (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

۳ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ (مدثر)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گمراہ کرتے ہیں۔
۴ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں رزق عطا فرماتے ہیں۔
۵ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں سلطنت عطا کرتے ہیں
۶ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں حکمت عطاء فرماتے ہیں۔
۷ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجر کو دوگنا کر دیتے ہیں۔
۸ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	پس اللہ تعالیٰ جس کی چاہیں مغفرت فرمادیتے ہیں۔
۹ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	اور اللہ تعالیٰ جسے چاہیں عذاب دیتے ہیں
۱۰ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ تمہاری شکلیں بناتا ہے رحموں میں جیسے چاہے۔
۱۱ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جس کی چاہے اپنی مدد کے ذریعہ مدد کرتا ہے۔
۱۲ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔
۱۳ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔
۱۴ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (مائدہ)	یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطاء کرتا ہے۔
۱۵ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (مائدہ)	مشرکین کے علاوہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف کر دیتا ہے۔
۱۶ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (اعراف)	بے شک زمین اللہ کی ہے اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بناتا ہے
۱۷ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ (ابراھیم)	اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں احسان کرتے ہیں۔
۱۸ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (سباء)	اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق وسیع کرتا ہے اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کرتا ہے۔

⑲ يَرۡحَمُ مَنۡ يَّشَآءُ (عنکبوت)	اللہ تعالیٰ جس پر چاہتے ہیں رحم کرتے ہیں۔
⑳ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَيَبۡسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ كَيۡفَ يَشَآءُ (الرعد)	پھر وہ ہوا بادلوں کو اٹھاتی ہے پھر اللہ بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے جیسے چاہے۔
㉑ يُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ (فاطر)	وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے گراتا ہے۔
㉒ يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ (فاطر)	اللہ تعالیٰ جتنا چاہے مخلوق کو زیادہ کرتا ہے۔
㉓ يُسۡمِعُ مَنۡ يَّشَآءُ (فاطر)	اللہ تعالیٰ جسے چاہے سناتا ہے۔
㉔ يُدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ. (شوریٰ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔
㉕ يَجۡتَبِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ (شوریٰ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہے چن لیتا ہے۔
㉖ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ (شوریٰ)	اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے اندازے سے اتارتا ہے۔
㉗ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا (شوریٰ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہے بچیاں دیتا ہے۔
㉘ وَيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ. (شوریٰ)	اور اللہ جسے چاہے بچے دیتا ہے۔
㉙ يَجۡعَلُ مَنۡ يَّشَآءُ عَقِيۡمًا (شوریٰ)	اللہ تعالیٰ جسے چاہے بانجھ بنادے۔
㉚ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ (التکویر)	تم اللہ رب العالمین کی چاہت کے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔

علمِ الٰہی (یعلم)

① يَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں اور اصلاح کرنے والوں کو جانتا ہے۔
② يَعۡلَمُ مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ فَاحۡذَرُوۡهُ (بقرہ)	اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے جی میں ہے سو تم اس سے ڈرتے رہو۔

③ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ (احزاب)	اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے دلوں میں ہے
④ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ (قصص)	اللہ جانتا ہے اسکو جس کو ان کے سینے چھپاتے ہیں۔
⑤ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (بقرہ)	اللہ جانتا ہے جو انکے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔
⑥ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (ال عمران)	اللہ جانتا ہے اُن چیزوں کو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔
⑦ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (نمل)	اللہ جانتا ہے اُن چیزوں کو جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو۔
⑧ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (طه)	اللہ کو خبر ہے چُھپی ہوئی بات کی اور بالکل پوشیدہ بات کی۔
⑨ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ (انعام)	اللہ تمہارے راز کو جانتا ہے اور ظاہر چیزوں کو جانتا ہے۔
⑩ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ (نور)	اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔
⑪ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى (اعلیٰ)	اللہ تعالیٰ جانتا ہے ظاہر اور پوشیدہ چیز کو۔
⑫ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ (توبہ)	اللہ تعالیٰ اُن کے راز کو اور اُنکے مشوروں کو جانتا ہے۔
⑬ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (شوریٰ)	اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔
⑭ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (عنکبوت)	اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔
⑮ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ (انعام)	اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔
⑯ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ (محمد)	اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔
⑰ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (انعام)	اللہ جانتا ہے جو خشکی اور تری میں ہے

۱۸ يَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَمُسۡتَوۡدَعَهَا (هود) — اللہ تعالیٰ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور اُس جگہ کو جانتا ہے جہاں سونپا جائے گا۔

۱۹ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ أُنۡثٰى (رعد) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ۔

۲۰ قَدۡ يَعۡلَمُ مَآ أَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ (نور) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس حال کو جس پر تم ہو۔

۲۱ يَعۡلَمُ مَا فِي الۡأَرۡحَامِ (لقمان) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ماؤں کے رحموں میں ہے۔

۲۲ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِي الۡأَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا (سباء) — جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اللہ اسکو جانتا ہے۔

۲۳ يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡأَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِي الصُّدُوۡرُ (زمر) — اللہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینے میں پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

۲۴ يَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡأَرۡضِ (حجرات) — اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

۲۵ وَمَا يَعۡلَمُ جُنُوۡدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ (مدثر) — اور تمہارے رب کے لشکروں (ملائکہ کی تعداد) کو اللہ ہی جانتا ہے۔

۲۶ وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعۡلَمُهَا (انعام) — اور جو پتہ بھی زمین پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔

۲۷ وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَآ إِلَّا هُوَ (انعام) — اور اللہ کے پاس ہے خزانہ غیب کی چابیاں، اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۲۸ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ (حجر) — ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں۔

۲۹ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ (حجر) — اور ہم تمہارے پچھلوں کو جانتے ہیں

شداد کی جنت اور خدا کی پکڑ

کہتے ہیں کہ قومِ عاد میں دو بادشاہ بڑے زبردست ہوئے ہیں۔ ایک شدید دوسرا شداد۔ شداد نے اپنے بھائی شدید کے مرنے کے بعد سلطنت کو کمالِ عروج پر پہنچادیا تھا۔ کہ چار سوسے زائد بادشاہ اس کے مطیع وفرمانبردار تھے۔ اور روئے زمین کے کسی بادشاہ کو اس سے مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے مغرور و متکبر ہوکر اس نے خدائی کا دعویٰ کردیا تھا۔ اس زمانہ کے علماء نے اس کو بہت سمجھایا۔ خدا کا خوف دلایا۔ اللہ کی عبادت کی رغبت دلائی۔ مگر وہ نہ مانا اور کہا کہ میرے پاس سب کچھ موجود ہے۔ کسی کی عبادت سے اور کیا حاصل کروں؟ اس سے کہا گیا کہ دنیا کی یہ دولت وسلطنت فانی ہے۔ اللہ کی عبادت سے ایسی جنت ملے گی جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ کبھی فنا نہ ہوگی اور وہ اس تمام دنیا سے بہتر ہوگی۔ اس نے پوچھا اس جنت کی اور کیا خوبیاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جنت کی خوبیاں بیان کیں۔ اس نے کہا مجھے جنت کی ضرورت نہیں۔ میں تو دنیا میں ایسی جنت بنا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنے سو (۱۰۰) معتبر اور فنِ تعمیر کے ماہرین کو جنت کی تعمیر پر مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار آدمی متعین کئے اور حکم دیا کہ سونے چاندی کی کانیں تلاش کرو اور ان کی اینٹیں بناؤ۔ دفینے اور خزانے سب نکلوالو اور کوہِ عدن کے قریب ایک چالیس (۴۰) کوس مربع شہر (ارم) کی بنیاد ڈال دی۔ کہتے ہیں کہ اس کی بنیادیں اتنی گہری کھودی گئیں کہ پانی کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ اور اُن کو سنگِ سلیمانی سے بھروا دیا تھا۔ جب بنیادیں زمین کے برابر ہوگئیں تو اوپر سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کی گئی اور پانچ سو گز کی بلندی دیواروں کی رکھی گئی۔ جب سورج نکلتا تو دیواروں کی روشنی اور چمک سے آنکھیں چکا چوند ہوجاتیں۔ پھر اس چار دیواری میں ہزار محل اور ہر محل میں ہزار ستون تعمیر کئے گئے اور ہر ستون کو جواہرات سے مرصع کیا گیا۔ اور درمیان شہر میں ایک نہر جاری کی گئی اور ہر ہر مکان میں حوضیں بنائی گئیں۔ اس نہر سے ہر مکان تک ایک چھوٹی نہر جاری کی گئی۔ جن سے وہ حوضیں لبالب بھری رہتیں اور ہر مکان میں فوارے اچھلتے رہتے تھے۔ ان نہروں کی پٹریاں یاقوت، زمرد، مرجان اور نیلم سے سجائی گئی تھیں۔ نہروں کے کناروں پر درخت لگائے گئے تھے۔ جن کی جڑیں، شاخیں اور پتے زمرد کے اور پھول پھل موتیوں اور یاقوتوں کے تھے۔ محلات کی دیواروں پر مشک وزعفران، عنبر و گلاب کی لپائی کی گئی تھی اور سونے چاندی کے پانی سے تپائی کرائی گئی تھی، یاقوت و جواہرات کے خوبصورت وخوش

آواز پرندے بنا کر درختوں پر بٹھائے گئے تھے۔ شہر کے گرداگرد سونے کے ہزار مینار تعمیر کرائے تھے۔ جن پر حفاظتی فوجیں بیٹھتیں۔ جب شہر بن کر تیار ہوگیا تو حکم دیا کہ پورے شہر میں عمدہ قالین اور ریشمی فرش بچھا دیئے جائیں اور سونے کے برتنوں سے محلات کو سجا دیا جائے اور کسی نہر میں دودھ کسی میں شہد، کسی میں شراب وشربت اور کسی میں پانی جاری کر دیا جائے۔ بازاروں اور دکانوں کو بھی کمخواب وزربفت سے سجا دیا گیا۔ سب کو حکم دیا گیا کہ اپنے اپنے کام میں مصروف رہیں اور شہر کے باشندوں کو انواع واقسام کے پھل عمدہ کھانے پہنچائے جائیں۔ بارہ برس میں (اور صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں تین سو برس میں) یہ شہر ارم تیار ہوا اور حکم ہوا کہ تمام اُمراءوارکانِ دولت اس شہر میں جا کر آباد ہوں۔ اور خود بڑے غرور کے ساتھ اپنے لشکروں کے ہمراہ اپنی اس جنت کی طرف چلا اور واعظوں سے کہا کہ تم ایسی جنت کے لئے مجھے کہتے ہو کہ کسی دوسرے کے سامنے میں پست وذلیل بنوں اور سر جھکاؤں؟ میری شان وشوکت والی جنت، میری بے نیازی اور دولت وثروت کا تم کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرلو۔ جب وہ اپنی جنت کے قریب پہنچا تو لوگ غول کے غول شہر ارم (جنت) کے دروازوں پر آئے اور زروجواہر اس پر نچھاور کرنے لگے۔ جب وہ اپنی خود ساختہ جنت کے دروازہ پر پہنچا تو ایسی حالت میں کہ اس کا ایک قدم دروازہ کے اندر اور ایک باہر تھا آسمان سے ایک ایسی کڑک (سخت آواز) آئی کہ وہ سب وہیں ہلاک ہوگئے اور بادشاہ بھی دروازہ پر گر کر مر گیا اور اپنی بنائی ہوئی جنت کے دیدار کی حسرت بھی اپنے دل میں لے گیا۔

بعض کتابوں میں یہ ہے کہ ملک الموت سے حق تعالیٰ نے پوچھا کہ کسی کی روح قبض کرتے ہوئے تجھ کو رحم بھی آیا؟ عرض کیا دو شخصوں پر رحم آیا اگر آپ کا حکم نہ ہوتا تو میں ہرگز ان کی روح نہ نکالتا۔ ایک تو جب سمندر میں کشتی اُلٹ گئی تھی اور وہ اپنی ماں کے ساتھ ایک تختہ پر رہ گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اس کی ماں کی روح قبض کرلے۔ اس وقت اس بے آسرا بچہ پر مجھے بہت رحم آیا تھا۔ دوسرا وہ بادشاہ جس نے دنیا میں جنت تعمیر کرائی تھی اور وہ اس کو ایک نظر دیکھ بھی نہ سکا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔ یہ بادشاہ وہی بے آسرا بچہ ہی تو تھا۔ اس کو ہم نے اپنی قدرت سے پالا پوسا اور اس مرتبہ اور جاہ وجلال تک پہنچایا مگر اس نے ہماری عبادت سے تکبر کیا اور وہ بدنصیب اس طرح ہلاک کردیا گیا۔ وہ تختہ بہتا ہوا جب کنارے پہنچا تھا تو دھوبی نے اس کو کھینچ کر اس کی ماں کی لاش کو دفنا دیا اور اس بچہ کو اس مہتر کو دے دیا تھا جس کے اولاد نہ تھی۔ جب وہ سات سال کا ہوا تو وہ ایک دن بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ یکبارگی شور ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہے، سب بچے مارے خوف

کے بھاگ گئے مگر یہ وہیں کھڑا ہوا بادشاہ اور اس کے لشکر کا تماشا دیکھتا رہا۔ بادشاہ معہ لشکر گزر گیا۔ گری پڑی چیز اٹھانے والے جو لشکر کے پیچھے چلا کرتے گزرے تو ان میں سے ایک کو ایک پوٹلی ملی۔ جس میں سُرمہ دانی اور سلائی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر تمہاری رائے ہو تو میں اُسے استعمال کرلوں۔ شاید یہ میری آنکھوں کی تکلیف کے لئے مفید ہو۔ انہوں نے کہا کہ مناسب نہیں۔ نہ معلوم فائدہ دے یا نقصان کرے۔ پہلے کسی اور کی آنکھوں میں لگا کر دیکھ۔ اگر فائدہ ہو تو تو بھی لگا لینا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک ٹیلہ پر اس لڑکے کو کھڑے ہوئے دیکھا اور یہ سُرمہ اس کی آنکھوں میں لگا دیا۔ اس سُرمہ کے لگتے ہی زمین کے خزانے اس کو نظر آنے لگے۔ یہ لڑکا بہت چالاک تھا شور مچانے لگا۔ اے ظالمو! تم نے میری آنکھیں پھوڑ دیں۔ میں بادشاہ سے تمہاری شکایت کروں گا وہ لوگ گرتے پڑتے سُرمہ دانی وہیں چھوڑ کر بھاگے۔ یہ گھر آیا اور مہتر سے یہ حقیقت بیان کردی۔ مہتر نے کہا یہ گدھے خچر موجود ہیں۔ رات میں مخصوص اور معتبر مزدوروں کو لے جا کر کھود لائیں گے۔ چنانچہ بہت سا مال جمع کرلیا اور سب گاؤں والوں کو اپنی طرف مائل کر کے اس گاؤں کے سردار کو مار ڈالا اور یہ لڑکا خود گاؤں کا سردار بن گیا۔ حکام کو خبر پہنچی تو انہوں نے اس کو سزا دینی چاہی۔ مگر اس نے اپنی فوج تیار کر کے ان کا مقابلہ کیا اور کامیاب ہوا۔ چند روز میں بادشاہ مر گیا۔ تو اس کے تخت و تاج پر بھی قبضہ کرلیا۔ پھر اس کی بادشاہت کو اتنی ترقی ہوئی کہ بہت سے بادشاہ اس کے اطاعت گزار بن گئے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ معتبر تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب یہ بادشاہ اور اس کا لشکر آسمانی کڑک سے ہلاک ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس شہر ارم کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا دیا۔ مگر کبھی کبھی عدن کے گرد و نواح کے لوگوں کو اس کی روشنی اور جھلک اس جگہ محسوس ہوتی ہے اور یہ اس کی دیواروں کی روشنی ہے۔

عبداللہ بن قلابہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اتفاق سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا گزر اس طرف کو ہوا۔ وہاں جا کر ایک اونٹ بھاگ گیا جب لوگ اس کو ڈھونڈنے نکلے تو اس شہر کے میناروں اور دیواروں کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو اس جنت کا نمونہ ہے جس کی خبر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ سوچا شاید یہ خواب ہے۔ اندر پہنچے شہر کو دیکھا کوئی آدمی وہاں نہ تھا۔ کچھ جواہرات اور یاقوت نظر پڑے تو اپنی چادر میں بھر لیے اور امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کیا۔ پوچھا تم نے یہ خواب نیند میں دیکھا ہے یا بیداری

میں؟ انہوں نے کہا صاحب! بیداری میں دیکھا ہے اس شہر کی تفصیلات بتلاتے ہوئے وہ یاقوت و جواہر بھی پیش کردیئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا۔ اہل علم سے معلوم کیا کہ دنیا میں کوئی شہر ایسا بھی ہے۔ علماء نے قرآن کی یہ آیت اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ پڑھ کر بتایا کہ شہر ارم ہے جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک شخص وہاں جائے گا جس کا حلیہ یہ ہوگا کہ وہ کوتاہ قد، سُرخ رنگ ہوگا اور اس کی اَبرو و گردن پر دو تل ہوں گے۔ وہ اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچے گا۔ دیکھا گیا تو وہ سب نشانیاں اس شخص میں ثابت ہوئیں۔ (ملخص از فتح العزیز)

اس واقعہ کو اگر صحیح تسلیم کرلیا جائے تو یہ واقعہ قومِ عاد کے ایک خاص شخص شہداد بن عاد کا ہوگا۔ کہ اُس پر اور اس کی بنائی ہوئی جنت پر عذاب نازل ہوا اور پہلی تفسیروں (پر جن کو جمہور مفسرین نے اختیار کیا ہے) یہاں قومِ عاد کے معذب ہونے کا بیان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (1)

بڑے بڑے فرشتے ☆

حدیث 1: اَتَانِیْ مَلَكٌ بِرِسَالَةٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَ رِجْلَهٗ فَوَضَعَهَا فَوْقَ السَّمَآءِ وَالْاُخْرٰی فِی الْاَرْضِ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهَا۔

1 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغام لے کر آیا اُس نے ایک پاؤں اُٹھایا اور اُسکو آسمان پر رکھا اور اُسکا دوسرا پاؤں زمین پر تھا اور اُس نے زمین سے پاؤں نہیں اٹھایا۔

حدیث 2: اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ مَّلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ سَنَةٍ۔

2 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اللہ کے فرشتوں میں سے حاملین عرش کی خلقت بیان کروں اُس فرشتے کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ ۷۰۰ سال کی مسافت کے بقدر ہے۔

حدیث 3: اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ رِجْلَاهُ فِیْ

---

(1) درسی تفسیر ص ۳۰۶ پارہ ۳۰

☆ الروایات الآتیۃ فی ذیل ھذا العنوان کلھا من کنز العمال (۶/ ۱۳۶-۱۳۸) وھی تخلو عن الوضع

الْأَرْضِ السُّفْلٰى وَعَلٰى قَرْنِهِ الْعَرْشُ وَبَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ خَفَقَانُ الطَّيْرِ مَسِيرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ.

۳ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملین عرش میں سے کسی فرشتہ کی خلقت بیان کروں اُس کے دونوں پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُس کا سرعرش معلّٰی تک پہنچ رہا ہے اور اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ پرندے کی ۷۰۰ سال اڑان کے بقدر ہے۔

حدیث ۴: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِبَعْضِ عَظَمَةِ اللّٰهِ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهُ إِسْرَافِيلُ زَاوِيَةٌ مِنْ زَوَايَا الْعَرْشِ عَلٰى كَاهِلِهِ قَدْ مَرَقَتْ قَدَمَاهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى وَمَرَقَ رَأْسُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا فِي مِثْلِهِ مِنْ خَلِيقَةِ رَبِّكُمْ.

۴ آپ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! میں تمہیں اللہ کی کچھ عظمت و بڑائی کی خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کو اسرافیل کہتے ہیں انہوں نے عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اس کے پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُس کا سر ساتویں آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور اسی طرح آپکے رب کی مخلوق میں اور بھی ہیں۔

حدیث ۵: رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ السِّدْرَةِ وَعَلَيْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ يَنْتَثِرُ رِيشُهُ تَهَاوِيلُ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ.

۵ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا کہ اُن کے چھ سو (۶۰۰) پر ہیں جن کو وہ پھیلائے ہوئے ہیں اُن کے پر سُرخ (یاقوت) کے موتیوں سے سجے ہوئے ہیں۔

ہمارا سب کچھ اللہ کے لیے ہے

حدیث قدسی: قَلْبُكَ لِي.. فَلَا تُدْخِلْ فِيهِ حُبَّ غَيْرِي . وَلِسَانُكَ لِي.. فَلَا تَذْكُرْ بِهِ أَحَدًا غَيْرِي.. وَبَدَنُكَ لِي.. فَلَا تَشْغَلْهُ بِخِدْمَةِ غَيْرِي.. وَإِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا... فَلَا تَطْلُبْهُ إِلَّا مِنِّي.[1]

---

① تفسیر الرازی (۱۷۵/۳۲)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم تیرا دل میرے لئے ہے تو میرے غیر کی محبت اس میں داخل نہ کر اور تیری زبان میرے لئے ہے تو اس کے ذریعے میرے کسی غیر کو یاد نہ کر اور تیرا بدن میرے لئے ہے تو میرے غیر کی خدمت میں اسکو مشغول نہ کر اور جب تجھے کوئی چیز چاہئے تو مجھ سے ہی مانگ۔

میں نے تمہیں اس لئے پیدا نہیں کیا؟

مَا خَلَقْتُكُمْ وَبِيَ اِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اِلَّا اَنْ تَسْأَلُوْنِيْ (فی روایۃ: تَسْتَغْفِرُوْنِيْ) فَاَغْفِرَ لَكُمْ وَتَسْأَلُوْنِيْ فَاُعْطِيَكُمْ۔ ①

"میں نے تمہیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ مجھے کوئی تمہاری ضرورت تھی، ہاں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں مغفرت کروں گا اور اسی طرح کچھ اور مانگو تو وہ بھی عطا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا بندے سے شکوہ کہ تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟

(غریبوں کی خدمت و دادرسی کرو تو وہیں خدا ملتا ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ۔ قَالَ يَارَبِّ! وَ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ، يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَارَبِّ وَ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔ ②

---

① مدارج السالکین (۱۹/۵۵) وتفسیر الثعلبی (۱/۱۶۳۸) وھذا مروی عن ولید بن ولید فی تفسیر الآیۃ "قل ما یعبئو بکم ربی لولا دعاؤکم" واللفظ لآخر الذکر ② صحیح مسلم (۸/۱۳)، رقم (۶۷۲۱)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا حالانکہ آپ تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ تجھے کیا خبر اگر تو اُسکی عیادت کر لیتا تو تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا تو وہ بندہ عرض کرے گا کہ میرے رب میں آپ کو کیسے کھلاتا حلانکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے کیا خبر اگر تو اُس کو کھانا کھلا دیتا تو تُو اُس کو میرے پاس پاتا۔اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو تو اُس کو میرے پاس پاتا۔

بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا بندے سے سوال
میں نے تجھے یہ یہ نہ دیا تھا؟

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ يُؤْتٰی بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهٗ اَلَمْ اُكْرِمْكَ، وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَ اُسَخِّرْلَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ [فی روایة]: اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟

فَيَقُوْلُ: بَلٰى

قَالَ: فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟

فَيَقُوْلُ: لَا

فَيَقُوْلُ لَهٗ: اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ. ①

---

① رواہ مسلم بعضہ (۸/۲۱۶) والترمذی بعضہ (۳/۹۱۹) وکذا فی شعب الایمان (۱/۲۳۹)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیں گے کہ تُو بتا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی فرمائیں گے میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تیرا نکاح نہیں کرایا تھا؟ کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کئے تھے اور میں نے تجھے چھوڑا تا کہ تو سردار بن جائے اور تا کہ تجھے سردار بنایا جائے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کیا میں نے تجھے آنکھیں اور کان نہیں دیئے تھے اور مال واولاد نہیں دیا اور کیا میں نے تجھے چھوڑ نہیں دیا تا کہ تو سردار ہو جائے اور تو خوش حال ہو جائے تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ جی آپ نے مجھے یہ ساری نعمتیں عطاء کی تھیں راوی کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرا کیا گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا نہیں میرا آپ سے ملنے کا گمان نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائیں گے کہ آج کے دن میں بھی تجھے ایسے بُھلا دیتا ہوں جیسے تو نے مجھے بُھلا دیا تھا۔

دوسرا سوال تو نے ان نعمتوں میں کیا کیا؟

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يُجَاءُ اِبْنُ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ. فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِيْكَ بِهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح ہوگا پھر اسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ میں نے تجھے عطاء کیا اور میں نے تجھے مالک بنایا اور میں نے تجھ پر انعام کیا اور تو نے ان نعمتوں کے بدلہ میں کیا کیا؟ تو بندہ کہے گا اے میرے رب میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جتنا ملا تھا اس سے زیادہ بنا کر چھوڑ آیا آپ مجھے دنیا میں واپس بھیج دیجئے تا کہ میں وہ مال واپس لے کر آؤں تو یہ وہ بندہ ہوگا جس نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی لہٰذا اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

① سنن الترمذی (۴/۶۱۸)، رقم (۲۴۲۷)

نیک و بد کے ساتھ اللہ و جبریل کا معاملہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: اِنَّ اللهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ: فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ. وَاِذَا اَبْغَضَ اللهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ: اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَیُبْغِضُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ: اِنَّ اللهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ۔ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اُس سے محبت کرو پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان میں ندا لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے! اے آسمان والو تم بھی اُس سے محبت کرو تو آسمان والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اُس کے لئے قبولیت (محبت) کو زمین پر رکھ دیا جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض (نفرت) کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اُس سے نفرت کرو پھر جبرئیل علیہ السلام اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں نداء لگاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے نفرت کرتا ہے تم بھی اُس سے نفرت کرو پھر آسمان والے فرشتے بھی اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر اُس کے لئے زمین میں نفرت ہی نفرت کو رکھ دیا جاتا ہے۔

بروز قیامت اللہ کی قدرت (اَنَا الْمَلِكُ)

❶ اِنَّ اللهَ یَقْبِضُ الْاَرْضَ وَیَطْوِی السَّمٰوٰتِ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَهُزُّهُنَّ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ؟ اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَیْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟②

---

① الجمع بین الصحیحین البخاری و مسلم ۳/ ۱۶۷ و صحیح الاحادیث القدسیہ ۱/ ۱۸

① بخاری و ابن ماجہ بجمع بین بالروایات المختلفة۔

بے شک اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ دیں گے پھر اُن کو حرکت دیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ، کہاں ہیں ظالم لوگ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ؟

۲ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَطْوِی اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَأْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ ثُمَّ یَأْخُذُهُنَّ قَالَ اِبْنُ الْعَلَاءِ بِیَدِهِ الْاُخْرٰی. ثُمَّ یَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟ ①

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹیں گے پھر اُن کو دائیں ہاتھ میں لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار اور کہاں متکبرین پھر اللہ تعالیٰ زمینوں کو لپیٹیں گے پھر اُن کو بائیں ہاتھ میں لیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبار، کہاں ہیں متکبرین؟؟

صلہ رحمی

۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِبْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ! خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ. ②

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں ہی اللہ ہوں اور میں ہی رحمن ہوں اور میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا ہے اور رحم (رشتہ داری) میرے نام (رحمن) سے نکلا ہے جس نے اس کو جوڑا میں اس کو اپنی رحمت سے جوڑوں گا اور جس نے اس کو توڑا میں اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دوں گا۔

۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ. ③

ارشادِ نبوی ہے کہ جو یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق اور عمر میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے یعنی اپنے رشتہ داروں سے تعلقات جوڑے رکھے۔

---

① ابوداؤد (۴/۳۷۶) ② المستدرک للحاکم ۴/۱۷۳ ③ صحیح مسلم ۸/۸

کیا اللہ تعالیٰ کافی نہیں؟

① كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے والا کافی ہے۔
② كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا (نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی دوست ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔
③ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہونے کے لئے کافی ہے۔
④ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا کافی ہے۔
⑤ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی گواہ ہونے کیلئے کافی ہے۔
⑥ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہونے کیلئے کافی ہے۔
⑦ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا۔ (فرقان)	اور تمہارا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔
⑧ كَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ (انبیاء)	ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔
⑨ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا م بَصِيْرًا (اسراء)	اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔

سوالیہ طرز

① اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ (فصلت)	کیا تیرا رب کافی نہیں ہے۔
② اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (زمر)	کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مغفرت وعذاب کے دو نمونے

(الف) نمونۂ مغفرت

ا۔ خوفِ خدا پر مغفرت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ

الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَاحْرُقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَالِكَ فَأَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْأَرْضَ: اِجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ. فِي رِوَايَةٍ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَارَبِّ! خَشْيَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنی جان پر بڑا ظلم و گناہ کرتا تھا جب اُسکی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور مجھے پیس دینا اور میری راکھ ہوا (فضاء) میں بکھیر دینا، اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو وہ مجھے سب جہنمی لوگوں سے زیادہ عذاب دیگا جب وہ شخص مر گیا تو اُسکی وصیت کے مطابق اُسکے ساتھ وہی کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو اس شخص کی راکھ کے ذرات تجھ میں ہیں تو اس کو جمع کر، ایک روایت میں ہے کہ اُسکی راکھ کے ذرات جو تو نے لئے ہیں تو ان کو ادا کرو تو زمین نے اُسکے ذرات اکٹھے کر دیے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گیا، اللہ نے فرمایا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس نے اُبھارا تو اس نے جواب دیا۔ اے میرے رب مجھے ایسا کرنے پر تیرے خوف اور ڈر نے اُبھارا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کر دی۔

۲۔ زانیہ عورت کی ادنیٰ سی بات پر مغفرت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِاِمْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغَفَرَ لَهَا بِذَلِكَ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ. (۲)

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک فاحشہ عورت (رنڈی) کی اتنی بات پر بخشش کر دی گئی کہ وہ چلی جا رہی تھی اُس نے ایک کنویں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکلی پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے۔ اُس عورت نے اپنے پاؤں کا (چمڑا کا) موزہ نکالا اور اُس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں میں سے پانی نکالا اور اُس کتے کو

(۱) صحیح البخاری ۳/ ۱۲۸۳، رقم (۳۲۹۴)
(۲) مشکوٰۃ المصابیح ۱/۴۲۸، متفق علیہ

پلایا، اس پر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی مغفرت فرمادی۔ حضور اکرم ﷺ سے کسی نے پوچھا کیا ہم لوگوں کو جانوروں کے ساتھ بھلائی میں بھی ثواب ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر جگر رکھنے والے (یعنی جاندار) پر احسان کرنے میں ثواب ہے"۔ (مسلمان ہو یا کافر، آدمی ہو یا جانور)۔"

۳۔ کتے کو پانی پلانے پر مغفرت

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔ ①

"حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا راستے میں اس کو شدید پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اترا اور پانی پی کر باہر آ گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا (کنویں کے کنارے) ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے مٹی چاٹ رہا ہے تو اس شخص نے اپنے جی میں کہا کہ اس کو بھی تو ایسے ہی پیاس لگی ہو گی جیسے مجھے لگی ہوئی تھی (یہ سوچ کر وہ کنویں میں اترا اور) اپنے موزے کو پانی سے بھرا، پھر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، پھر اس پر اللہ کا شکر بجالایا اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔"

۴۔ رحمتِ الٰہی کا جوش

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔ ②

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا اسے راستے پر ایک کانٹے دار شاخ پڑی ہوئی ملی تو اس شخص نے اسے راستے سے ایک طرف کر دیا اور اس (چھوٹی سی نیکی کو بجالانے) پر اللہ تعالیٰ کا شکر

① اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان ۱/۶۹۹ ② صحیح البخاری ۱/۲۳۳، رقم: ۲۶۴

ادا کیا، اس پر اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرمادی"۔

ف:۔ بے شک اس کی رحمت بخشش کے لئے بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

۵۔ظالم وجابر بادشاہ کی مغفرت

بخارا کا ایک حاکم بڑا سخت ظالم تھا۔ ایک دن وہ اپنی سواری پر جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک کتا نظر پڑا۔ جس کے خارش ہو رہی تھی اور سردی نے اس کو بہت ستا رکھا تھا۔ اس ظالم کی اس پر نگاہ پڑتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اپنے ایک نوکر سے کہا کہ اس کتے کو میرے گھر لے جا۔ میرے آنے تک اس کا خیال رکھو یہ کہہ کر وہ اپنے کام جہاں جا رہا تھا چلا گیا۔ جب واپس آیا تو اس کتے کو منگایا اور گھر کے ایک کونہ میں اس کو بندھوا دیا۔ اس کے سامنے ٹکڑا ڈالا۔ پانی رکھوایا اور اس کے بدن پر تیل ملوا کر ایک کپڑے کی جھول اس کے اوپر ڈلوائی۔ اس کے قریب آگ رکھوائی تا کہ اس کی گرمی سے اس پر سے سردی کا اثر زائل ہو جائے۔ اور اس قصہ کو دو ہی دن گزرے تھے کہ اس ظالم کا انتقال ہو گیا۔ ایک بزرگ نے جو اس کے مظالم اور اس کی حالت سے خوب واقف تھے اس کو خواب میں دیکھا، اس سے پوچھا کہ کیا گزری؟ اس نے کہا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو کتا تھا (یعنی کتوں جیسے کام کرتا تھا انسانوں جیسے کام نہیں کرتا تھا) اس لئے ہم نے بھی ایک کتے ہی کو تجھے دے دیا۔ (یعنی اس خارشی کتے کے طفیل تیری بخشش کر دی) اور میرے ذمہ جو حقوق تھے ان کا خود ادا فرمانے کا ارادہ فرمالیا۔ (مسامرات)

حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات بڑی کریم ہے، وہ سارے کریموں کا مالک ہے، بادشاہ ہے، اس کے کرم تک کوئی کہاں پہنچ سکتا ہے۔ کسی شخص کی کوئی ادنیٰ سی چیز بھی اس کو پسند آ جائے تو اس شخص کا بیڑا پار ہے۔ آدمی اس کی خوشنودی کی تلاش میں رہے، نامعلوم کس کی کیا کون سی بات آقا کو پسند آ جائے۔ [1]

٦۔بڑھاپے کی بدولت بخشش (اکرام الشیب)

حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَوَّاصِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ الْقَاضِيَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ: أَوْقَفَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا شَيْخَ السُّوْءِ، لَوْ لَا شَيْبَتُكَ لَأَحْرَقْتُكَ بِالنَّارِ. فَأَخَذَنِيْ

---

(۱) فضائل صدقات ۲/۳۱۷

مَا يَأْخُذُ الْعَبْدَ بَيْنَ يَدَيْ مَوْلَاهُ. فَلَمَّا اَفَقْتُ قَالَهَا ثَانِيَةً وَثَالِثَةً. فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ: يَا رَبِّ! مَا هٰكَذَا حُدِّثْتُ عَنْكَ. فَقَالَ تَعَالٰى: مَا حُدِّثْتَ عَنِّيْ؟ قُلْتُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ، عَنْكَ يَا عَظِيْمُ! اِنَّكَ قُلْتَ. مَا شَابَ لِيْ عَبْدٌ فِي الْاِسْلَامِ شَيْبَةً اِلَّا اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ اَنْ اُعَذِّبَهٗ بِالنَّارِ. فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ صَدَقَ مَعْمَرٌ وَصَدَقَ الزُّهْرِيُّ وَصَدَقَ اَنَسٌ وَصَدَقَ نَبِيٌّ وَصَدَقَ جِبْرَئِيْلُ اَنَا قُلْتُ ذَالِكَ. اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ. ①

نیک شخص محمد بن خواص نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اللہ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: اے بُرے بوڑھے! اگر تیرا بڑھاپا نہ ہوتا تو میں تجھے آگ میں جلا دیتا، تو مجھے اس چیز نے پکڑ لیا جو غلام کو اس کے آقا کے سامنے پکڑ لیتی ہے (بے ہوشی)، تو جب مجھے افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی فرمایا، پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا: پروردگار! تیرے بارے میں مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی گئی، تو حق تعالیٰ نے فرمایا: میرے متعلق تجھ سے کیسی حدیث بیان کی گئی؟ تو میں نے عرض کیا: مجھ سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے، اُن سے ابن شہاب زہری نے، اُن سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، اُن سے آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور اُن سے آپ نے، اے عظمت والے! تو نے فرمایا ہے: میرا کوئی بندہ اسلام میں بوڑھا نہیں ہوتا مگر میں اس سے شرماتا ہوں کہ اسے آگ میں عذاب دوں۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: عبدالرزاق نے بھی سچ کہا، معمر نے بھی، زہری نے بھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی، میرے نبی نے بھی اور حضرت جبریل علیہ السلام نے بھی سچ فرمایا، میں نے یہ کہا ہے، (اور ساتھ ہی فرشتوں کو حکم ہوا) اسے جنت میں لے جاؤ"۔

---

① تحفۃ العرب ص ۲۰۸

ب: نمونۂ عذاب

ا۔ اپنی عبادت کے گھمنڈ اور دوسرے کی تحقیر پر ایک عابد کی پکڑ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلَانِ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَوَاخِیَیْنِ فَكَانَ اَحَدُهُمَا یُذْنِبُ وَالْاٰخَرُ یَجْتَهِدُ فِی الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا یَزَالُ الْمُجْتَهِدُ یَرَی الْاٰخَرَ عَلَی الذَّنْبِ فَیَقُوْلُ لَهٗ: اَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؛ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرِ اللّٰهُ لَكَ۔۔ اَوْلَا یُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ (اللّٰهُ) لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ عَالِمًا بِیْ؟ اَوْ كُنْتَ عَلٰی مَا فِیْ یَدِیْ قَادِرًا؛ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اِذْهَبْ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَكَلَّمَ كَلِمَةً اَوْبَقَتْ دُنْیَاهُ وَاٰخِرَتَهٗ۔ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے دو شخصوں میں آپس میں بھائی چارہ تھا۔ اُن دونوں میں سے ایک خوب عبادت کرتا تھا اور وہ اپنے دوسرے ساتھی کو دیکھتا کہ وہ ہمیشہ گناہوں میں لگا ہوا ہے تو وہ نیک آدمی دوسرے سے کہتا اللہ کی نافرمانی سے رُک جا تو اُس کا ساتھی کہتا کہ تو مجھ کو میرے اور میرے رب کے معاملے پر چھوڑ دے کیا تو مجھ پر نگہبان (نگران) بنا کر بھیجا گیا ہے تو وہ نیک آدمی کہنے لگا اللہ تیری مغفرت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا وہ دونوں فوت ہو گئے اور دونوں اللہ کے یہاں جمع ہو گئے اللہ نے اس عبادت گزار سے پوچھا کہ کیا تو مجھے جانتا ہے؟ یا اللہ ربّ العزت نے فرمایا کہ کیا تو ان چیزوں پر قادر ہے جو میرے قبضہ قدرت میں ہے اللہ تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا کہ تو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جا اور عبادت گزار کے لئے فرمایا کہ تم اس کو جہنم میں لے جاؤ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے، تحقیق اس نے ایسی بات کہی ہے کہ جس بات نے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیا۔

---

① صحیح ابن حبان (۱۳/ ۲۰)، سنن ابی داؤد (۴/ ۴۲۷)

۲۔ایک بلی کی بدولت خدا کی گرفت

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خُشَاشِ الْأَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيْ: حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا۔ ①

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اُس بلی کو اِس عورت نے باندھ کر رکھا تھا اور نہ ہی اسے کچھ کھانے کو دیا اور نہ ہی پینے کو اور نہ اس کو کھلا چھوڑا تا کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی، یہاں تک کہ وہ ایسے ہی بھوکی مرگئی۔

خداوند تعالیٰ کی ملکیت (لِلّٰہ)

① لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ساری جہتیں ہیں (مشرق ومغرب)۔
② لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔ (بقرہ)	اور اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے زمین و آسمان کی ساری چیزیں۔
③ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ (آل عمران)	اور آخر میں آسمان وزمین اللہ کا رہ جائے گا۔
④ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ کے لئے آسمان وزمین کی بادشاہت ہے۔
⑤ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ (ھود)	آسمان وزمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم اللہ کو ہے۔
⑥ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ (رعد)	آسمان وزمین میں جتنی مخلوق ہیں وہ اللہ کیلئے سجدہ کرتی ہیں
⑦ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ (فتح:۴۰)	اللہ تعالیٰ کیلئے ہے آسمان وزمین کے لشکر۔

① صحیح مسلم (۸/۳۵)

⑧ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔ (نحل)	آسمان وزمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ ساری اللہ کی مطیع ہیں
⑨ لِلّٰهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا۔ (رعد)	سارا اختیار خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔
⑩ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا (فاطر:۱۰)	تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔
⑪ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا (زمر:۴۴)	سفارش تو تمام تر اللہ کے اختیار میں ہے۔
⑫ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ (روم:۴)	پہلے بھی اللہ کے اختیار میں تھا اور بعد میں بھی اللہ کے اختیار میں ہوگا۔
⑬ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ۔ (انعام:ع۱۴)	پس پوری حجت اللہ ہی کے لئے ہے۔
⑭ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى۔ (اعراف:۱۸۰)	اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔
⑮ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى۔ (نحل)	اللہ کیلئے تو بڑی اعلیٰ درجہ کی صفات ثابت ہیں۔
⑯ لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (زمر:۳)	عبادت جو شرک سے خالص ہو اللہ کے لئے ہے۔
⑰ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (انعام:۵۷)	حکم کسی کا نہیں بجز اللہ کے۔
⑱ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (انعام:۱۶۲)	بے شک میری نماز اور میری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا خالص اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔
⑲ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ (بقرہ)	ساری قوت اللہ ہی کے لئے ہے۔
⑳ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بقرہ)	ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے۔
㉑ اِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ	تحقیق سارا معاملہ اللہ کے لئے ہے۔
㉒ اِنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ (قصص)	بے شک سچی بات اللہ کے لئے ہے۔
㉓ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ (جن:۱۸)	جتنی مساجد ہیں وہ سب اللہ کے لئے ہیں۔
㉔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (یہ لفظ ۲۳ بار آیا ہے)	ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

وہی حمد کے لائق ہے کہ وہ عظیم صفات کا مالک ہے

❶ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (فاتحہ)	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔
❷ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (انعام)	تمام تعریفیں اُس اللہ کے لائق ہیں جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے۔
❸ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ۔ (اعراف)	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور ہم نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں نہ پہنچاتے
❹ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ۔ (ابرھیم)	تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کیے۔
❺ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (اسراء)	تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اُس کا کوئی مددگار ہے۔
❻ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا۔ (کھف)	تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی جس کتاب میں بالکل کجی نہیں ہے۔
❼ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ (سباء)	تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی ملکیت میں آسمان وزمین کی چیزیں ہیں۔
❽ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا۔ (فاطر)	تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں و زمین کو پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے۔
❾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ۔ (فاطر)	تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم ورنج کو دور کیا۔

⑩ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے اپنا وعدہ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس سرزمین کا مالک بنایا کہ
نَشَآءُ (زمر) ہم جنت میں جہاں چاہیں ٹھہریں۔

اللہ تعالیٰ کے پڑوسی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَیْنَ جِیْرَانِیْ؟ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ: مَنْ هٰذَا الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یُّجَاوِرَكَ فَیَقُوْلُ: اَیْنَ قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ وَعُمَّارُ الْمَسْجِدِ؟ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ کہاں ہیں میرے پڑوسی۔ تو ملائکہ عرض کرینگے کہ کون ہیں جو آپ کے پڑوسی بننے کے لائق ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کہاں ہیں قرآن کے بہت زیادہ پڑھنے والے (قاری) اور کہاں ہیں مسجدوں کو آباد کرنے والے۔

اللہ تعالیٰ کے دوست

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَقُوْلُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اُدْنُوْا مِنِّیْ اَحِبَّائِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ: مَنْ اَحِبَّاؤُكَ؟ فَیَقُوْلُ: فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُدْنُوْنَ مِنْهُ فَیَقُوْلُ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَزْوِ الدُّنْیَا عَنْکُمْ لِهَوَانٍ کَانَ بِکُمْ عَلَیَّ وَلٰکِنْ اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اَنْ اُضْعِفَ لَکُمْ کَرَامَتِیَ الْیَوْمَ فَتَمَنَّوْا عَلٰی مَا شِئْتُمُ الْیَوْمَ فَیُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَی الْجَنَّةِ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرشتوں سے فرمائیں گے کہ میرے محبوب بندوں کو میرے قریب لاؤ۔ فرشتے عرض کرینگے کہ اے اللہ آپ کے محبوب کون لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مسلمانوں کے فقیر لوگ، فرشتے اُن لوگوں کو اللہ کے قریب لائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔ سنو! میں نے تم سے دنیا کی نعمتوں کو اس لئے نہیں ہٹایا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے۔ لیکن میں نے اس کی وجہ سے آج کے دن تم پر اپنے انعامات و اکرام بڑھانے کا ارادہ کیا تھا۔ آج تم جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو۔ تو فقیروں کو مالداروں سے چالیس (۴۰) سال پہلے جنت میں بھیجنے کا حکم ہوگا۔

---

① الاحادیث القدسیہ ۱/۹۳ ② الاحادیث القدسیہ ۱/۹۴

کون لوگ ابلیس کے دوست اور کون لوگ دشمن

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاِبْلِیْسَ عَلَیْہِ اللَّعْنَۃُ کَمْ اَحِبَّاءُکَ مِنْ اُمَّتِیْ؟ قَالَ عَشَرُ نَفَرٍ اَوَّلُھُمْ (۱) اَلْاِمَامُ الْجَائِرُ (۲) اَلْمُتَکَبِّرُ (۳) وَالْغَنِیُّ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ یَکْتَسِبُ الْمَالَ وَفِیْ مَاذَا یُنْفِقُ (۴) وَالْعَالِمُ الَّذِیْ صَدَّقَ الْاَمِیْرَ عَلٰی جَوْرِہٖ (۵) وَالتَّاجِرُ الْخَائِنُ (۶) وَالْمُحْتَکِرُ (۷) وَالزَّانِیْ (۸) وَاٰکِلُ الرِّبٰو (۹) وَالْبَخِیْلُ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ یَجْمَعُ الْمَالَ (۱۰) وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُدْمِنٌ عَلَیْھَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ابلیس سے فرمایا (اللہ کی لعنت ہو اس پر) کہ میری امت میں سے کتنے لوگ تیرے دوست ہیں اس نے کہا دس آدمی ہیں ان میں سے پہلا ظالم بادشاہ ہے (۲) اور دوسرا تکبر کرنے والا (۳) اور وہ مالدار جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ کہاں سے کماتا ہے۔ اور کس مصرف میں خرچ کرتا ہے (۴) وہ عالم جو بادشاہ کے ظلم کے باوجود اس کی ہاں میں ہاں ملائے (۵) وہ تاجر جو خیانت کرتا ہو اور (۶) وہ آدمی جو ناجائز ذخیرہ اندوزی کرتا ہو اور (۷) زنا کرنے والا اور (۸) سود خور اور (۹) وہ بخیل جو اس بات کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ مال کہاں سے جمع کرتا ہے اور (۱۰) شراب کا عادی۔

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَمْ اَعْدَاؤُکَ مِنْ اُمَّتِیْ؟ قَالَ عِشْرُوْنَ نَفَرًا اَوَّلُھُمْ (۱) اَنْتَ یَا مُحَمَّدُ فَاِنِّیْ اَبْغَضُکَ (۲) وَالْعَالِمُ الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ (۳) وَحَامِلُ الْقُرْاٰنِ اِذَا عَمِلَ بِمَا فِیْہِ (۴) وَالْمُؤَذِّنُ لِلّٰہِ فِیْ خَمْسِ صَلَوَاتٍ (۵) وَمُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ وَالْیَتٰمٰی (۶) وَذُوْقَلْبٍ رَحِیْمٍ (۷) وَالْمُتَوَاضِعُ لِلْحَقِّ (۸) وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ طَاعَۃِ اللہِ تَعَالٰی (۹) وَاٰکِلُ الْحَلَالِ (۱۰) وَالشَّابَّانِ الْمُتَحَابَّانِ فِی اللہِ (۱۱) وَالْحَرِیْصُ عَلَی الصَّلٰوۃِ فِی الْجَمَاعَۃِ (۱۲) وَالَّذِیْ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ (۱۳) وَالَّذِیْ یُمْسِکُ نَفْسَہٗ عَنِ الْحَرَامِ (۱۴) وَالَّذِیْ یَنْصَحُ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَدْعُوْا

لِإِخْوَانٍ) وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْءٌ (١٥) وَالَّذِيْ يَكُوْنُ اَبَدًا عَلٰى وُضُوْءٍ (١٦)
وَسَخِيٌّ (١٧) وَحَسَنُ الْخُلُقِ (١٨) وَالْمُصَدِّقُ رَبَّهٗ بِمَا ضَمَّنَ اللّٰهُ لَهٗ (١٩)
وَالْمُحْسِنُ اِلٰى مَسْتُوْرَاتِ الْاَرَامِلِ (٢٠) وَالْمُسْتَعِدُّ لِلْمَوْتِ۔ ①

پھر نبی ﷺ نے فرمایا (شیطان سے): میری امت کے کتنے لوگ تیرے دشمن ہیں اس نے کہا کہ بیس آدمی ہیں (۱) ان میں سے پہلے تم ہو۔ اے محمد میں تم سے بغض رکھتا ہوں اور (۲) وہ عالم جو علم پر عمل کرتا ہو اور (۳) حامل قرآن جب کہ عمل کرتا ہو ان احکامات پر جو اس میں ہیں اور (۴) وہ اذان کہنے والا جو پانچوں نمازوں میں اللہ کے لئے اذان دیتا ہو اور (۵) فقیروں اور مسکینوں اور یتیموں سے محبت رکھنے والا اور (۶) نرم دل آدمی اور (۷) حق کے آگے جھک جانے والا اور (۸) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو اور (۹) حلال کھانے والا اور (۱۰) وہ دو جوان جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں اور (۱۱) باجماعت نماز پر حرص کرنے والا اور (۱۲) وہ شخص جو رات کو نماز پڑھے اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں اور (۱۳) وہ آدمی جو اپنے نفس کو حرام سے روکے رکھے اور (۱۴) وہ آدمی جو دوسرے بھائیوں کے لئے خیر خواہی کرے (اور ایک روایت میں ہے کہ دعا کرے) اور اس کے دل میں اس سے کچھ غرض نہ ہو اور (۱۵) وہ آدمی جو وضوء پر ہمیشگی کرے اور (۱۶) سخی اور (۱۷) اچھے اخلاق والا اور (۱۸) وہ آدمی جو اس ذمہ داری کی تصدیق کرتا ہو جو اس کے رب نے اس کے لئے اٹھائی ہے اور (۱۹) بیواؤں کی خبر گیری کرنے والا اور (۲۰) موت کے لئے ہر وقت تیار رہنے والا۔

ربوبیت (رب)

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ	جو پروردگار ہیں ہر ہر عالم کے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (مؤمنون)	وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ (شعراء)	جو کہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوق) ان دونوں کے درمیان ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ (مؤمنون)	وہ ساتوں آسمانوں کا مالک ہے۔
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (شعراء)	وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے۔

① منبہات ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ واللہ اعلم بحقیقتہ

رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآءِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ۔ (شعراء) وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پرودگار ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ۔ (رحمن) وہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا مالک ہے۔

رَبُّ الْفَلَقِ … وہ صبح کا مالک ہے۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ … وہ مشرقوں کا مالک ہے۔

رَبُّ النَّاسِ … وہ آدمیوں کا مالک ہے۔

رزق اللہ کے ذمہ ہے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ (ذاریات) اللہ خود ہی سب کو رزق پہچانے والا قوت والا نہایت قوت والا ہے۔

لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ۔ (طه) ہم آپ سے (اور دوسروں سے) معاش (کموانا) نہیں چاہتے معاش تو ہم آپ کو دیںگے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (رعد) اللہ جس کو چاہے رزق زیادہ دیتا ہے اور تنگی کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ۔ (نحل) اور اللہ تعالیٰ نے تم میں بعضوں کو بعضوں پر رزق میں فضیلت دی ہے۔

يُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَآءِ رِزْقًا۔ (المؤمن) اور (وہی ہے جو) آسمان سے تمہارے لئے رزق بھیجتا ہے۔

وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ (ذاریات) اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان) سب (کا معین وقت) آسمان میں ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ۔ (روم) اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ (المؤمن) اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ۔ (المنفقون)
اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا کرو۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ۔ (عنکبوت)
اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدر) روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی۔

وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ۔ (الاسراء)
اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور نفیس نفیس چیزیں انکو عطا فرمائیں۔

كُلُوْا مِنْ مَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ۔ (انعام)
جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے کھاؤ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّنْ مَّا رَزَقْنٰهُمْ۔ (نحل)
اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ان کا حصہ لگاتے ہیں جن کے متعلق ان کو کچھ علم نہیں۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (بقرۃ)
اور روزی تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دیتے ہیں۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (یونس)
آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین میں رزق پہنچاتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (ھود)
اور کوئی (رزق کھانے والا) جانور روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ۔ (ملك)
خدا کی روزی میں سے کھاؤ۔

کلمہ طیبہ اور اللہ کی رحمت سے زانی اور چور بھی جنت میں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ

اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ۔ ①

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے پھر اسی کلمے کو کہتے ہوئے مرجائے تو ضرور وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا، اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے (وہ جنت میں داخل ہوگا) ابوذر رضی اللہ عنہ کی ناگواری کے باوجود۔

اللہ تعالیٰ انسانی حوائج سے پاک

حدیث مرفوع: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ، يُخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ ②

اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور نہ ہی سونا اللہ تعالیٰ کے مناسب ہے اور وہی (روزی اور اعمال وغیرہ کے) ترازو کو پست و بالا کرتا ہے، اس کے پاس رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے پہنچایا جاتا ہے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے پہنچایا جاتا ہے اس کا پردہ نور ہے اگر اللہ تعالیٰ اس پردے کو ہٹائے تو اس کی مخلوق جہاں تک اس کی نظر پہنچے اس کے چہرے کے انوارات سے جل جائے۔

کلام اللہ کس کے لئے ہادی اور نافع ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (حجر)	بے شک ان (بستیوں) میں اہل ایمان کے لئے بڑی عبرت ہے۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (نحل)	بے شک اس میں سوچنے والوں کیلئے دلیل ہے۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ۔ (نحل)	بے شک اس میں سمجھدار لوگوں کیلئے دلیل ہے۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ۔ (نحل)	بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو سنتے ہیں۔

① صحیح بخاری ۵/ ۲۱۹۳ ② صحیح مسلم ۱/ ۱۱۱

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ. (نحل)	بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو عقل رکھتے ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ. (ھود)	بے شک ان (واقعات) میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ. (روم)	بے شک اس میں دانشمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ. (زمر)	بے شک اس میں ایمان والوں کے واسطے نشانیاں ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ. (سبا)	بے شک اس (قصہ) میں ہر صابر و شاکر (مومن) کے لئے بڑی عبرتیں ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ. (الم السجدہ)	بے شک اس میں صاف نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں۔

انسان فرشتوں سے افضل......دوہرے اجر کا مالک

حدیث: عَنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ: یَارَبِّ: خَلَقْتَهُمْ یَاْكُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْكِحُوْنَ وَیَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَّهُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِیَدَیَّ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ. ①

ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ آپ نے ان کو پیدا کیا یہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سواری کرتے ہیں سو آپ ان کے (حصے) میں دنیا متعین کر دیجئے

---

① شعب الایمان ۱/۳۰۷

اور ہمارے (حصے) میں آخرت، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا میں اس کو نہیں بناؤں گا اس کی طرح جس کو میں نے اپنے امرِ کُن سے پیدا کیا۔

دنیا میں تین قسم کے عابد، صرف مخلص جنّتی

حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ صَارَتْ اُمَّتِیْ ثَلَاثَ فِرَقٍ (۱) فِرْقَةٌ تَعْبُدُ اللہَ خَالِصًا (۲) وفِرْقَةٌ تَعْبُدُ اللہَ رِیَآءً (۳)وَفِرْقَةٌ یَعْبُدُوْنَ اللہَ لِیَسْتَأْکِلُوْا بِهِ النَّاسَ. فَاِذَا جَمَعَهُمُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ لِیَسْتَأْکِلَ النَّاسَ بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ؛ فَیَقُوْلُ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ اَسْتَأْکِلُ بِهِ النَّاسَ. قَالَ لَمْ یَنْفَعْكَ مَا جَمَعْتَ شَیْئًا تَلْجَأُ اِلَیْهِ اِنْطَلِقُوْ بِهٖ اِلَی النَّارِ. ثُمَّ یَقُوْلُ لِلَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ رِیَآءً بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ قَالَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ اَرَدْتُّ بِعِبَادَتِكَ رِیَآءَ النَّاسِ قَالَ: لَمْ یَصْعَدْ اِلَیَّ مِنْهُ شَیْءٌ اِنْطَلِقُوْ بِهٖ اِلَی النَّارِ ثُمَّ یَقُوْلُ لِلَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ خَالِصًا بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ؛ قَالَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِذَالِكَ مِنِّیْ اَرَدْتُّ بِهٖ ذِکْرَكَ وَوَجْهَكَ. قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آخری زمانہ آئے گا تو میری امت تین فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک فرقہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا دوسرا فرقہ اللہ کی عبادت دکھلاوے کے لئے کرے گا تیسرا فرقہ وہ ہو گا جو اللہ کی عبادت کرے گا تا کہ

---

① ا۔ الترغیب والترہیب (۱/۳۷)

۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی (۵/۲۰۹)، وقال الہیثمی: فیہ عبید بن اسحق العطار وقد ضعفہ الجمہور ورضیہ ابو حاتم الرازی ووثقہ ابن حبان وبقیۃ رجالہ ثقات

اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے، پس جب اللہ رب العزت قیامت کے دن ان کو جمع کریں گے تو اس آدمی سے فرمائیں گے جو عبادت اس لئے کرتا تھا کہ لوگوں سے کھائے۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم تو نے میری عبادت کے ذریعے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم اور تیرے جلال کی قسم میں نے تیری عبادت اس لئے کی تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھاؤں، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کچھ تو نے جمع کیا اس نے تجھے کچھ بھی ایسا نفع نہیں دیا جس کی تو پناہ لے۔ (اے فرشتو) تم اس کو جہنم میں لے جاؤ؛ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس شخص سے جو (لوگوں کو) دکھانے کے لئے اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ میری عزت اور میرے جلال کی قسم تو نے میری عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم میں نے تیری عبادت لوگوں کو دکھانے کے لئے کی تو ارشاد ہوگا کہ اس سے میری طرف کوئی عمل نہیں پہنچا اس کو بھی جہنم میں لے جاؤ، پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اس کی رضاء کے لئے کرتا تھا، میری عزت اور میرے جلال کی قسم تو نے میرے عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم تو اس کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتا ہے، میں نے تیری عبادت سے تیری یاد اور تیری رضاء کا ارادہ کیا ارشاد ہوگا میرے بندے نے سچ کہا (اے فرشتو) تم اس کو جنت میں لے جاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں کرنا

حدیث: عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَامُعَاذُ اُوْصِیْكَ (۱) بِتَقْوَی اللّٰہِ (۲) وَصِدْقِ الْحَدِیْثِ (۳) وَوَفَاءِ الْعَهْدِ (۴) وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ (۵) وَتَرْكِ الْخِیَانَةِ (۶) وَرُحْمِ الْیَتِیْمِ (۷) وَحِفْظِ الْجِوَارِ (۸) وَكَظْمِ الْغَیْظِ (۹) وَلِیْنِ الْكَلَامِ (۱۰) وَبَذْلِ السَّلَامِ (۱۱) وَلُزُوْمِ الْاِمَامِ (۱۲) وَالتَّفَقُّهِ فِی الْقُرْاٰنِ (۱۳) وَحُبِّ الْاٰخِرَةِ (۱۴) وَالْجَزَعِ مِنَ الْحِسَابِ (۱۵) وَقَصْرِ الْاَمَلِ (۱۶) وَحُسْنِ الْعَمَلِ وَاَنْهَاكَ (۱) اَنْ تَشْتِمَ مُسْلِمًا (۲) اَوْ تُصَدِّقَ كَاذِبًا (۳) اَوْ تُكَذِّبَ صَادِقًا (۴) اَوْتَعْصِیَ

اِمَامًا عَادِلًا (۵) وَاَنْ تُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ یَامَعَاذُ اُذْکُرِ اللهَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاَحْدِثْ لِکُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ۔ ①

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں (۱) اللہ سے ڈرنے کی (۲) اور سچ بات کہنے کی (۳) اور عہد پورا کرنیکی (۴) اور امانت اداء کرنیکی (۵) اور خیانت نہ کرنیکی (۶) اور یتیم پر رحم کرنا (۷) اور پڑوسی کا خیال کرنا (۸) اور غصے کو پی جانے کی (۹) اور نرم بات کرنیکی (۱۰) اور کثرت سے سلام کرنے کی (۱۱) اور امام کو لازمی پکڑنے کی (۱۲) اور قرآن میں سمجھ حاصل کرنے کی (۱۳) اور آخرت سے محبت کرنے کی (۱۴) اور حساب سے ڈرنے کی (۱۵) اور امیدوں کو چھوٹا کرنے کی (۱۶) اور اچھا عمل کرنے کی۔ اور میں تجھے منع کرتا ہوں اس بات سے (۱) کہ کسی مسلمان کو گالی دے (۲) یا جھوٹے کی تصدیق کرے (۳) یا سچے کو جھٹلائے (۴) یا منصف امام کی نافرمانی کرے (۵) اور اس سے کہ زمین میں فساد کرے۔ اے معاذ اللہ تعالیٰ کو یاد کر ہر درخت اور پتھر کے پاس اور ہر گناہ سے توبہ کر جو پوشیدہ کیا ہوا اس سے توبہ بھی پوشیدہ طور پر کر اور جو علانیہ کیا ہوا اس سے توبہ بھی علانیہ کر۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حکمت بھری باتیں

عَنْ اَبِی الدارداء رضی اللہ عنہ قَالَ لَیْسَ الْخَیْرُ اَنْ یَّکْثُرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ وَلٰکِنَّ الْخَیْرَ اَنْ یَّعْظُمَ حِلْمُكَ وَیَکْثُرَ عِلْمُكَ وَاَنْ تُبَارِیَ النَّاسَ فِی عِبَادَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔ ②

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ خیر یہ نہیں کہ تیرا مال اور تیری اولاد زیادہ ہو جائے لیکن خیر یہ ہے کہ تیری بردباری بڑی ہو اور تیرا علم زیادہ ہو اور یہ کہ تو اللہ کی عبادت میں آگے بڑھنے میں لوگوں سے مقابلہ کرے۔

---

① ابونعیم فی الحلیۃ۔ حیاۃ الصحابہ ج ۱ص ۳

② اَلتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْهِیْبُ ۴/ ۵۴

دنیائے سائنس ☆

قدرتِ خداوندی کا مظہر

(الف) خلیہ (cell):۔

خلیہ زندہ اجسام کی بنیادی اِکائی کا نام ہے ان ہی سے انسان بنا ہوا ہے۔

1. متوسط قدو قامت کے انسانی جسم میں ان خلیات کی تعداد 1 کروڑ ارب کے قریب ہے۔
2. ہر سیکنڈ میں خون کے 10 لاکھ خلیات ختم ہو جاتے ہیں اور پھر اتنے ہی جنم لیتے ہیں۔
3. ہر خلیہ 70 سے 75 فیصد تک پانی ہوتا ہے۔

ہڈیاں (Bones):۔

ہڈیوں کی حرکات کیلئے پورے جسم میں 539 عضلات (muscles) ہیں۔

اعصاب/پٹھے (Nerves)

ایک قدم اٹھانے میں 45 پٹھے استعمال ہوتے ہیں۔ اعصاب میں دوڑنے والی رو کی رفتار 4 میل فی سیکنڈ ہے یعنی 1 گھنٹہ میں (4400) میل فاصلہ طے کرتا ہے۔

جلد (Skin)

1. جلد میں 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد خانے ہیں سردی کو محسوس کرنے کیلئے اس پر نالیاں جلد کی کشادہ ہو کر زیادہ خون دوڑانے کا سامان کرتی ہیں تاکہ گرمی پیدا ہو۔
2. گرمی جسم پر لگنے پر 3 ملین پسینہ کے غدود ٹھنڈا پسینہ خارج کر کے جسم کو راحت پہنچاتے ہیں۔

☆ ماخوذ از: "اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حیرت انگیز بارش"۔ نیز اس علمی مواد کی حرف بحرف ایک ایف۔ سی۔ پی۔ ایس ڈاکٹر (ڈاکٹر محمد آصف گورمانی صاحب) سے بھی تصدیق کرائی ہے اس دوران انہوں نے بعض مفید اضافہ جات سے بھی آگاہ کیا جنہیں اب اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ علی احسن الجزاء، وجعلہ فی حرزہ یوم لا ینفع مالٌ ولا بنون۔

دماغ:(Brain)

❶ ایک ملین سے زائد خلیوں سے بنا ہوا ہے جنہیں (Neuron) نیوران کہتے ہیں۔

❷ دماغ کے خلیے اپنا کام 1 کھرب سے زائد حساس ریشوں کے ذریعہ کرتے ہیں (التی منتشرة من الدماغ الی سائر البدن)

❸ دماغ بیک وقت اپنے اندر (١٠) کھرب معلومات کو محفوظ کرسکتا ہے۔

آنکھ (Eye)

❶ ایک آنکھ میں 13 کروڑ کیمرے کام کررہے ہیں، 60 لاکھ رنگوں کی پہچان کے لئے، 12 کروڑ سفید وسیاہ رنگ کی شناخت کیلئے۔

❷ دن کے وقت کام کرنے کیلئے الگ کیمرے ہیں جنہیں "Cons" کہتے ہیں۔

❸ اسی طرح رات کے وقت کام کرنے والے علیحدہ کیمرے ہیں جن کو "Rods" کہتے ہیں جن لوگوں میں راڈز نہیں ہوتے انہیں رات کو نظر نہیں آتا۔

❹ انسانی آنکھ میں 1 کھرب سے زائد روشنی قبول کرنے والے ریشے ہوتے ہیں یہ تعداد میں ان ستاروں کے برابر ہیں جو (Milky way) (ملکی وے) نامی کہکشاں میں ہیں۔

❺ آنکھ کے آخری طبقہ میں 30 لاکھ تہیں (Layers) اور 3 کروڑ ستون ہیں۔

❻ انسانی آنکھ ایک سال میں کم از کم 40 لاکھ دفعہ کھلتی اور بند ہوتی ہے۔

کان (Ear)

❶ کان میں 1 لاکھ ٹیلیفونی سماعتی خانے ہیں۔ یہ خانے آواز کو وصول کرکے دماغ تک پہنچاتے ہیں۔

❶ کان کے اندر پردہ کے آگے تین (3) ہڈیاں باہم پیوست ہیں جو اونچی اور سخت آوازوں کو نرم کرکے آگے پہنچاتی ہیں۔

خون (Blood)

❶ انسانی جسم میں ٧٥٠ کھرب خلیے ہیں جن میں سے صرف 250 کھرب خلیے خون کے سرخ

جیسے ہیں۔

۲ ایک جوان آدمی میں خون کی وہ مقدار جو 1 منٹ میں دل سے گزرتی ہے 5 لیٹر ہے۔ 10 سالہ بچوں میں 4 لیٹر فی منٹ اور 80 سال کی عمر میں یہ 2.8 لیٹر فی منٹ ہوتی ہے۔اسی وجہ سے آخر عمر میں جسم کی توانائی کم ہوجاتی ہے

۳ ستر کلوگرام آدمی میں خون کی مقدار 5 لیٹر ہوتی ہے اس میں 3 لیٹر (Plasma) (پانی) ہوتا ہے۔

۴ انسانی بدن میں خون کی شریانوں (Arteries) کو اگر ناپا جائے تو ان کی لمبائی 60 ہزار سے 1 لاکھ میل لمبی ریلوے لائن کے برابر نکلے گی۔

۵ خون ہی زہریلی گیس CO_2 کو جسم سے لے جاتا ہے۔

۶ خون کے اندر موجود سفید ذرات (WBC) جسم کو جراثیم کے حملوں سے بچاتے ہیں۔

۷ خون کے اندر سرخ ذرات (RBC) ہیں ایک رنگ دار مادہ ہیموگلوبن (Haemoglobin) ہوتا ہے جو آکسیجن کو جذب کرتا ہے یہ پھیپھڑوں کی ہوا میں سے آکسیجن لے کر جسم تک پہنچاتا ہے۔

۸ ہمارے خون میں تقریباً دو 2 چمچ شکر ہوتی ہے اگر اس مقدار سے چند ذرات بھی کم ہوجائیں تو مختلف امراض حملہ آور ہوجاتے ہیں۔

۹ خون میں موجود (Plasma) خون کو جمنے سے محفوظ رکھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ہمارا خون جم جائے گا۔

۱۰ خون ہی تمام حصوں سے بے کار اور ضائع شدہ مادے مثلاً Urea، Uric Acid اور (Colestrol) وغیرہ لے کر ان اعضاء تک پہنچاتا ہے جو انہیں خارج کرتے ہیں

۱۱ Veins: وہ ساکن رگیں جو تمام بدن کے خون کو اکٹھا کر کے دل تک پہنچاتی ہیں اور Arteries: وہ تڑپنے والی رگیں جو صاف خون کو جس میں آکسیجن ملی ہوتی ہے دل سے لے کر تمام اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔

دانت (Teeth)

دودھ کے دانت 20 ہوتے ہیں، 6 سال بعد ایک ڈاڑھ مستقل آجاتی ہے تو یہ ہوگئے 24، پھر سامنے والے گرتے ہیں اور نئے آجاتے ہیں تو یہ 28 ہوگئے، پھر ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں ایک ایک عقل ڈاڑھ آجاتی ہے اس طرح کل دانت ہوگئے 32۔

دل (Heart)

1. دل جسامت میں مٹھی کے برابر ہے۔
2. دل کا طول (12cm) چوڑائی (9cm) اور موٹائی (6cm) ہے۔
3. قلب کا اوسط وزن مردوں میں (300gm) اور عورتوں میں (250gm) ہے۔
4. دل 5 لیٹر فی منٹ خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔۔
5. (۴۵) سال کی عمر تک دل تقریباً 3 لاکھ ٹن خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔
6. ایک صحت مند انسان کا دل ایک منٹ میں 70 تا 90 بار دھڑکتا ہے۔ دل کی 3 دھڑکنوں میں ایک پیالی خون خارج ہوتا ہے۔
7. ایک آدمی اگر ۷۰ سال زندہ رہے تو دل 4 کھرب دفعہ دھڑکے گا اور اس دوران 10 کروڑ گیلن خون کا اخراج کرے گا۔
8. دل (۲۴) گھنٹوں میں اتنی قوت صرف کرتا ہے جو 3 فٹ اونچے پلیٹ فارم پر 20 ٹن کوئلہ چڑھانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

ساختِ دل:

دل چار خانوں سے بنا ہے دو خانے اوپر (Auricle) اور دو نیچے (Ventricle) ہیں، دائیں (Auricle) میں دو بڑی (Veins) کے ذریعے اوپر اور نیچے والے دھڑ سے "آکسیجن نکلا ہوا خون" واپس آتا ہے اور بائیں Auricle میں چار بڑی Veins کے ذریعے پھیپھڑوں سے "آکسیجن ملا ہوا خون" آتا ہے۔ پھر یہ خون اپنے متعلقہ (Ventricle) میں انڈیل دیا جاتا ہے، دائیں ventricle سے یہ خون ایک بڑی شریان کے ذریعے پھیپھڑوں کو اور بائیں Ventricle سے تمام جسم کو روانہ کیا جاتا ہے۔

ناک (Nose)

1. ناک ہوا کو مرطوب بنانے کے لئے چوتھائی (۱/۴) گیلن نمی روزانہ پیدا کرتا ہے۔
2. ناک کے اندر ایک Microscopic جھاڑو ہے اس جھاڑو کے اندر غیر مرئی روئیں ہیں جو مضر جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہیں نیز ان کے پاس ایک ایسا دفاعی نظام ہے جسے Lysozium

کہتے ہیں۔اس نظام کے ذریعے ناک آنکھوں کو خطرناک بیماریوں سے بچاتا ہے۔

گلا (Throat)

حلق (Pharynx) میں دو سوراخ کا ہونا۔آگے والا سوراخ سانس کی اور پیچھے والا خوراک کی نالی میں کھلتا ہے۔سانس والی نالی پر ایک ڈھکن ہے جس کو "Epi Glottis" کہتے ہیں،کھانا کھاتے وقت یہ سانس والی نالی کے اوپر آجاتا ہے تاکہ لقمہ سانس والی نالی میں نہ چلا جائے ورنہ موت کا اندیشہ ہے۔

پھیپھڑے (Lungs)

1. ایک آدمی کی اوسط زندگی میں پھیپھڑے 50 کروڑ مرتبہ پھولتے اور سکڑتے ہیں۔
2. ایک منٹ میں آدمی (۱۶ تا ۱۸) مرتبہ سانس لیتا ہے اور پورے دن میں 24000 مرتبہ سانس لیتا ہے۔
3. ہر ایک سانس میں 25 سے 30 انچ ہوا اندر جاتی ہے۔یہ ہوا پھیپھڑے کی 15 مربع فٹ جگہ میں چکر لگاتی ہے۔ایک دن میں آدمی سانس کے ذریعے 14400 گیلن ہوا کھینچتا ہی۔

زبان: (Tongue) ذائقے محسوس کرنے کے لئے اس پر 3000 خانے ہیں۔

معدہ: (Stomach) معدہ کے اندر ساڑھے 3 کروڑ کے قریب غدود ہوتے ہیں۔جن سے خاص کیمیائی مادوں کا اخراج ہوتا ہے جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

جگر: (Liver)

1. اس کا وزن ڈیڑھ سے ۲ کلو ہوتا ہے۔
2. جگر میں شکر، لحمیات، نمکیات، وٹامن وغیرہ بنتے ہیں۔جگر کے افعال اس قدر ہیں کہ سائنسدان اس کا نعم البدل نہیں پیش کرسکتے۔
3. جگر کا ایک خاص کیمیکل مادہ "ہیپارین" (Heparin) بناتا جو خون کو رگوں میں جمنے سے روکتا ہے۔

لبلبہ: (Pancreas)

لبلبہ میں ایک مادہ (Insulin) کا پیدا ہو کر خون میں شامل ہوتے رہنا۔اگر یہ صحیح مقدار میں

پیدا ہو کر خون میں شامل نہ ہو تو شوگر کا مرض ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے شوگر کے مریض کا علاج مصنوعی انسولین سے کیا جاتا ہے۔

گردہ: (Kidney)

1. گردے کا سب سے بڑا اور اہم کام خون کو صاف رکھنا ہے یہ زہریلے اجزاء کو جسم سے پیشاب کی صورت میں خارج کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ (Filterplant) کا کام کرتے ہیں۔ نیز دونوں گردوں میں (۲۴) لاکھ فلٹر پلانٹ لگے ہوتے ہیں اور ہر پلانٹ پیشاب بنا سکتا ہے۔ ان پلانٹس کو Nephrons کہتے ہیں۔
2. انسانی جسم میں ایک حد تک (Potassium, calcium, megnesium sal&Sugar, Iron, Sodium) وغیرہ کی ایک خاص مقدار انسان کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ لیکن جب ان ضروری اجزاء کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے تو (Filterplant) یعنی گردے ان کو پیشاب کی صورت میں خارج کر دیتے ہیں۔
3. ہر روز انسانی گردوں سے 200 لیٹر Plasma (خون کا مائع جزو) فلٹر ہوتا ہے۔
4. اگر گردے کام کرنا چھوڑ دیں تو جسم میں زہریلے مادے مثلاً Creatinine, Urea کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس سے انسان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

زمین

1. زمین کی سطح 19 کروڑ 70 لاکھ مربع میل ہے۔
2. 29 فی صد خشکی، 71 فی صد پانی ہے۔

خشکی:

1. براعظم ایشیاء: وسعت (۱۷۰۰۰۰۰۰) ایک کروڑ ستر لاکھ مربع میل ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔
2. براعظم افریقہ: (۱۱۶۰۰،۰۰۰) ایک کروڑ سولہ لاکھ مربع میل ہے۔
3. براعظم یورپ: (۳۸۰۰،۰۰۰) اڑتیس لاکھ مربع میل ہے۔

4. براعظم جنوبی امریکہ: (۷۰،۰۰،۰۰۰) ستر لاکھ مربع میل ہے۔
5. براعظم شمالی امریکہ: (۹۰،۰۰،۰۰۰) نوے لاکھ مربع میل ہے۔
6. براعظم آسٹریلیا: (۳۵،۰۰،۰۰۰) پینتیس لاکھ مربع میل ہے۔
7. براعظم انٹارکیٹکا: (۵۰،۰۰،۰۰۰) پچاس لاکھ مربع میل ہے

سمندر

1. بحر الکاہل: وسعت ۶۴۰،۰۰،۰۰۰ (چھ کروڑ چالیس لاکھ) مربع میل ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔
2. بحر اوقیانوس:۔ ۳۱۵۰۰،۰۰۰ (تین کروڑ پندرہ لاکھ مربع میل)
3. بحر ہند:۔ ۲۸۰،۰۰،۰۰۰ (دو کروڑ اسی لاکھ مربع میل)
4. بحر منجمد شمالی:۔ ۵۵۰۰،۰۰۰ (پچپن لاکھ مربع میل)
5. بحر منجمد جنوبی:۔ ۵۷۰۰،۰۰۰ (ستاون لاکھ مربع میل)

سمندر میں سب سے گہری جگہ فلپائن کے قریب ہے جو کہ ۳۴،۴۳۰ فٹ ہے۔ یعنی ساڑھے چھ میل سے کچھ زیادہ۔

بادل و بارش:۔

زمین سے بادل کی بلندی زیادہ سے زیادہ (۸) ہزار گز ہے۔ بخارات فضائی سرد طبقہ میں جا کر بادل اور مزید سردی پہنچنے پر بارش میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

چاند:۔ سطح ناہموار۔ ٹیلے۔ اونچے پہاڑ نوک دار۔ زمین سے چاند کی دوری ۲۴۰،۰۰۰ یعنی دو لاکھ چالیس ہزار میل۔ اس کا وزن زمین کے وزن کا ۸۱/ احصہ ہے

سورج:۔

1. اس کا قطر ۸۶۵۳۸۰ میل اور زمین سے دوری 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔
1. یہ (۱۳) لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔
2. آفتاب کی گرمی جو چاروں طرف پھیلتی ہے اس کا بہت تھوڑا حصہ ۲۱۳۹۰۰۰۰۰۰/۱ (یعنی دو ارب تیرہ کروڑ نوے لاکھواں حصہ) زمین کو ملتا ہے۔

ہوا:۔

1. ۲۵ میل سے اوپر ہوا کا احساس نہیں ہوسکتا۔
2. کرہ ارض کے اردگرد ہوائی موٹا کمبل ہمارے جسم کے ہر مربع انچ پر تقریباً (۱۵) پونڈ کا دباؤ ڈالتا ہے۔ ہمارے اندر کی ہوا اور دیگر قوتیں باہر اتنا ہی دباؤ ڈالے ہوئے ہیں۔ اسلئے بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔
3. مچھلی کی طرح ہم ہوا کے گہرے سمندر میں پھر رہے ہیں جس کی گہرائی تقریباً (۳۶) فٹ ہے۔
4. ہمارے سر پر ہوا کا جو لمبا ستون ہر وقت کھڑا رہتا ہے اسکا وزن (۲۲۲۴) پونڈ ہے

آواز:۔ آواز کی رفتار فی 5 سیکنڈ 1 میل، فی منٹ 12 میل، فی گھنٹہ 720 میل ہے۔

روشنی:۔ روشنی کی رفتار فی سیکنڈ 1 لاکھ 86 ہزار میل ہے۔

روٹی کا درخت:۔

یہ درخت بحر الکاہل (Pecific Ocean) کے جزائر میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کروی شکل کے پھل لگتے ہیں جس میں سب سے چھوٹے پھل کا قطر (۴) قیراط اور بڑے سے بڑے پھل کا قطر (۷) قیراط تک ہوتا ہے اس کا وزن (۴۲۰) درھم یعنی (۱۴۷۰) ماشہ ہوتا ہے۔ ان جزائر کے لوگ اسی قدرتی روٹی کو بطور مکمل غذا کے استعمال کرتے ہیں۔

دیگر منافع:۔

1. ان کے خوان اس لکڑی کے ہوتے ہیں۔ 2. اس کی چھال سے وہ اپنے کپڑے بناتے ہیں۔
3. اس کے تنا سے ان کی ڈونگیاں بنتی ہیں۔

دودھ کا درخت:۔

1. اسی قبیل سے دودھ کا درخت ہے۔ اس کے اختتام میں جو قسم "ہیا ہیا" کہلاتی ہے ھند میں بھی جاتی ہے۔ اس کے تنا میں شگاف دیتے ہیں۔ اس سے بہت عمدہ دودھ (گائے سے ذرا گاڑھا) نکلتا ہے۔

برازیل میں ایک دودھ کا درخت ہوتا ہے۔ جس کا نام مارساندویا ہے۔ وہ ماہ شباط (شباط ایک رومی مہینے کا نام ہے قریب مارچ) میں پھولتا ہے اور اسمیں پھل لگتے ہیں جن کا ذائقہ شربت لیموں کا ہوتا ہے اور اس کے تنے سے سفید رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ جو مرغوب الطبع ہوتا ہے اور بکری کے دودھ سے اچھا ہوتا ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان و عظمت اور

مجمل سوانح حیات وغیرہ

ہمارا نبی مجموعہ صفاتِ انبیاء

قوله تعالیٰ: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ① الاشارة بأولئك الی المشار الیهم باولئك الأولی وهم الانبیاء السابق ذکرهم وأمره تعالیٰ ان یقتدی بهداهم۔

قَالَ فِيْ رَدِّ الظُّمْآنِ: اَمَرَ اللهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاَمَرَ بِتَوْبَةِ اٰدَمَ وَشُكْرِ نُوْحٍ وَوَفَاءِ اِبْرَاهِيْمَ وَصِدْقِ وَعْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَحِلْمِ اِسْحَاقَ وَحُسْنِ ظَنِّ يَعْقُوْبَ وَاحْتِمَالِ يُوْسُفَ وَصَبْرِ اَيُّوْبَ وَاِنَابَةِ دَاوٗدَ وَتَوَاضُعِ سُلَيْمَانَ وَاِخْلَاصِ مُوْسٰى وَعِبَادَةِ زَكَرِيَّا وَعِصْمَةِ يَحْيٰى وَزُهْدِ عِيْسٰى، وَهٰذِهِ الْمَكَارِمُ الَّتِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اِجْتَمَعَتْ فِي الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ ②

ترجمہ:۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (یہ حضرات ایسے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلئے) اس آیت مبارکہ میں اولئك سے انبیاء کرام مراد ہیں۔

ری الظمان میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اس آیت میں مکارمِ اخلاق کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی صفات واخلاق کو گویا جمع کرنے کا امر دیا ہے بایں طور کہ آدم علیہ السلام کی توبہ، نوح علیہ السلام کا شکر، ابراہیم علیہ السلام کی وفاء، اسماعیل علیہ السلام کے وعدے کی سچائی، اسحاق علیہ السلام کا حلم، یعقوب علیہ السلام کا حسنِ ظن، یوسف علیہ السلام کی برداشت، ایوب علیہ السلام کا صبر، داؤد علیہ السلام کا رجوع الی اللہ، سلیمان علیہ السلام کی تواضع، موسیٰ علیہ السلام کا اخلاص، زکریا علیہ السلام کی عبادت، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کے زہد (دنیا سے بے رغبتی) کو اپنے اندر جمع کرلو۔

الغرض وہ صفاتِ محمودہ جو تمام انبیاء کرام میں فرداً فرداً موجود تھیں وہ سب کی سب امام الانبیاء ﷺ کی ذاتِ واحد میں جمع ہوگئیں۔

① سورۃ الانعام (۹۰) ② تفسیر البحر المدید (۴/۱۷۹،۱۸۰)

اشعار:

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيلَةٌ
وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

(مخلوق میں ہر نبی کو کوئی نہ کوئی فضیلت حاصل ہے، اور وہ تمام فضائل حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں)۔

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری!

گونگے لڑکے کی گواہی نبوت

عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَحَرَّكَ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ وُلِدَ. (وفي رواية: أَيْ بِصَبِيٍّ قَدْ شَبَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ) ① فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَدْنِيهِ))، فَأَدْنَتْهُ مِنْهُ. فَقَالَ: ((مَنْ أَنَا)) فَقَالَ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ. ②

ایک عورت اپنا بیٹا ساتھ لیے حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ وہ لڑکا اتنا بڑا ہو چکا تھا کہ اس نے خود چلنا پھرنا شروع کر دیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ جوان ہو چکا تھا۔ اُس عورت نے آپ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ بیٹا جب سے پیدا ہوا ہے اُس وقت سے لے کر اب تک نہیں بولا۔ رسول خدا خاتم الانبیاء ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: اسے ذرا میرے قریب کرو، اس نے وہ لڑکا آپ ﷺ کے قریب کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا: میں کون ہوں؟ وہ بولا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔

---

① دلائل النبوۃ للبیہقی محققاً ۶/ ۶۶

② دلائل النبوۃ للبیہقی محققاً ۶/ ۶۶۔ وقال المحقق: والخبر رواہ ابن کثیر فی التاریخ (۶:۱۰۹)، والحدیث مرسل، وشمر بن عطیۃ الاسدی الکاہلی الکوفی، وثقہ النسائی، وابن حبان، ونقل ابن خلفون توثیقہ عن ابن نمیر وابن معین، والعجلی تہذیب التہذیب (۴:۳۶۴)

باؤلے وسرکش اونٹ کا آپ ﷺ کی تابعداری کرنا اور آپ ﷺ کو بحیثیت نبی پہچاننا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ بَعِيْرًا لَنَا قَطَّ فِيْ حَائِطٍ (وفی رواية: إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ ① وَفِي رواية أخرى بمعناه: إِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ ② فَجَاءَ أَنَّكَ نَبِيٌّ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّيْ نَبِيٌّ. (وفی رواية: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ) ③ إِلَّا كَفَرَةَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ④

کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا ایک اونٹ ہے جو باؤلا ہو گیا ہے یعنی لوگوں کو کاٹتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سرکش ہو گیا ہے اور کسی کو قریب نہیں آنے دیتا۔ اس وقت وہ باغ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ ان لوگوں کے ہمراہ اُٹھ کر اس کی طرف چل دیئے۔ جب وہاں پہنچے تو اس اونٹ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "ادھر آؤ۔" اللہ کے سچے اور عظیم پیغمبر کا یہ حکم سن کر وہ اونٹ اپنا سر جھکائے آپ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اسے نکیل ڈالی (وہ آرام سے ٹھہرا رہا)، اس کے بعد آپ ﷺ نے وہ اونٹ اس کے مالکان کے حوالے کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ یہ بات جانتا ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کافر انس و جن کے علاوہ، باقی ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان۔ ایک روایت میں ہے: آسمان و زمین کے درمیان جو کوئی بھی موجود ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔"

---

① مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم: ۱۴۱۶۴ ② مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم: ۱۴۱۵۳

③ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم: ۱۴۱۶۴

④ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم: ۱۴۱۵۳۔ وقال: رواه الطبرانی، ورجاله ثقات، وفی بعضهم ضعف. قلت: وله شواهد عدیدة کما تری فی سبل الهدی والرشاد (۹/ ۵۱۰ وما بعدها)، ومجمع الزوائد (رقم: ۱۴۱۵۳ وما بعده)، وغیرهما

عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ستونِ حنانہ کا واقعہ:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَہُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی اِلَیْہِ صَاحَتِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ یَخْطُبُ عِنْدَھَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا فَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اِسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ۔ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے پر سہارا لیتے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور وہ کھجور کا تنا رونے لگا جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطبہ دیتے قریب تھا کہ وہ تنا پھٹ جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر سے نیچے اترے اور اس کو گلے لگا لیا وہ تنا اس بچے کے رونے کی طرح رو رہا تھا جس کو چپ کرایا جا رہا ہو یہاں تک کہ وہ ٹھہر گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ تنا اس ذکر کی وجہ سے رویا جو وہ سنا کرتا تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عشق وسوزِ فراق

اشعار:

① اِذَا اشْتَدَّ شَوْقِیْ زُرْتُ قَبْرَکَ بَاکِیًا ۔۔۔ اَنُوْحُ وَاَشْکُوْ لَا اَرَاکَ مُجَاوِبِیْ
فَیَا سَاکِنَ الصَّحْرَاءِ عَلَّمْتَنِی الْبُکَاءَ ۔۔۔ وَذِکْرُکَ اَنْسَانِیْ جَمِیْعَ الْمَصَائِبِ
فَاِنْ کُنْتَ عَنِّیْ فِی التُّرَابِ مُغَیَّبًا ۔۔۔ فَمَا کُنْتَ عَنْ قَلْبِیَ الْحَزِیْنِ بِغَائِبِ ②

جب میرا شوق بڑھ جاتا ہے تو میں تیری قبر کی زیارت کرتی ہوں شکوہ شکایت کی حالت میں روتی ہوں، میں آپ کو جواب دینے والا نہیں پاتی۔ اے صحراء میں رہنے والے آپ نے مجھے رونا سکھایا، آپ کی یاد نے مجھے ساری تکالیف بھلا دیں اگر آپ مجھ سے مٹی میں چھپے ہوئے ہیں، مگر

---

① سنن النسائی ۱/۵۳۰ و صحیح البخاری ۲/۳۸۷ ② حاشیہ سبل الہدیٰ والرشاد (۱۲/۲۹۰)

آپ میرے غمگین دل سے غائب نہیں ہو سکتے۔

۲ صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا ۲

مجھ پر ایسی مصیبتیں ڈال دی گئیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر آتیں تو وہ راتیں بن جاتے۔

۳ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک عورت آئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر دی اور اس کے پوچھنے پر قبر کی طرف راہنمائی کر دی وہ عورت قبر دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق اور عشق میں تڑپنے لگی حتیٰ کہ جان نکل گئی۔

۴ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہانپتے ہوئے آئے یا رسول اللہ آپ کا خیال آ گیا میں نے کہا آپ کی زیارت نہ کر لوں تو شاید جان نکل جائے......

ے جب لگتی نہیں آنکھ ہماری آتا ہے خیال تمہارا
دل دھڑکتا ہے ہر وقت تیری صورت کو دیکھنے کیلئے

شانِ نبی خود خدا کی زبانی

حدیث قدسی:

یَاسَمَاءُ اَنْصِتِیْ وَیَا اَرْضُ اِسْمَعِیْ اِنَّ اللہَ یُرِیْدُ اَنْ یُدَبِّرَ اَمْراً وَیَقْضِیَ شَأْناً یُرِیْدُ اَنْ یُحَوِّلَ الرِّیْفَ اِلَی الْفَلَاۃِ وَالنِّعْمَۃَ فِی الصَّحْرَاءِ وَالْمُلْکَ فِی الرُّعَاۃِ یُرِیْدُ اَنْ یَبْعَثَ نَبِیّاً مِنَ الْاُمِّیِّیْنَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَسَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ لَوْ یَمُرُّ اِلٰی جَنْبِ السِّرَاجِ لَمْ یُطْفِ مِنْ سَکِیْنَتِہٖ وَلَوْ یَمْشِیْ عَلَی الْقَصَبِ الْیَابِسِ لَمْ یُسْمَعْ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْہِ اَبْعَثُہٗ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا لَا یَقُوْلُ الْخَنَا اَفْتَحُ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَاٰذَاناً صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا اَھَبُ لَہٗ کُلَّ خُلُقٍ کَرِیْمٍ وَاُسَدِّدُہٗ بِکُلِّ اَمْرٍ جَمِیْلٍ اَجْعَلُ السَّکِیْنَۃَ لِبَاسَہٗ وَالْبِرَّ شِعَارَہٗ وَالتَّقْوٰی ضَمِیْرَہٗ وَالْحِکْمَۃَ مَنْطِقَہٗ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِیْعَتَہٗ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوْفَ خُلُقَہٗ وَالْحَقَّ شَرِیْعَتَہٗ وَالْعَدْلَ سِیْرَتَہٗ وَالْھُدٰی اِمَامَہٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَہٗ وَاَحْمَدُ اِسْمُہٗ اَھْدِیْ بِہٖ

---

۲ ۱۔ نہایۃ الارب فی فنون الادب (۱۸/۲۶۵) ۲۔ دیوان علی بن ابی طالب ۱/۱۸۰

بَعْدَ الضَّلَالَةِ وَأُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ وَأَرْفَعُ بَعْدَ الْخَمَالَةِ وَأُعَرِّفُ بَعْدَ النَّكِرَةِ وَأُكْثِرُ بِهٖ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَأُغْنِي بِهٖ بَعْدَ الْعَيْلَةِ أَجْمَعُ بِهٖ بَيْنَ أُمَمٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَأَعْضَاءٍ مُّتَشَتِّتَةٍ وَقُلُوْبٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَأَسْتَنْقِذُ بِهٖ فِئَامًا عَظِيْمَةً مِّنَ الْهَلَكَةِ (ابن کثیر) وَفِيْ رِوَايَةٍ وَأَجْعَلُ أُمَّتَهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ تَوْحِيْدًا لِيْ وَإِيْمَانًا وَإِخْلَاصًا لِيْ يُصَلُّوْنَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَرُكَّعًا وَسُجُوْدًا وَيُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِيْ صُفُوْفًا وَزُحُوْفًا وَيَخْرُجُوْنَ مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ اِبْتِغَاءَ رِضْوَانِيْ أُلْهِمُهُمُ التَّكْبِيْرَ وَالتَّوْحِيْدَ وَالتَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالْمِدْحَةَ وَالتَّمْجِيْدَ فِيْ مَسِيْرِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ وَمَضَاجِعِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ وَمَثْوَاهُمْ يُكَبِّرُوْنَ وَيُهَلِّلُوْنَ وَيُقَدِّسُوْنَ عَلٰى رُؤُسِ الْأَشْرَافِ وَيُطَهِّرُوْنَ لِيَ الْوُجُوْهَ وَالْأَطْرَافَ يَعْقِدُوْنَ لِيَ الثِّيَابَ عَلَى الْأَنْصَافِ قُرْبَانُهُمْ دِمَاؤُهُمْ وَأَنَاجِيْلُهُمْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ لُيُوْثٌ بِالنَّهَارِ ذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ وَأَنَا ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ ①

اے آسمان خاموش ہوجا اور اے زمین سن لے اللہ کسی کام کی تدبیر کا ارادہ کرتا ہے اور کسی معاملہ کے پورا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور ارادہ کرتا ہے کہ آبادی کو جنگل کی طرف پھیر دے اور نعمت کو صحراء میں اور بادشاہت چرواہوں میں اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں کہ نبی کو امین میں سے بھیج دے جو سخت نہ ہو اور بدگو نہ ہو اور نہ بازاروں میں چیخنے والا اگر وہ چراغ کے پاس سے گذرے تو اس کے سکون واطمینان سے چلنے کی وجہ سے چراغ نہ بجھے اگر وہ خشک لکڑی پر چلے تو اس کے قدم کی آواز سنائی نہ دے میں اس کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بھیجوں گا وہ فضول باتیں نہیں کرے گا میں اس کے ذریعے سے اندھوں کو بینا کروں گا اور بہروں کو شنوائی دوں گا اور غافل دلوں کا آگاہی دوں گا میں اس کو کریمانہ اخلاق عطاء کروں گا اور میں اس کی ہر اچھے معاملے میں راہنمائی کروں گا میں وقار کو اس کا لباس بنادوں گا اور نیکی کو اس کی علامت اور تقوی کو اس کا راز اور حکمت کو اس کا بول اور سچائی اور وفاداری کو اس کی طبیعت اور معافی اور نیکی کرنے کو اس کے اخلاق اور حق کو ان کی شریعت اور انصاف کو ان کی سیرت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی

① تفسیر ابن کثیر ۶/۷۶ والخصائص الکبری للسیوطی ۱/۲۱

ملت بنادوں گا اور احمد ان کا نام رکھوں گا اور میں اس کے ذریعے سے گمراہی کے بعد لوگوں کو ہدایت دوں گا اور جاہل کو علم دوں گا اور میں اس کے ذریعے سے پست اور کمزور کو بلند مرتبہ دوں گا اور میں اس کے ذریعے سے بھولے ہوئے لوگوں کو پہچان کراؤں گا اور میں ان کے ذریعے سے قلت کو کثرت میں تبدیل کروں گا اور میں ان کے ذریعے سے غریبوں کو مالدار بناؤں گا اور میں ان کے ذریعے سے مختلف امتوں کو جمع کروں گا اور منتشر اعضاء کو اور متفرق دلوں کو جمع کروں گا اور میں ان کے ذریعے بہت بڑی جماعت ہلاکت سے بچاؤں گا (ابن کثیر) اور ایک روایت میں ہے میں ان کی امت کو بہترین امت بناؤں گا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے نکالی گئی ہوگی وہ نیک کاموں کا حکم کرے گی اور برے کاموں سے روکے گی وہ میری توحید کا اقرار کرے گی اور مجھ پر ایمان لائے گی اور خالص میرے لئے عمل کریگی ان کی نمازوں میں قیام، قعود، رکوع، اور سجدے ہوں گے اور وہ لشکروں کی صورت میں صف بستہ ہو کر میرے راستے میں قتال کرے گی، وہ لوگ اپنے گھر سے مال واسباب چھوڑ کر میری رضامندی کو ڈھونڈنے کے لئے نکلیں گے خرچ کریں گے اور میں ان کے دلوں میں تکبیر اور توحید اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور مدح اور تمجید کو ڈالوں گا جو اپنے چلنے میں اپنی مجالس میں اور اپنی خواب گاہوں میں اور اپنے راستوں میں اور اپنے ٹھکانوں میں کریں گے اور وہ بڑے بڑے لوگوں کے سامنے میری عظمت اور توحید و تقدیس کی دعوت دیں گے اور وہ میری خوشنودی کے لئے چہروں کو اعضاء وضو کو دھوئیں گے اور وہ میری رضا کے لئے اپنی پشتوں پر کمر بند کو باندھیں گے وہ قربانی اپنے خون کی دیں گے اور ان کی کتاب ان کے سینوں میں ہوگی اور وہ رات میں عبادت کرنے والے اور دن میں شیروں کی طرح لڑنے والے ہوں گے اور یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں اور میں بڑے فضل والا ہوں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر انبیاء پر فضیلت

❶ عن أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وسلم:

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِنَبِيٍّ قَبْلِي (وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ مَنْ قَبْلِي يُعَظِّمُونَ أَكْلَهَا كَانُوا يُحَرِّقُونَهَا[1])

---

① مسند احمد (۶۳۹/۱۱)

وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَكَانَ مَنْ قَبْلَنَا يُصَلُّوْنَ فِي الْمَحَارِيْبِ وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ اَسْوَدَ وَاَحْمَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ بَيْنَ يَدَيَّ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَمْ يُنْصَرْ بِهٖ اَحَدٌ قَبْلِيْ ①) يُسْمَعُ بِيَ الْقَوْمُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ فَيَرْعَبُوْنَ مِنِّيْ وَجُعِلَ لِيَ الرُّعْبُ نَصْرًا وَقِيْلَ لِيْ سَلْ تُعْطَهْ فَجَعَلْتُهَا شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ ②

حضور ﷺ نے فرمایا: "مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

1. میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں تھا۔ (مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھ سے پہلے والے لوگ اس مالِ غنیمت کے کھانے (اور اس کو استعمال کرنے) کی تعظیم کرتے تھے لہٰذا اسے (کھا جانے کی بجائے) جلا دیا کرتے تھے)۔
2. میرے لیے ساری زمین کو مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنا دیا گیا جبکہ ہم سے پہلے والے لوگ (مخصوص) بالاخانوں میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔
3. مجھے ہر کالے، گورے کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے اور پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔
4. ایک مہینے کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے قبل کسی نبی کی اس طرح مدد نہیں کی گئی) اور میری قوم تک میری آواز پہنچا دی جاتی ہے (اگرچہ) میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ ہو پھر ان پر میرا رعب ڈال دیا جاتا ہے (الغرض) رعب کو میرے لیے مدد و نصرت بنا دیا گیا۔
5. مجھ سے کہا گیا: آپ مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے (ابھی کچھ مانگنے کی بجائے) اس سوال کو آئندہ کے لئے اپنی امت کے واسطے شفاعت بنا کر رکھ لیا اور میری یہ شفاعت ہر اس شخص کو پہنچے گی جس نے لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) کی شہادت دی اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

---

① اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۷/۵۰) ② المعجم الاوسط للطبرانی (۷/۲۶۹)

❷ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِي. ①

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جنت اس وقت تک تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں داخل نہ ہو جاؤں اور اسی طرح تمام امتوں پر بھی حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ☆

ازواجِ مطہرات:

❶ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (خدمت گار)۔

❷ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (آرام والی)۔

❸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (زندہ رہنے والی)۔

❹ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (رات کو قیام کرنے والی)۔

❺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (بختوں والی)۔

❻ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (پیار کرنے والی)۔

❼ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (استغفار کرنے والی)۔

❽ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (منتخب ہونے والی)۔

❾ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا (پڑوس والی)۔

❿ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (یہ باندی تھیں)۔

⓫ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔

⓬ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

---

① المعجم الاوسط للطبرانی (۷/ ۲۶۹)

☆ انظر لجميع ما يتعلق به فی ذيله:

۱۔ الطبقات الکبری لابن سعد۔ بدایۃ الجزء الاول ط: دار صادر۔ بیروت

۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر: بدایۃ الجزء الثالث ط: دار الفکر۔ بیروت

صاحبزادے:

1. حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (تقسیم کرنے والا)۔
2. حضرت طاہر طیب رضی اللہ عنہ (پاک) انہی کو "عبداللہ" بھی کہا جاتا ہے۔
3. حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (بزرگی والا)۔

صاحبزادیاں:

1. حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (خاوند کی خدمت گار):

شادی: پہلے عتبہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اولاد: عبداللہ ایک لڑکا۔

2. حضرت زینب رضی اللہ عنہا، ولادت ۳۰ میلاد النبی:

وفات: ۸ھ، شادی: حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ۔ اولاد: علی، امامہ

3. حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

وفات ۹ھ، شادی: پہلے عتیبہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اولاد نہ ہوئی

4. حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

ولادت ۳۵ میلاد النبی، وفات ۱۱ھ، شادی: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، اولاد: تین لڑکے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت مُحَسِّن رضی اللہ عنہم، تین لڑکیاں: حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت زینب رضی اللہ عنہن۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچے:

1. عبدالعزیٰ
2. عبدمناف (ابوطالب)
3. عبدالحارث
4. عبدالشمس
5. عبداللات
6. نوفل
7. کراحہ
8. حارث
9. حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (سخت جگہ)
10. حضرت عباس رضی اللہ عنہ (پتھریلی جگہ)
11. ربیعہ

پھوپھیاں:

1. صفیہ
2. ام حکیم البیضاء
3. عاتکہ
4. امیمہ
5. اروئی
6. بر

دادی کا نام...... فاطمہ بنت عمرو بن عائذ نانی کا نام...... برہ بنت عبد العزی

پرنانی کا نام...... ام حبیب بنت اسد

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان قرآن کی زبانی

1 آپ کے چہرے کا ذکر...... وَالضُّحٰی 2 زلفوں کا ذکر...... وَاللَّیْلِ

3 سینے کا ذکر...... اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ 4 دانتوں کا ذکر...... یٰسٓ

5 زبان کا ذکر...... لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ

6 زمانہ...... وَالْعَصْرِ 7 شہر...... لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ

8 اخلاق...... اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ 9 رحمت...... رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

10 کردار...... لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

11 عظمت...... اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

12 صداقت...... وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى

13 شفقت...... لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

14 آنکھ...... مَا زَاغَ الْبَصَرُ. لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ 15 جبین...... وَالْقَمَرِ

16 کملی کا ذکر...... یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ 17 کمبل کا ذکر...... یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

18 ہاتھ، گردن کا ذکر...... لَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

19 کپڑے...... وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ 20 پشت...... اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ

21 خاموشی کا ذکر...... لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

22 دل...... نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰى قَلْبِكَ

23 گفتار، بولنے کا ذکر...... مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

24 نہر کوثر کا ذکر...... اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ 25 غار...... اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ

26 دن...... اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا

27 رات...... قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا

28 یار کا ذکر...... اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ

(یہ واحد صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے جس کو قرآن نے صحابی کہہ کر پکارا)۔

الفرق بین الحبیب والخلیل

اَلشَّیْخُ الْفَقِیْهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُاللهِ بْنُ حَامِدٍ تَکَلَّمَ عَلٰی مَقَامِ الْخُلَّةِ بِکَلَامٍ طَوِیْلٍ اِلٰی اَنْ قَالَ:

❶ یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَعْبُدُ رَبَّهٗ عَلَی الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَعْبُدُ رَبَّهٗ عَلَی الرُّؤْیَةِ وَالْمَحَبَّةِ

❷ یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَکُوْنُ مَعَهٗ اِنْتِظَارُ الْعَطَاءِ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَکُوْنُ مَعَهٗ اِنْتِظَارُ اللِّقَاءِ،

❸ یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَصِلُ بِالْوَاسِطَةِ مِنْ قَوْلِهٖ وَکَذٰلِكَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَصِلُ اِلَیْهِ مِنْ غَیْرِ وَاسِطَةٍ مِنْ قَوْلِهٖ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

❹ قَالَ الْخَلِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ. وَقَالَ اللهُ تَعَالٰی لِحَبِیْبِهٖ لِیَغْفِرَلَكَ اللهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

❺ قَالَ الْخَلِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَام لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ. وَقَالَ تَعَالٰی لِحَبِیْبِهٖ عَلَیْهِ السَّلَام یَوْمَ لَا یُخْزِیْ اللهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ.

❻ قَالَ الْخَلِیْلُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ حَسْبِیَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. قَالَ لَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

❼ الْخَلِیْلُ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی لِحَبِیْبِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی

❽ الخلیل، وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ قَوْلُهٗ لَهٗ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ

❾ الْخَلِیْلُ "وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ" قَوْلُهٗ لَهٗ "اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْکَوْثَرَ"①

الشیخ فقیہ ابو محمد عبداللہ بن حامد نے "خلت" کے مقام پر طویل بحث چھیڑی ہے یہاں تک کہ فرمایا:

---

① البدایۃ والنہایۃ (۶/۳۰۱)

1. خلیل وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہے شوق رغبت اور ڈر کے ساتھ اور حبیب وہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اللہ کے نظارے کے ساتھ اور اللہ کی محبت کے ساتھ۔
2. خلیل وہ ہوتا ہے جو عطا کا انتظار کرتا ہے محبوب کی طرف سے اور حبیب وہ ہوتا ہے جس کو محبوب کی ملاقات کا انتظار ہو۔
3. خلیل وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب تک واسطے کے ساتھ پہنچ جائے اور یہ بات کی گئی اللہ تعالی کے ارشاد "و کذلك نری ابراهیم الآیة" کہ خلیل کو اس طرح ہم آسمانوں اور زمینوں کی ملکوت ونظام دکھائیں گے (تاکہ) وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے اور حبیب وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب تک بغیر واسطہ کے پہنچ جائے "کقوله فکان قاب قوسین الآیة" کہ پھر وہ دو کمانوں کے قریب ہو گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب ہوا۔
4. خلیل کے بارے میں ہے "والذی اطمع الآیة" کہ اللہ وہ ذات ہے جس سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمادینگے قیامت کے دن (بدلہ کے دن) اور اللہ اپنے حبیب سے فرماتا ہے "لیغفرلك الله الآیة" تاکہ اللہ تعالی آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمائے۔
5. خلیل نے کہا "لا تخزنی الآیة" کہ اے اللہ آپ مجھے رسوا نہ کریں اس دن جس دن کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور اللہ نے اپنے حبیب سے فرمایا "یوم لا یخزی الله النبی الآیة" جس دن کہ اللہ تعالی رسوا نہیں کرے گا نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ہیں ایمان والوں میں سے۔
6. خلیل نے کہا تھا اس وقت کہ جب اس کو آگ میں ڈال دیا گیا "حسبی الله ونعم الوکیل الآیة" کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور اللہ تعالی نے نبی ﷺ سے خود فرمایا "یا ایها النبی حسبك الآیة" کہ اے نبی ﷺ اللہ تعالی آپ کے لئے کافی ہے اور ان مومنوں کے لئے جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے۔
7. خلیل نے کہا "انی ذاهب الآیة" کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں عنقریب کہ وہ میری راہنمائی کریں گے اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا "ووجدك ضالا فهدی" کہ اللہ نے آپ کو ناواقف پایا تو آپ کو سیدھا راہ دکھایا۔
8. خلیل نے دعا کے طور پر کہا تھا "واجعل لی لسان الآیة" کہ بعد میں آنے والوں میں میرا

اچھا تذکرہ کردے (یعنی بعد کے لوگوں میں میری اچھی تعریف ہو جیسا کہ درودِ ابراہیمی میں ہے) اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا" ورفعنالك ذكرك " کہ آپ کے تذکرہ کو ہم نے بلند کیا۔

9 خلیل نے کہا" واجعلنی الآیۃ " کہ نعمتوں والی جنت کا وارث مجھے بنادے اللہ تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا" انا اعطیناك الكوثر الآیۃ " کہ بے شک ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کیا ہے۔

سراج منیر سے تشبیہ دی نہ کہ آفتاب و ماہتاب سے...... کیوں؟

دو وصفوں (یعنی خود روشن ہونا، اور دوسروں کو منور کرنا) میں یہ تینوں برابر ہیں مگر ایک وصف میں چراغ ان دونوں سے ممتاز ہے وہ ہے مُنوِّر بنانا تو آپ علیہ السلام نے دوسروں کو منور بنایا امت کو بھی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی کہ انہوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ ①

بت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی آواز

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایام جاہلیت میں اپنے بتوں کے پاس تھا ایک شخص نے آکر بت پر نذر و نیاز کے لئے گائے ذبح کی تو اس بت سے یہ آواز اس قدر بلند ہوئی کہ سب نے سنی وہ کہتا تھا یاجلیح اے جلیح یا اے گنجا آدمی امر نجیح کامیابی والا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے رجل یصیح یقول لا الہ الا اللہ ایک آدمی پکار کر کہہ رہا ہے لا الہٰ اِلَّا اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آواز کو سن کر لوگ بھاگ گئے مگر میں وہیں بیٹھا رہا تا کہ اس آواز کی حقیقت معلوم ہو دوبارہ سہ بارہ پھر بلند ہوئی میں حیران تھا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ کہ اتنے میں لوگوں نے مجھے یہ خبر دی کہ یہاں ایک پیغمبر ظاہر ہوئے ہیں اور لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین فرماتے ہیں۔ ②

جنگل سے آپ کی صداقت کی غیبی آواز

حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ بعثت سے قبل میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا اور ان کے ضروری کام پورے کرتا تھا جب آپ کی بعثت ہوئی

---

① اشرف التفاسیر ۳/ ۳۲۰ ② درسی تقریر ص ۱۸۶

توہم سب اپنے قبیلے سمیت بھاگ نکلے ایک بیابان میں ہمیں شام ہوگئی ہمارے قبیلے کے سردار کا یہ طریقہ تھا کہ (وہ قیام اور پڑاؤ ڈالنے کے وقت) یوں کہتا کہ ہم اس جنگل کے سردار کی پناہ پکڑتے ہیں چنانچہ حسب معمول ایسا ہی کیا غیب سے آواز آئی اب اس پناہ کا راستہ لاالہ الااللہ محمدٌ رّسول اللہ کا اقرار ہی ہے چنانچہ ہم واپس آکر مسلمان ہو گئے۔ ①

ایک کاہن جن کا خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خبر دینا

امام بیہقی نے حضرت سواد بن قارب کا واقعہ نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایک جن میرا دوست تھا آئندہ کی خبریں مجھے بتایا کرتا تھا میں لوگوں کو وہ خبریں بتاتا جن سے خوب چڑھاوے اور نذرانے آتے تھے ایک رات اس نے میرے خواب میں آکر کہا کہ اٹھ ہوشیار ہو جا اگر کچھ شعور ہے تو بیدار ہو جا ایک پیغمبر لوی بن غالب کی نسل سے پیدا ہو گیا ہے پھر اس نے یہ چند اشعار پڑھے:

عَجِبْتُ اَلْجِنَّ وَاِرْهَاسِهَا وَشَدَّهُنَّ اَلْعِيْسَ بِاَحْلَاسِهَا
تَهْوِىْ اِلَى مَكَّةَ تَبْغِى اَلْهُدَى مَا مُؤْمِنُوْهَا مِثْلَ اَرْجَاسِهَا
فَانْفَضْ اِلَىٰ صَفْوَةٍ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَيْنَيْكَ اِلَى رَأْسِهَا

میں نے جنوں سے اور ان کی بے قراری سے تعجب کیا اور مجھے تعجب ہوا جنوں کے اونٹوں پر لکڑیوں کے کسنے سے وہ جن مکہ کی طرف جا رہے ہیں ہدایت کو تلاش کرتے ہوئے جنوں میں ایمان لانے والے بے ایمان جنوں کی طرح نہیں ہیں لہٰذا تو بنی ھاشم کے برگزیدہ شخص کے پاس جا اور اپنی نگاہوں کو بنو ہاشم کے سردار کی طرف اُٹھا کر دیکھ۔ تین رات برابر مجھے یہ معاملہ پیش آیا آخر میں مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔ ②

حضرت رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ کا جنات کی رہنمائی سے قبولِ اسلام

تفسیر مظہری میں ہے کہ کتاب ہواتف الجن میں سند کے ساتھ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کا واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ میں ایک رات مقامِ عالج کے ریگستان میں سفر کر رہا تھا اچانک نیند کا غلبہ ہوا تو میں اپنی اونٹنی سے اُترا اور سو گیا اور سونے سے پہلے میں نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق یہ الفاظ کہہ لئے:

---

① دری تفسیر ص ۱۷۹ ② دری تفسیر ص ۱۸۷

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَظِیْمِ هٰذَا الْوَادِیْ مِنَ الْجِنِّ

(میں پناہ لیتا ہوں اس جنگل کے جنات کے سردار کی)۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے وہ اس کو میری اونٹنی کے سینہ پر مارنا چاہتا ہے۔ میں گھبرا کر بیدار ہوا اِدھر اُدھر دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا۔ تو میں نے دل میں سوچا کہ یہ شیطانی خیال ہے دوبارہ پھر غافل ہو کر سو گیا تو وہی خواب دیکھا اور بیدار ہو کر اونٹنی کے چاروں طرف گھوم کر دیکھا کچھ نہ پایا۔ مگر اونٹنی کو دیکھا کہ وہ بُری طرح کانپ رہی ہے۔ میں پھر سو گیا اور ویسا ہی خواب پھر دیکھا بیدار ہوا تو دیکھا کہ اونٹنی تڑپ رہی ہے اور پھر یہ دیکھا کہ خواب والے آدمی کی طرح کا ایک جوان ہاتھ میں ایک چھوٹا سا نیزہ لئے کھڑا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اس جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اور اس کو اونٹنی پر حملہ کرنے سے روک رہا ہے۔ وہ دونوں اسی کشاکش میں تھے کہ تین گورخر سامنے آ گئے۔ بوڑھے نے جوان سے کہا ان تینوں میں سے جس کو تو پسند کرے لے لے اور اس آدمی کی اونٹنی کو چھوڑ دے۔ وہ جوان ایک بڑے گورخر کو لے کر رخصت ہو گیا۔ میں نے بوڑھے کی طرف رُخ کیا تو اس نے میری طرف دیکھ کر کہا "او بے وقوف جب تو کسی جنگل میں ٹھہرے اور وہاں کے جنات وشیاطین سے خطرہ ہو تو یہ کہا کر:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُحَمَّدٍ مِنْ هَوْلِ هٰذَا الْوَادِیْ

"میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی جو محمد ﷺ کا رب ہے اس وادی کے خطرہ سے۔"

اور کسی جن کی پناہ نہ مانگا کر۔ کیونکہ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب انسان جنوں کی پناہ لیتے تھے۔

میں نے پوچھا یہ محمد کون ہیں؟

بوڑھے نے کہا یہ عرب کے رہنے والے ایک نبی ہیں۔ نہ مشرقی ہیں نہ مغربی۔ پیر کے دن ان کی بعثت ہوئی ہے۔

میں نے پوچھا وہ کہاں رہتے ہیں؟

اس نے کہا یثرب میں رہتے ہیں جو کھجوروں کی بستی ہے۔

میں صبح ہوتے ہی سوار ہوا اور تیز چل کر مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرا سارا واقعہ خود ہی مجھے سنا دیا۔ میرے ذکر کرنے کی نوبت بھی نہ آئی۔ پھر آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں مسلمان ہو گیا۔ ①

---

① درس تفسیر ص ۱۷۹، پارہ نمبر ۲۹

حلیہ مبارک (ملخص از حیاۃ الصحابہ ونفحۃ العرب وغیرہ)

قد مبارک:۔ کَانَ مَرْبُوْعَ قَدٍ لٰکِنْ یُطَاوِلُ جَارَہٗ درمیانہ قد تھا لیکن کسی قدر لمبائی کی طرف مائل تھے۔

رنگ:۔ اَزْھَرَ اللَّوْنِ سفید سرخی مائل۔

بدن کی ساخت:۔ لَیْسَ الْھُزَالُ وَلَا شَحْمٌ نہ دبلے پتلے نہ موٹے نیز گٹھا ہوا بدن تھا۔

سر مبارک:۔ عَظِیْمُ الْھَامَۃِ اعتدال کے ساتھ بڑا سر تھا۔

چہرۂ انور:۔ یَتَلَأْلَأُ وَجْھُہٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَفِیْہِ تَدْوِیْرٌ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا اور اس میں کسی قدر گولائی تھی۔

بال مبارک:۔ رَجِلَ الشَّعْرِ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ آپ ﷺ کے بال خم دار تھے نہ زیادہ گھنگریالے نہ بالکل سیدھے۔

دانت مبارک:۔ اَسْنَانُہٗ قَدِ انْفَرَجَ اِذَا تَکَلَّمَ رُؤِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ ثَنَایَاہٗ آپ کے دانت مبارک کسے کھلے تھے جب بات کرتے تو ایک نور سا دکھائی دیتا جو آپ کے دانتوں سے نکلتا تھا۔

پیشانی مبارک:۔ وَاسِعُ الْجَبِیْنِ کشادہ پیشانی والے تھے۔

ناک مبارک:۔ اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ لَہٗ نُوْرٌ یَعْلُوْہٗ آپ کی ناک بلندی مائل تھی اس پر ایک چمک اور نور تھا۔

آنکھیں مبارک:۔ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ خوب سیاہ۔

ابرو مبارک:۔ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ کَانَ حَوَاجِبُہٗ کَالْقَوْسِ ابرو خم دار باریک اور جدا جدا تھے۔

پلکیں مبارک:۔ اَھْدَبَ الْاَشْفَارِ لمبی لمبی پلکوں والے تھے۔

رخسار مبارک:۔ سَھْلَ الْخَدَّیْنِ نہ زیادہ ابھرے ہوئے نہ پچکے ہوئے۔

داڑھی مبارک:۔ کَثُّ اللِّحْیَۃِ گنجان داڑھی والے۔

گردن مبارک:۔ کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ ایسی خوب صورت اور باریک تھی جیسے مورتی کی گردن۔

کندھے اور سینہ مبارک:۔ اَلْمَنْکَبَانِ وَصَدْرُہٗ عَرِضَتْ بَیْنَ کَتِفِہٖ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ عَرِیْضُ الصَّدْرِ دونوں کندھے اور آپ کا سینہ چوڑا تھا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، آپ کا سینہ چوڑا تھا۔

بطن مبارک:۔ سَوَاءُ الْبَطْنِ ذُوْمَسْرِبَۃٍ سینہ اور پیٹ برابر تھا بالوں کی دھاری ناف تک تھی۔

ہاتھ کی کلائیاں:۔ طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنِ اَشْعَرُ الذِّرَاعَیْنِ؛ لمبے گٹوں والے فراخ ہتھیلوں والے۔

ہتھیلی مبارک:۔ رَحْبُ الرَّاحَۃِ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ: کشادہ ہتھیلیاں بھری ہوئی ہتھیلیاں۔

قدم مبارک:۔ شَثْنُ الْقَدَمَیْنِ قَدَمَاہُ وُسِعَا؛ قدم مبارک سخت کشادہ تھے۔

اعضاء کے جوڑ:۔ فَخْمُ الْکَرَادِیْسِ جَلِیْلُ الْمَشَاشِ؛ جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی تھیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور شمس و قمر سے بھی زیادہ حسین تھا

(۱) عن جابر بن سمرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَھُوَ اَحْسَنُ فِیْ عَیْنِیْ مِنَ الْقَمَرِ۔ (۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا ہوا تھا ادھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے چہرۂ انور) کی طرف دیکھنے لگا اور اُدھر (چاندنی رات کے چمکتے دمکتے) چاند کی طرف، پھر (ہوا یہ کہ) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور میری آنکھ میں اس (چمکتے دمکتے) چاند سے بھی کہیں زیادہ حسین تھا۔

(۲) عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ. قَالَ: قُلْتُ لِلرَّبِیْعِ: صِفِیْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَابُنَیَّ! لَوْ رَأَیْتَہٗ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً۔ (۲)

حضرت ابوعبیدہ کہتے ہیں میں نے ربیع (بنت معوذ) سے کہا کہ مجھے ذرا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تو بتاؤ، تو وہ کہنے لگیں: "میرے منے! اگر تم ان (کے چہرے) کو دیکھ لیتے تو تمہیں وہ

---

(۱) المستدرک للحاکم باسناد صحیح ۴/۲۰۶، رقم: ۷۳۸۳ (۲) شعب الایمان ۳/۱۷، رقم: ۱۳۵۴

ایسے لگتا کہ جیسے سورج (اپنی آب وتاب کے ساتھ) رونما ہو کر نکل چکا ہے۔"

③ عن أبي هريرة قال: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ جَبْهَتِهٖ۔ ①

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسن وجمال میں کسی چیز کو نہیں دیکھا آپ تو ایسے تھے کہ گویا سورج آپ کی پیشانی میں چل رہا ہو۔

④ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ ②

وَفِيْ رِوَايَةِ ابن حبان في صحيحه: مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُسْتَدِيْرِ۔ ③

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح حسین تھا اور ابن حبان کی روایت میں ہے، بلکہ سورج (کی طرح چمکدار) اور (چودہویں رات کے) گول چاند کی طرح (حسین) تھا"......اللہ اکبر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن وجمال (اشعار کی صورت میں)

شعر:

يَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرِ مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

"اے حسن والے اور انسانیت کے سردار، آپ کے منور چہرے سے چاند روشن ہوا، آپ کی تعریف ممکن نہیں جیسا کہ آپ کی تعریف کا حق ہے، مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ ہے۔"

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ ①

جہاں میں اُن سا چہرہ ہے نہ ہے خندہ جبیں کوئی
ابھی تک جن سکیں نہ عورتیں اُن سا حسیں کوئی

③ مسند احمد بن حنبل ۲/۳۵۰، رقم: ۸۵۸۸ ④ صحیح البخاری (۳/۱۳۰۴)، رقم (۳۳۵۹)
⑤ صحیح ابن حبان (۱۴/۲۰۶)، رقم (۶۲۹۷) ① دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (۱/۲)

نہیں رکھی ہے قدرت نے مرے آقا کمی تجھ میں
جو چاہا آپ نے مولیٰ وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْآفَاقِ شَمْسٌ شَمْسِيْ خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ
فَإِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَشَمْسِيْ طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ
اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَاتَغْرُبُ

ایک میرا سورج ہے ایک آسمان کا، میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے اس لیے کہ وہ سورج تو فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے پہلوں کے سورج تو غروب ہو گئے اور ہمارا سورج آسمانوں کی بلندی پر رہتا ہے کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حسنِ یوسفؑ پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حُبّ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَا رَاكِبًا قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًى وَاهْتِفْ بِقَاعِدِ خَيْفِهَا وَالنَّاهِضِ
سَحَرًا إِذَا فَاضَ الْحَجِيْجُ إِلَى مِنًى فَيْضًا كَمُلْتَطِمِ الْفُرَاتِ الْفَائِضِ
إِنْ كَانَ رَفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّيْ رَافِضِيْ
وَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْ
لِوَلَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ لَيْسَ بِنَاقِضِ ①

اے سوار منیٰ کی وادی محصب میں ذرا ٹھہر جا اور خیف بنی کنانہ میں ہر قاعد و قائم کو آواز دے سحری کے وقت جب کہ حاجی لوٹ رہے ہوں منیٰ کی طرف دریا فرات کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجوں کی طرح اگر آلِ محمد سے محبت کرنا رفض ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں اور انہیں بتا دے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اہل بیت کی محبت کے عہد کو توڑ نہیں سکتا۔

---

① ادب الخواص (۱۶/۱)

حب آل النبی (ذریعہ نجات)......

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آلُ النَّبِيِّ ذَرِيْعَتِيْ وَهُمُوْا اِلَيْهِ وَسِيْلَتِيْ
اَرْجُوْا بِهِمْ اُعْطٰى غَدًا بِيَدِيْ الْيَمِيْنِ صَحِيْفَتِيْ ①

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اولاد میری نجات کا ذریعہ ہیں اور انہی کو حق تعالیٰ کے حضور میں اپنا وسیلہ مانتا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ کل قیامت کے دن انہی کے وسیلہ سے مجھے میرا نامہ عمل داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

معجزات

۱) کھانے میں برکت:

عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى السَّمَاءِ. ②

حضرت ابن العلاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک پیالے سے صبح سے شام تک باری باری کھاتے رہے دس کھا کر اٹھتے اور مزید دس کھانے کو بیٹھ جاتے ہم نے عرض کیا کہ یہ کھانا بڑھتا کہاں سے تھا؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہو رہا ہے کھانا تو یہاں سے بڑھتا تھا اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

۲) بارش کا اترنا:

عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى

① دیوان الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (۱/۲۵) ② سنن النسائی (۴/۱۷۰)، سنن الترمذی (۵/۵۹۳)

عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعَشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامُ الْفَتْقِ ①

حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں شدید قحط پڑا اہل مدینہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قحط کی شکایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کی قبر مبارک پر جا کر قبر سے ایک سوراخ آسمان کی جانب یوں کھولو کہ اس سوراخ اور آسمان کے مابین کوئی آڑ چھت وغیرہ نہ ہو اہل مدینہ نے یوں ہی کیا تو بڑی زبردست بارش برسی حتی کہ سخت زمین نے بھی سبزہ اگایا اور اونٹ مویشی اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی کی زیادتی سے پھٹنے کو ہو گئے اور پھر اس سال کا نام بھی عام الفتق (یعنی کشادگی والا سال) رکھا گیا۔

۳) ستون حنانہ کا واقعہ:

چند صفحات قبل یہ واقعہ گزر چکا ہے۔

۴) گونگے لڑکے کا گواہی دینا:

چند اوراق پہلے اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

۵) اشجار کا گواہی دینا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ السَّمُرَةُ. فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللہِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا۔ ②

① سنن الدارمی (۱/۵۶)، رجالہ ثقات ② صحیح ابن حبان (۱۴/۴۳۴)، رقم (۶۵۰۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی سامنے آیا اور قریب ہوا آپ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ وحدہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو دیہاتی نے کہا آپ کی اس بات پر آپ کے حق ہونے میں آپ کا گواہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت! تو آپ نے اس درخت کو جو وادی کے پرلے کنارے پر لگا ہوا تھا اپنی جانب کو بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی اور اس درخت نے تین بار گواہی دی اس طرح جس طرح آپ نے مانگی اور پھر لوٹ کر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

٦) کھجور کے خوشہ کی گواہی:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ أَعْرَابِيٌّ۔ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کس نشانی سے آپ کو پہچان لوں کہ آپ واقعی نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اس میں کھجور کے درخت کی اس خوشہ دار ٹہنی کو بلاتا ہوں یہ آ کر گواہی دے گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں چنانچہ وہ ٹہنی درخت سے جدا ہو کر چلتی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آ گری پھر آپ نے اس سے فرمایا جا دوبارہ اپنی جگہ پر چلی جا تو وہ ٹہنی لوٹ گئی یہ معجزہ دیکھ کر دیہاتی بھی ایمان لے آیا۔

٧) بھیڑیئے کا عجیب واقعہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان: بھیڑیئے کا چرواہے کی بکری لے جانا۔ چرواہا نے بکری چھڑالی۔ بھیڑیئے نے ٹیلہ پر جا کر انسانی زبان میں کہا تو نے میرا رزق چھین لیا۔ چرواہے کا کہنا: یہ عجیب بات ہے۔ بھیڑیا بولا: زیادہ عجیب یہ ہے کہ ان کھجوروں کے درختوں میں دو پتھریلی زمینوں کے درمیان (مدینہ میں) ایک شخص تمہیں اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے اور تم

① سنن الترمذی (٥/ ٥٩٣) رقم (٣٦٢٨)

پھر بھی اسلام قبول نہیں کرتے۔ چرواہا یہودی - حاضرِ خدمت - بیانِ قصہ - سلمان ہو جانا۔ ①

۸) اشجار کا سلام کرنا:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ②

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ میں مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا ہم مکہ کی ایک جانب کو باہر نکلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا تو کہتا: السلام عليك يارسول الله۔

۹) براق کا پسینہ سے شرابور ہونا:

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَائِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقاً ③

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے براق سواری کو لایا گیا جس کو لگام لگی ہوئی اور زین چڑھی ہوئی تھی۔ تو براق شوخی (نخرے) کرنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوار کرنے پر بھی تو نخرے کر رہا ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ مکرم ہستی تجھ پر آج تک سوار نہیں ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سن کر براق پسینہ سے شرابور ہو گیا۔

۱۰) ٹہنی کا تلوار بننا:

اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ ذَهَبَ سَيْفُهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيْبًا مِّنْ نَخْلٍ فَرَجَعَ فِيْ يَدِ عَبْدِ اللهِ سَيْفًا ④

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی غزوۂ اُحد میں جب تلوار ٹوٹ گئی، یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

① شرح السنۃ للبغوی (۱۰۳۵) و دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۳۱)
② سنن الترمذی (۵/۵۹۳)، المستدرک للحاکم (۲/۶۷۷)
③ سنن الترمذی (۵/۳۰۱) و صحیح ابن حبان (۱/۲۳۳)
④ دلائل النبوۃ للبیہقی (۳/۲۷۳) رقم (۱۱۰۹)

پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی جوان کے ہاتھ میں جا کر تلوار بن گئی۔

۱۱) بوقت ولادت پورا گھر منور ہو گیا:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا شَهِدَتْ وِلَادَةَ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، ليلةً وَلَدَتْهُ قالت: فَمَا شَيْءٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا نُوْرٌ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتَّى إِنِّي لَأَقُوْلُ: لَيَقَعْنَ عَلَيَّ. ①

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت موجود تھیں، وہ کہتی ہیں: جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو پورا گھر منور ہو گیا، مجھے گھر میں ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا۔ میں ستاروں کو دیکھ رہی تھی وہ جھک کر اتنے قریب ہو چکے تھے کہ مجھے گمان ہونے لگا وہ کہیں ابھی میرے اوپر گر پڑیں گے۔

۱۲) ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا جڑ جانا:

ابورافع یہودی بدبخت سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا اور آپ ﷺ کو ایذا پہنچانے میں پیش پیش رہتا تھا۔ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ جب اس ملعون کو قتل کر کے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے تو اندھیرے کی وجہ سے نیچے گر گئے، نتیجتاً پنڈلی کی جگہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ تو جب یہ آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں یہ کارنامہ سرانجام دینے کے بعد حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کو پورا قصہ کہہ سنایا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اُبْسُطْ رِجْلَكَ"......(اپنی ٹانگ سیدھی پھیلاؤ)۔

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ.

پھر میں نے اپنی ٹانگ سیدھی پھیلا دی، سرکار ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہو گئی کہ گویا مجھے اس میں ٹوٹنا تو درکنار کبھی تکلیف ہی نہیں ہوئی۔ ①

---

① دلائل النبوۃ (۱/ ۳۸)، رقم (۲۹)　② صحیح البخاری (۴/ ۱۴۸۲)، رقم (۳۸۱۳)

۱۳) انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹنا:

عن جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قال:

عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْہِ رِکْوَۃٌ فَتَوَضَّأَ فَجَھَشَ النَّاسُ نَحْوَہُ فَقَالَ: "مَا لَکُمْ؟" قَالُوْا: لَیْسَ عِنْدَنَا مَا نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَیْنَ یَدَیْكَ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الرِّکْوَۃِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَثُوْرُ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قُلْتُ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ کُنَّا مِأَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشَرَۃَ مِائَۃً. ①

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیاس لگی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا ڈول تھا، آپ نے اس کے پانی سے وضو فرمایا، صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دکھی چہرے لے کر حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یارسول اللہ! ہم سب پیاسے ہیں اور) ہمارے پاس وضو اور پینے کے لئے صرف اتنا ہی پانی ہے جو آپ کے پاس (اس چھوٹے سے ڈول میں رکھا) ہے، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں ڈالا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ایسے پھوٹنے لگا جیسے چشمے بہہ رہے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پھر ہم سب نے اسی پانی سے وضو بھی کیا اور نوش بھی کیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ اس وقت کل کتنے افراد تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ڈیڑھ ہزار تھے اور اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا۔

۱۴۔۱۶) ایک ہی سفر میں تین معجزات:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ تَبَاعَدَ حَتّٰی لَا یَرَاہُ اَحَدٌ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بِفَلَاۃٍ مِّنَ الْاَرْضِ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ وَلَا شَجَرٌ فَقَالَ لِیْ: یَا جَابِرُ خُذِ الْاِدَوَاۃَ وَانْطَلِقْ بِنَا فَمَلَأْتُ الْاِدَوَاۃَ مَاءً فَانْطَلَقْنَا فَمَشَیْنَا حَتّٰی لَا نَکَادُ نُرٰی فَاِذَا شَجَرَتَانِ بَیْنَھُمَا اَذْرُعٌ فَقَالَ

---

① صحیح البخاری (۳/۱۳۱۰)، رقم (۳۳۸۳)

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاجَابِرُ اِنْطَلِقْ فَقُلْ لِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ: يَقُوْلُ لَكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْحَقِيْ بِصَاحِبَتِكِ حَتّٰى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا. فَفَعَلْتُ، فَرَجَعْتُ حَتّٰى لَحِقَتْ بِصَاحِبَتِهَا فَجَلَسَ خَلْفَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعْنَا فَرَكِبْنَا رَوَاحِلَنَا فَسِرْنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ يُظِلُّنَا فَإِذَا نَحْنُ بِإِمْرَأَةٍ قَدْ عَرَضَتْ لِرَسولِ الله صلى الله عليه وسلم مَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يارسولَ الله اِنَّ اِبْنِيْ هٰذا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يومٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا يَدَعُهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاوَلَهُ. فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمَةِ الرَّحْلِ. فقالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم "اِخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ أَنَا رَسُوْلُ اللهِ" قَالَ فأَعادَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم ذَالِك ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا فَكُنَّا بِذَالِك الْمَاءِ عَرَضَتْ لَنَا الْمرأةُ مَعَهَا كَبْشَانِ تَقُوْدُهُمَا وَالصَّبِيُّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم اِقْبَلْ مِنِّيْ هَدِيَّتِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَك بِالْحَقِّ إِنْ عادَ اِليه فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم "خُذُوْا أَحَدَهُمَا مِنْهَا وَرُدُّوْا الْاٰخَرَ" ثُمَّ سِرْنَا ورسولُ الله صلى الله عليه وسلم بَيْنَنَا فَجَاءَ جَمَلٌ نَادٍ فلَمَّا كَانَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَقَالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ صَاحِبُ هٰذَا الْجَمَلِ فَقَالَ فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ هو لَنا يا رسولَ الله. قال: "فَمَا شَأْنُهُ" قَالَ: سَنَوْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، فَلَمَّا كَبِرَتْ سِنُّه وَكَانَ عَلَيْهِ شَحِيْمَةٌ وَأَرَدْنَا نَحْرَهُ لِنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَتِنَا. فقالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم "تَبِيْعُوْنِيْهِ؟" قَالُوْا يَا رسولَ اللهِ. هُوَ لَكَ. قال: "فَأَحْسِنُوْا اِلَيْهِ حتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ" قَالُوْا يارسولَ الله. نَحْنُ أَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم "لَا يَنْبَغِيْ لِبَشَرٍ أن يَسْجُدَ لِبَشَرٍ ولَوْ كان ذَالِك كَانَ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ" ①

---

① ١:۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (٦/١٣٦) ، ورجالہ ثقات کما قال ابن کثیر فی البدایہ (٦/١٥٦) والصالحی الشامی فی سبل الہدی (٩/٥١١)

٢:۔ السیرۃ النبویہ لابن اسحاق (١/٩٧)

٣:۔ الاعتقاد للبیہقی (١/٣١٣) ، رقم (٢٨٣)

٤:۔ البدایہ والنہایہ (٦/١٥٥)

٥:۔ التمہید لابن عبد البر (١/٢٢٣)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو اتنا دور جاتے کہ کوئی ان کو دیکھ نہ پاتا تھا، پھر ہم نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا جہاں کوئی پہاڑ و درخت نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لو اور میرے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ کو پانی سے بھرا، پھر ہم چلے اور چلتے رہے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اتنے میں دو درخت نظر آئے۔ ان دونوں کے درمیان کچھ ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! جاؤ اور اس درخت کو کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ سکوں۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کہا اور واپس آ گئے اتنی دیر میں وہ درخت اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آڑ میں تشریف فرما ہو کر قضاء حاجت فرمائی۔ پھر ہم واپس لوٹے اور اپنی سواریوں پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے ہمیں ایسے محسوس ہوا کہ ہمارے اوپر پرندے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک عورت نظر آئی اس نے اپنے ساتھ بچہ اٹھایا ہوا تھا (قریب پہنچنے پر) اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے۔ ایک جن روزانہ تین مرتبہ اس میں ایسا تصرف کرتا ہے کہ اسے چھوڑتا ہی نہیں۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے اور اسے اپنے کجاوے کے درمیان لے لیا اور کہا "اے اللہ کے دشمن میری نظروں سے دور ہو جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ کہا اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔ پھر جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے قریب تھے کہ ایک عورت ہمارے پاس آئی اس کے پاس دو مینڈھے تھے جنہیں وہ آگے سے پکڑے ہوئے تھی اور اس نے ایک بچہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک لے لو اور دوسرا واپس کر دو پھر ہم چل پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے۔ کہ ایک اونٹ سر ہلاتا ہوا آیا جب وہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہمارا اونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: کہ ہم بیس سال سے اس کے ذریعے پانی لاتے رہے۔ جب یہ بوڑھا ہو گیا۔ اور اس پر چربی چڑھ گئی تو ہم نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تا کہ اس کا گوشت اپنے غلاموں میں بانٹیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اسے مجھے بیچتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو آپ کا

ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: موت تک اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: ہمیں جانوروں سے اس بات کا زیادہ حق حاصل ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتیں زیادہ حق دار ہیں کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

آپ ﷺ کی عظمت و مرتبہ

❶ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِنَّ اللهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ مِنْ اَجْلِكَ اَبْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاُمَوِّجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ ①

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے حضور اقدس ﷺ سے فرمایا اے میرے نبی! تیری ہی وجہ سے میں نے زمین کو ہموار بنا کر بچھایا ہے اور تیرے ہی واسطے سمندر کو موجیں عطا کی ہیں اور تیرے ہی واسطے آسمان کو بلند کیا ہے اور بدلہ دینے اور سزاء دینے کا نظام چلایا ہے۔

❷ قَالَ عُرْوَةُ ... اَيْ قَوْمِ !وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ. وَاللهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَايُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ اِنْ يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ. وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ. وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ. وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَايُحِدُّوْنَ النَّظَرَ اِلَيْهِ تَعْظِيْمًا لَهٗ. ②

حضرت عروہ ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ سے کہا اے میری قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں قیصر و کسریٰ و نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی (درباری) اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد کے ساتھی (صحابہ) ان کی تعظیم کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک ان کے صحابہ میں سے کسی ایک کی ہتھیلی پر پڑتا ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو صحابہ میں سے ہر ایک اس کی تعمیل کی کوشش کرتا ہے اور جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ ان کے وضو سے بچا ہوا پانی لینے پر لڑتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو صحابہ

---

① سبل الہدیٰ والرشاد (۱/۷۵) ② صحیح البخاری (۲/۹۷۴) رقم (۲۵۸۱)

اپنی آوازوں کو پست کر دیتے ہیں اور ان کی تعظیم کی وجہ سے کوئی ان کو گھور کر غور سے دیکھ نہیں سکتا۔

۳) بیت المقدس میں آپ ﷺ کی امامت کا مقصود:

وَالْغَرَضُ مِنْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ الْاِعْلَامُ بِعُلُوِّ مَقَامِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ①

"آپ ﷺ کی امامت میں نماز پڑھوانے کا مقصود آپ کی بلند مرتبت کا اظہار تھا۔"

۴) رحمت اللعالمین:

غزوہ احد میں مظالم کی تاب نہ لا کر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفار مشرکین پر لعنت کرنے کی درخواست کی، مگر ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔ ②

مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۵) طائف کا واقعہ:

ملک الجبال حاضر خدمت ہوا اور پوچھا اگر آپ اجازت دیں تو دونوں پہاڑوں (والطائف بینہما) کو ملا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

بَلْ اَرْجُوْ اَنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔ ③

نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا فرما دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔

۶) صفاتِ حمیدہ میں لوگوں سے بلند و برتر:

وَكَانَ رسول الله صلى الله عليه وسلم أَحْلَمَ النَّاسِ، وأَشْجَعَ النَّاسِ، وأَعْدَلَ النَاسِ، وأَعَفَّ النَّاسِ، لَمْ تَمَسَّ قَطُّ یَدُهٗ اِمْرَاَۃً لَا یَمْلِكُ رِقَّهَا أَو عِصْمَةَ نِكَاحِهَا أَو تَكُونُ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ وَكَان عليه الصلاة والسلام أَسْخَى النَاسِ لَا یَثْبُتُ عِنْدَهٗ دِینَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِن فَضَلَ وَلَمْ یَجِدْ مَنْ یُّعْطِیْهِ وَیَجُنُّهُ اللَّیْلُ لَمْ یَأْوِ مَنْزِلَهُ حَتّٰى یَتَبَرَّأَ مِنْهُ اِلٰى مَنْ یَحْتَاجُ اِلَیْهِ۔ ④

② السیرۃ الحلبیہ ۲/ ۸۳
③ صحیح مسلم (۸/ ۲۴)، رقم (۶۷۷۸)
③ صحیح البخاری (۳/ ۱۱۸۰)، رقم (۳۰۵۹)
④ جوامع السیرۃ (۱/۳۰)

حضور اکرم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار، بہادر، عادل اور پاک دامن تھے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ نے اپنی باندی، بیوی اور قریبی محرم عورتوں کے علاوہ کسی عورت کو نہیں چھوا۔ نیز آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے آپ کے پاس کوئی درھم ودینار ٹھہرتا نہیں تھا اگر کوئی درہم وغیرہ بچ بھی جاتا تھا اور آپ کو کوئی مستحق شخص نہ ملتا اسی حال میں رات ہو جاتی تو آپ ﷺ اس وقت تک گھر تشریف نہ لے جاتے جب تک اسے کسی ضرورت مند شخص کو دے کر اس سے سبکدوش نہ ہو جاتے۔

۷) آپ ﷺ کا پسینہ عطر سے بھی بڑھ کر:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّي بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ ①

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور (دوپہر کا) قیلولہ فرمایا دوران استراحت آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ صاحبہ ایک بوتل لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک سونت کر اکٹھا کرنے لگیں اتنے میں آپ ﷺ کو جاگ آگئی یہ دیکھ کر آپ نے ان سے دریافت فرمایا: "ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟" انہوں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گی تو وہ سب عطریات میں سے اچھی خوشبو بن جائے گی۔

(۸) ایک جگہ تحریر کیا ہے۔

فَمِنْ طِيْبِهٖ طَابَتْ لَهُ طُرُقَاتُهٗ ②

آپ کی خوشبو سے سب راستے خوشبودار ہو گئے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے   جس راہ چل دیئے کوچے بسا دیئے
ان کے نثار کوئی کیسے رنج میں ہو   جب یاد آگئے سب غم بھلا دیئے
جب آگئی جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے روتے ہنسا دیئے

① صحیح مسلم ۷ / ۸۱، رقم: ۶۲۰۱   ② سبل الہدیٰ والرشاد (۲ / ۸۷)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر انعام واجر

آیات:

❶ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (آل عمران)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کردیں گے اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے رحم فرمانے والے ہیں۔

❷ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔ (نساء)

آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرو۔

❸ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (نساء)

اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی چاہتے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے اور رحمت والا پاتے۔

❹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ (انفال)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو۔

❺ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (نور)

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور تقویٰ اختیار کریں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

❻ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ...وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ (نور)

آپ کہہ دیجئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اگر اطاعت کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

❼ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۸ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الی آخرہ — رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں اسے قبول کرو۔ (حشر) اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔

احادیث:

۱ عن ابی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَأْبٰى؛ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى. ①

آپ ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! انکار کرنے والے سے کون مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے انکار کیا۔

۲ حدیث مرفوع: مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ. ②

جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

معصیتِ رسول پر عتاب

آیات:

۱ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ. (نساء) — جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور ان کی حدود سے تجاوز کرے اللہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

۲ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ — اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو حق امر ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں

① صحیح البخاری ۶/۲۶۵۵، رقم: ۶۸۵۱

② ۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی (۲/۱۰۰)، رقم (۸۵۶) وان تفرد فی ھذا الاسناد مسلم الانصاری ولکن کان ثقہ

۲۔ سنن الترمذی (۵/۴۶)، رقم (۲۶۷۸)

الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا۔ (نساء)

کاراستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہو جائے گا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

③ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ (احزاب)

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ گمراہ ہو گیا کھلے طور پر۔

④ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ (حجرات)

اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد نہ ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا۔ (بقرہ)

اے ایمان والو تم "راعنا" نہ کہو بلکہ "انظرنا" کہو۔

احادیث:

① عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کیا صحابہ نے پوچھا انکار کون کرے گا یا رسول اللہ؟ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

② عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ [2]

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اپنی اولاد اور اپنے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

① صحیح البخاری ۶/۲۶۵۵، رقم: ۶۸۵۱
② صحیح مسلم (۱/۳۹)، رقم (۱۷۸)

۳ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔ [1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے موافق نہ جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

۴ اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَاتَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا یَعْنِیْ کَدُعَاءِ اَحَدِکُمْ اَخَاہُ بِاِسْمِہٖ وَلٰکِنْ عَظِّمُوْہُ وَوَقِّرُوْہُ قُوْلُوْا لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَیَانَبِیَّ اللّٰہِ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ (قَبْلَہٗ) یَامُحَمَّدُ یَااَبَاالْقَاسِمِ۔ [2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول لاتجعلوادعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضا کے بارے میں منقول ہے یعنی تم انہیں اپنے بھائی کو اس کے نام کے ساتھ پکارنے کی طرح نہ پکارو بلکہ تم تعظیما یہ کہو یارسول اللہ یانبی اللہ جب کہ صحابہ اس سے پہلے یامحمد اور یااباالقاسم کہا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان……میرا نبی سچا ہے

(قصہ بوڑھے محدث یحییٰ بن اکثم کا)

حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ نِ الْخَوَّاصِ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالَ رَاَیْتُ یَحْیَی بْنَ اَکْثَمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَہٗ مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ قَالَ اَوْقَفَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَقَالَ یَاشَیْخَ السُّوْءِ لَوْلَاشَیْبَتُکَ لَاَحْرَقْتُکَ بِالنَّارِ فَاَخَذَنِیْ مَایَاْخُذُ الْعَبْدَ بَیْنَ مَوْلَاہُ فَلَمَّا اَفَقْتُ قَالَھَا ثَانِیَۃً وَثَالِثَۃً فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ یَارَبِّ مَاھٰکَذَا حُدِّثْتُ عَنْکَ فَقَالَ مَاحُدِّثْتَ عَنِّیْ قُلْتُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَائِیْلَ عَنْکَ یَاعَظِیْمُ اِنَّکَ قُلْتَ مَاشَابَ لِیْ عَبْدٌ فِی الْاِسْلَامِ شَیْبَۃً اِلَّااسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ اَنْ اُعَذِّبَہٗ بِالنَّارِ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَ

۳ ۱۔ جامع العلوم والحکم (۱/۳۸۶) باسناد صحیح ۲۔ شرح السنۃ للبغوی (۱/۹۸)

① الخصائص الکبریٰ ۲/۲۸۳ طبع سعادہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَصَدَقَ مَعْمَرٌ وَصَدَقَ الزُّهْرِيُّ وَصَدَقَ اَنَسٌ وَصَدَقَ نَبِيُّ وَصَدَقَ جِبْرَائِيْلُ اَنَا قُلْتُ لَهُ اِنْطَلِقُوْا بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ۔ ①

مسلم بن خواص کو ایک نیک شخص نے بتایا کہ میں نے قاضی بن یحیٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا قاضی یحیٰ نے فرمایا کہ پروردگار نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ اے بدکردار بوڑھے میاں اگر تیرے بڑھاپے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تجھے جہنم میں جلاتا یہ سن کر مجھے اس حال نے لے لیا جو کسی غلام کو اس کے آقا کے سامنے لے لیتا ہے (چنانچہ میں بیہوش ہو گیا) پھر جب میں ٹھیک ہو گیا تو یہی ارشاد دوبارہ اور سہ بارہ فرمایا جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی اے میرے پروردگار یہ اس طرح کا معاملہ کیوں مجھے تو آپ کی طرف سے یہ حدیث بتائی گئی تھی اللہ پاک نے استفسارا فرمایا کہ تجھے کون سی بات میری طرف سے بتائی گئی تھی تو میں نے عرض کیا کہ مجھے عبدالرزاق نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا ہے: اے بزرگی والے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا کوئی بھی بندہ حالت اسلام میں بوڑھا یعنی سفید ریش نہیں ہوتا مگر مجھے اس سے حیا آتی ہے کہ میں اس کو آگ کے ذریعہ عذاب دوں۔ اللہ پاک نے فرمایا عبدالرزاق نے سچ کہا ہے میں نے یہ بات کہی ہے (لہٰذا اے فرشتو!) اس کو جنت میں لے جاؤ۔

صفات و مراتب

❶ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرًا اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی علیہ السلام خوشنما رنگ والے تھے آپ علیہ السلام کا مبارک پسینہ گویا موتی تھا جب چلتے تو آگے کو جھک کر چلتے میں نے کسی ریشم یا کسی ململ کے ایسے کپڑے کو نہ چھوا جو آپ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی مشک و عنبر ایسا نہیں سونگھا جو نبی علیہ السلام کے جسد اطہر کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

---

① ۱۔ المعجم للقضاعی (۱/۲۷۸)۔ ۲۔ تاریخ بغداد (۱۴/۲۰۳) ۳۔ تہذیب الکمال (۳۱/۲۲۲)

② صحیح مسلم (۷/۸۱)، رقم: (۶۲۰۰)

② عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً۔ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے بطور خاص پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ایک ماہ کی مدت کی دوری سے میرے رعب پڑ جانے کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور میرے لئے ساری دنیا (زمین) کو سجدہ گاہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا پس میری امت کے جس آدمی کو جدھر کہیں نماز کا وقت آجائے تو اسے وہیں پڑھ لینی چاہئے اور غنیمت کے ہر قسم کے مال میرے لئے حلال کر دیئے گئے میرے سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا اور مجھے شفاعت کرنے کا شرف عطاء کیا گیا ہے اور ہر نبی خاص اپنی ہی قوم کے لئے بھیجا جاتا اور میں تمام انسانیت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

③ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَکَاَنَّهٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ وَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ وَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا وَخَیْرُهُمْ بَیْتًا۔ ②

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور منظر ایسا تھا کہ) گویا نبی علیہ السلام نے (اپنی تکذیب کے متعلق) کوئی ناگوار بات سنی تھی چنانچہ نبی علیہ السلام نے منبر پر کھڑے ہو کر پوچھا میں کون ہوں؟ عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میرا نام محمد میں عبدالمطلب کا پوتا (مجازی بیٹا) ہوں بے شک اللہ پاک نے اپنی مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے مخلوق میں سے سب سے بہتر نوع (انسانیت) میں رکھا۔ پھر اس بہتر نوع

① صحیح البخاری (۱/۱۲۸)، رقم: (۳۲۸) ② سنن الترمذی ۵/۵۸۴۔ رقم: ۳۶۰۸

کو دو حصہ میں کر دیا تو مجھے دونوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا۔ (عرب میں) پھر ان (قریش کو) دو خاندانوں میں تقسیم کیا پس مجھے ان میں سے خاندان کے اعتبار سے بہتر خاندان (بنی ہاشم میں) رکھا چنانچہ میں ان (بنی ہاشم یا پورے عرب یا پوری انسانیت) میں سب سے بہتر ہوں اور بہترین خاندان والا ہوں۔

④ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ ①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو نبوت کب ملی ارشاد فرمایا میں تو اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام بھی روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے۔

⑤ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ ②

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا میں سردار ہوں گا۔ مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (اللہ کی عطاء ہے) لواء الحمد "اللہ کی تعریف کا جھنڈا" میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے اس دن کوئی نبی آدم علیہ السلام ہو یا کوئی اور نبی ہوں۔ سب کے سب میرے جھنڈے کے سائے تلے ہوں گے اور میں سب سے اوّل ہستی ہوں جس پر سے زمین پھٹے گی (قبر سے نکلوں گا) اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

⑥ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَاُكْسٰی حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذَالِكَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ۔ ③

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چنانچہ مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک لباس فاخرہ کا جوڑا زیب تن فرمایا جائے گا، پھر میں عرش عظیم کے دائیں

---

① سنن الترمذی (۵/۵۸۵)، رقم: (۳۶۰۹) باسناد صحیح ② سنن الترمذی (۵/۳۰۸)، رقم (۳۱۴۸)

① سنن الترمذی (۵/۵۸۵)، رقم (۳۶۱۱)

جانب کھڑا ہوں گا۔ مخلوق میں سے کوئی میرے علاوہ اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔

حضرت آدم وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت (ضمناً غریب مسلمانوں کی فضیلت)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْھُمْ سَمِعَھُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ قَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی کَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَرُوْحُہٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اَنَّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِكَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِكَ وَعِیْسٰی رُوْحُہٗ وَکَلِمَتُہٗ وَھُوَ کَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ۔ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت کدہ سے نکل کر تشریف لائے یہاں تک کہ جب ان کے بالکل قریب آ گئے تو ان کا سنا کہ وہ آپس میں کوئی تذکرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گہرا دوست بنایا ہے۔ دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی فرمائی اور ایک اور بولے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے کلمہ (امر کن سے پیدا شدہ ہے) اور ان کی روح ہے۔ کوئی اور بولے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا چھانٹ لیا تھا تو آقا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی تمہارے تعجب کو بھی سنا اس بات پر کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ کے دوست ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ

---

① مشکوٰۃ المصابیح (۳/۵۲۳) من الترمذی (۵/۵۸۷)

ہے اور واقعی وہ اللہ کے کلمہ (اور امر کن سے پیدا شدہ ہیں) غور سے سنو، میں اللہ کا محبوب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (کہ اتراؤں اللہ کی دین ہے) اور میں ہی قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والا ہوں۔ جب آدم علیہ السلام اور دیگر سب حضرات اس کے نیچے ہوں گے، اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے اور میں ہی سب سے اولین شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی اولین شخصیت ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی۔ قیامت کے دن ولا فخر۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے کواڑ کو حرکت دوں گا پس اللہ تعالیٰ جنت کے دروازوں (کواڑ) کو میرے لئے کھول دیں گے پس اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دیں گے میرے ساتھ مؤمن فقراء ہوں گے ولا فخر۔ اور میں اگلے پچھلے تمام لوگوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہوں ولا فخر۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آپ نے ہر نبی کو کوئی فضیلت بخشی اور مجھے......؟

یَارَبِّ! اِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا وَقَدْ كَرَّمْتَهٗ. جَعَلْتَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا وَمُوْسٰی كَلِیْمًا سَخَّرْتَ لِدَاوٗدَ الْجِبَالَ وَلِسُلَیْمَانَ الرِّیَاحَ وَالشَّیٰطِیْنَ وَاَحْیَیْتَ لِعِیْسٰی الْمَوْتٰی فَمَا جَعَلْتَ لِیْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتُكَ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَنِّیْ لَا اُذْكَرُ اِلَّا ذُكِرْتَ مَعِیْ. (1)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا اے باری تعالیٰ! تو نے مجھ سے پہلے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی فضیلت بخشی ہے، تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گہرا دوست بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونے والا اور داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو تابعدار بنایا حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں اور جنات کو ماتحت بنا دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر مردے زندہ کر دیئے۔ تو آپ نے میرے لئے کیا شرف رکھا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو سب سے بہتر اور اونچا شرف نہیں بخشا گیا ہے کہ میرا ذکر کہیں بھی ہو ساتھ تیرا ذکر کیا جائے گا۔

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا اور گھر والوں کا ہاتھ بٹانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(1) تفسیر ابن کثیر (۸/ ۴۳۰) فی اسنادہ غرابۃ ولکن لہ شاھد من طریق اخر

يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيُخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ②
كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے خود ہی گانٹھ لیا کرتے تھے اور کپڑے خود ہی سی لیتے تھے اور اپنے گھر کا کام کاج کر لیتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں خود کام کر لیتا ہے اور فرمایا آقا صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک انسان ہیں۔ اپنے کپڑوں پر سے (کسی اور کی گری ہوئی) جوئیں نکال لیتے۔ اپنی بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنا کام خود ہی کر لیتے تھے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ ①

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر کے کام کاج میں لگے رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ گھر والوں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے تھے پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

شبِ معراج کا مفصل واقعہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ وَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

① ا۔ صحیح ابن حبان (۱۴/۳۵۱)، رقم (۲۴۳۰) ۲۔ مصنف عبد الرزاق (۱۱/۲۶۰)، رقم (۲۰۴۹۲)
② ا۔ مسند احمد بن حنبل (۶/۲۵۶)، رقم (۲۶۲۳۷) ۲۔ مسند ابی یعلی (۸/۲۸۶)، رقم (۴۸۷۳)
③ صحیح البخاری (۱/۲۳۹)، رقم (۶۴۴)

وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ (وفی روایة) فَإِذَا فِيهَا ابْنَاءُ الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ فَأَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَتْنِي ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ۔

وَفِي رِوَايَةٍ :فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ عَزَّوَجَلَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلٰوةً ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان

① القصة معروفة معتمدة عليها، انظر لها الصحيحين والنسائی والاحاديث القدسية وغيرها

کرتے تھے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام اتر آئے اور میرے سینے کو کھولا پھر میرے دل کو آبِ زمزم سے دھویا پھر دین کی پوری سمجھ اور ایمان سے لباب بھرا ہوا ایک سونے کا طشت لائے اور وہ طشت میرے سینے میں انڈیل دیا پھر میرے سینے کو جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے لیکر پہلے آسمان پر چڑھے پھر جب میں پہلے آسمان پر آیا تو حضرت جبرائیل نے آسمان کے نگران فرشتے سے کہا کہ وہ دروازہ کھول دیں تو فرشتے نے پوچھا کہ کون ہے (کھلوانے والا) جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں جبریل ہوں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے فرمایا ہاں میرے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں فرشتے نے پوچھا کیا ان کے پاس بلاوہ بھیجا گیا ہے؟ (یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے: کیا یہ رسول ہیں) پھر جبرئیل نے فرمایا، ہاں! پھر جب فرشتے سے دروازہ کھلوایا گیا تو ہم آسمان دنیا سے اوپر چلے گئے میں نے اچانک ایک منظر دیکھا کہ ایک شخص تشریف رکھتے ہیں ان کے دائیں طرف کچھ لوگوں کی جماعتیں ہیں اور ان کے بائیں طرف بھی کچھ لوگوں کی جماعتیں تھی تو اس صاحب نے کہا کہ نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو تو میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے۔ تو جبرئیل نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہے پھر جبرئیل دوسرے آسمان کے دروازے تک چڑھے اس داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھول اس داروغہ نے بھی پہلے فرشتے کی طرح بات کی پھر دروازہ کھول دیا گیا تو اس دوسرے آسمان پر دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی موجود تھے پھر مجھے تیسرے آسمان پر چڑھایا گیا تو اس میں یوسف علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے چوتھے آسمان پر چڑھایا گیا تو دیکھا کہ ادھر حضرت ھارون علیہ السلام تشریف فرما تھے پھر مجھے پانچویں آسمان پر چڑھایا گیا تو اس میں حضرت ادریس علیہ السلام تھے پھر چھٹے آسمان پر چڑھایا گیا تو میں نے دیکھا ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف رکھتے تھے پھر مجھے ساتویں آسمان پر چڑھایا گیا تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے ساتویں آسمان سے اوپر لے جایا گیا، ہم سدرۃ المنتہیٰ پہنچے تو مجھے ابر نما چیز نے ڈھانپ لیا تو میں سجدے میں گر پڑا۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ زمین آسمان کی پیدائش کے دن سے میں نے آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی

ہیں۔ چنانچہ آپ اور آپ کی امت ان نمازوں کو قائم کریں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کی اُمت پر کیا فرض فرمایا میں نے کہا پچاس نمازیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور نمازوں میں کمی کا مطالبہ کریں کیونکہ آپ کی امت یہ نہیں پڑھ سکے گی۔ اس لئے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ گیا اور عرض کیا اے میرے رب میری امت پر کمی کر دیجئے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں ہٹادیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکتی آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں اور کمی کی درخواست کریں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آنا جانا رہا یہاں تک کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے محمد فرض تو پانچ نمازیں ہیں اور روزانہ کی نماز پر اجر دس گناہ ہے۔ پس درجہ میں یہ پچاس نمازیں ہوئیں۔

قبل از ولادت آثارِ عظمت

عن العرباض بن سارية السلمي قال: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وأن آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ ①

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "میں اللہ تعالی کے ہاں اول کتاب میں بھی خاتم النبیین تھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام اپنے گارے کی مٹی میں تھے۔ اور میں تمہیں اس کا مطلب بتاتا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری اور میری ماں کا وہ خواب ہے جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایسا نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

① المستدرك للحاكم (٢/٦٥٦)، رقم (٤١٧٥)، وقال الذهبي في التلخيص: صحيح

بوقتِ ولادت عجیب انکشافات ☆

۱) قصہ ایک یہودی کا (شرق وغرب میں سرکار ﷺ کا چرچا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَهُودِيٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ يَتَّجِرُ بِهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ وُلِدَ فِيكُمُ اللَّيْلَةَ مَوْلُودٌ: فَقَالُوا وَاللهِ مَا نَعْلَمُهُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ أَمَّا إِذَا أَخْطَأَكُمْ فَلَا بَأْسَ فَانْظُرُوا وَاحْفَظُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْأَخِيرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ فِيهَا شَعَرَاتٌ مُتَوَاتِرَاتٌ كَأَنَّهُنَّ عُرْفُ فَرَسٍ لَا يَرْضَعُ لَيْلَتَيْنِ وَذَالِكَ أَنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ أَدْخَلَ أُصْبُعَيْهِ فِي فَمِهِ فَمَنَعَهُ الرَّضَاعَ فَتَصَدَّعَ الْقَوْمُ مِنْ مَجْلِسِهِمْ وَهُمْ مُتَعَجِّبُونَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيثِهِ فَلَمَّا صَارُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ أَخْبَرَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَهْلَهُ فَقَالُوا قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوْهُ مُحَمَّدًا فَالْتَقَى الْقَوْمُ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتُمْ حَدِيثَ الْيَهُودِيِّ وَهَلْ بَلَغَكُمْ مَوْلِدُ هٰذَا الْغُلَامِ؟ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى جَاءُوا الْيَهُودِيَّ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ قَالَ: فَاذْهَبُوا مَعِي حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَخَرَجُوا بِهِ حَتّٰى أَدْخَلُوهُ عَلٰى آمِنَةَ فَقَالَ: أَخْرِجِي إِلَيْنَا فَأَخْرَجَتْهُ وَكَشَفُوا لَهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَأَى تِلْكَ الشَّامَةَ فَوَقَعَ الْيَهُودِيُّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالُوا وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ قَالَ: ذَهَبَتْ وَاللهِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرِحْتُمْ بِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَا وَاللهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ ①

ترجمہ: ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مکہ میں ایک یہودی تجارت کیا کرتا تھا۔ پھر جب وہ رات آئی جس میں آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو وہ قریش کی ایک مجلس میں گیا اور اعلان

☆ کتب سیر وتاریخ میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے متعلق کئی روایات نقل کی ہیں جو بظاہر بہت دلچسپ اور فرحت قلوب کا سبب ہیں مگر اسنادی حیثیت سے وہ بہت کمزور ہیں کما وقع فی بعض المواضع فی الدلائل للاصبهانی و تاریخ الامم للطبری والتاریخ لابن عساکر وغیرها لهذا قبل از نقل وبیان، ایسے واقعات کی تحقیق لازمی ہے۔

① المستدرک (۲/۶۵۷)، رقم (۴۱۷۷) هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه

کیا" اے قریشیو! کیا اس رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: واللہ! ہمیں پتہ نہیں ہے۔ تو یہودی نے کہا اگر اس جواب میں تم سے غلطی ہوگئی ہے تو کوئی بات نہیں۔ دیکھو جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد کرلو۔ اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہو چکا ہے، جس کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس میں تھوڑے تھوڑے بال ہیں جیسے گھوڑے کی گردن پر (خوبصورت) بال ہوتے ہیں۔ وہ دو راتیں دودھ نہ پیئے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک طاقتور جن نے اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال کر اسے دودھ پینے سے روک دیا ہے۔ (یہ سن کر) اہل مجلس میں اختلاف وانتشار پیدا ہوگیا۔ اس کی باتوں نے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا۔ پھر جب لوگ گھروں کو لوٹ چکے تو ہر کسی نے اپنے گھر والوں کو یہ بات بتائی۔ پھر (تحقیق کے بعد) لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں ایک بچہ کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس کا نام انہوں نے محمد رکھا ہے۔ پھر قوم والے ایک دوسرے سے ملے اور کہنے لگے کیا تم نے یہودی کی بات سنی تھی اور تمہیں اس بچے کی پیدائش کا پتہ چلا؟ پھر وہ چلتے چلتے اس یہودی کے پاس آگئے اور اسے بتایا۔ یہودی نے کہا میرے ساتھ چلو تا کہ میں بھی دیکھوں۔ چنانچہ لوگ اسے وہاں سے حضرت آمنہ کے پاس لے آئے۔ یہودی نے کہا کہ بچے کو میرے پاس لاؤ۔ تو جناب آمنہ نے بچہ ان کے سامنے کیا جب لوگوں نے پیٹھ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس علامت پر نظر پڑی تو یہودی بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اسے ہوش آیا تو لوگ کہنے لگے، تمہارا ناس ہو تمہیں کیا ہو گیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم بنی اسرائیل میں نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اے قریشیو! تم خوشیاں مناؤ۔ اللہ کی قسم تمہیں اتنا غلبہ و اقتدار حاصل ہوگا جس کا چرچا مشرق و مغرب میں عام ہو جائے گا۔

۲۔ ناف بریدہ وختنہ کردہ:

قد تواترت الاخبار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وُلِدَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا۔ ①

ترجمہ:۔ اس بارے میں احادیث تواتر کو پہنچ گئی ہیں کہ آپ پیدائشی طور پر ختنہ شدہ تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی۔

① المستدرک للحاکم (۲/۶۵۷) اس روایت کی اسنادی حیثیت متعین کرنے میں نقاد کا اختلاف وارد ہوا ہے، حق بات یہ ہے کہ اسناداً یہ روایت صالح للاحتجاج والاستدلال ہے اور علامہ ذہبی کا تلخیص میں اس پر تعقب تشدد پر مبنی ہے اگرچہ حاکم کا اسکو تواتر سے تعبیر کرنا بھی تساہل ہے الاان یراد بالتواتر الاشتہار تاہم ابن صلاح نے تو صراحۃ یہاں تک لکھا ہے کہ اس مستدرک کی کوئی روایت حسن درجہ سے کم نہیں ہے۔

۳۔ آلائشوں سے پاک، صاف ستھری ولادت

رُوِیَ عَنْ اُمِّہٖ آمِنَۃَ أَنَّھَا قَالَتْ وَلَدْتُّہٗ نَظِیْفًا مَا بِہٖ قَذَرٌ۔ ①

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کی والدہ جناب آمنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ" میں نے حضور کو ہر قسم کی نجاست وآلائش سے پاک جنا۔

۴۔ سارا گھر نور سے منور، ستاروں کا سلام عظمت:

عن عُثمانَ بنِ اَبِی العَاصِ. قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّھَا شَھِدَتْ وِلَادَۃَ آمِنَۃَ بِنْتِ وَھْبٍ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلَۃَ وَلَدَتْہُ قالت - فَمَا شَیْئٌ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فِی الْبَیْتِ اِلَّا نُوْرٌ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ لَیَقَعْنَ عَلَیَّ۔ ②

ترجمہ:۔ حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری ماں نے یہ بات بتائی کہ وہ اس رات موجود تھیں جب جناب آمنہ بنت وہب نے آپ ﷺ کو جنا۔ اس وقت گھر کی ایک ایک چیز نور سے منور ہو چکی تھی۔ اور میں نے ستاروں کی طرف نظر دوڑائی تو وہ اتنے قریب آچکے تھے کہ مجھے ڈر ہونے لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

ترکِ سنت کی سزا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی میں لکھا ہے:

مَنْ تَھَاوَنَ بِالْآدَابِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ السُّنَّۃِ

جو آداب اور مستحبات کی رعایت میں کمی کرے گا تو اس کو سنت سے محروم ہونے کی سزا ملے گی۔

وَمَنْ تَھَاوَنَ بِالسُّنَّۃِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْفَرَائِضِ

جو سنت میں سستی کرے گا تو اس کو فرائض سے محرومی کی سزا ملتی ہے۔

وَمَنْ تَھَاوَنَ بِالْفَرَائِضِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْمَعْرِفَۃِ

اور جو فرائض میں سستی کرے گا تو اس کو معرفت خداوندی سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

---

① الشفا للقاضی عیاض (۲/۶۶) ② دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸)

عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو حضور علیہ السلام کے اوصاف بتانا اور تعریف کرنا

عَنْ مُقَاتِلَ بن حیان قَالَ اَوْحَی اللهُ اِلٰی عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ... فَبَیِّنْ لِاَهْلِ سُوْرَانَ اِنِّیْ اَنَا الْحَقُّ الْقَائِمُ الَّذِیْ لَا اَزُوْلُ صَدِّقُوْا بِالنَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ صَاحِبِ الْجَمَلِ وَالْمِدْرَعَةِ وَالْعِمَامَةِ وَالنَّعْلَیْنِ وَالْهِرَاوَةِ الْجَعْدِ الرَّأْسِ الصَّلْتِ الْجَبِیْنِ الْمَقْرُوْنِ الْحَاجِبَیْنِ الْاَدْعَجِ الْعَیْنَیْنِ الْاَقْنٰی الْاَنْفِ الْوَاضِحِ الْخَدَّیْنِ الْکَثِّ اللِّحْیَةِ عِرْقُهٗ فِیْ وَجْهِهٖ کَاللُّؤْلُؤِ رِیْحُهُ الْمِسْكُ یَنْفُحُ مِنْهُ کَاَنَّ عُنُقَهٗ اِبْرِیْقُ فِضَّةٍ وَکَاَنَّ الذَّهَبَ یَجْرِیْ تَرَاقِیْهِ لَهٗ شَعَرَاتٌ مِنْ لَبَّتِهٖ اِلٰی سُرَّتِهٖ تَجْرِیْ کَالْقَضِیْبِ لَیْسَ عَلٰی صَدْرِهٖ وَلَا بَطْنِهٖ شَعْرٌ غَیْرُهٗ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمِ اِذَا جَامَعَ النَّاسَ غَمَرَهُمْ وَاِذَا مَشٰی کَاَنَّمَا یَنْقَلِعُ مِنَ الصَّخْرِ وَیَنْحَدِرُ فِیْ صَبَبٍ ذُوْ النَّسْلِ الْقَلِیْلِ۔ ①

حضرت یعقوب بن سفیان سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آپ اھل سوران کو واضح بتا دیجئے کہ بلاشبہ میں حق ذات ہوں برتر ہوں میں نے کبھی فنا نہیں ہونا تم اس نبی عربی کو سچا سمجھو، جو اونٹ پر سوار ہونے والے، کوٹ کو استعمال فرمانے والے، پگڑی والے اور جوتے پہننے والے، عصا ساتھ رکھنے والے، سر کے گھنگریالے بال، سخت کشادہ ماتھا، دونوں ابرویں ملی ہوئی ہونگی۔ بڑی اور بہت سیاہ آنکھوں والے ہیں، جن کی ناک کا بانسہ درمیان سے اٹھا ہوا ہوگا اور نتھنے زیادہ کھلے نہیں ہوں گے، صاف روشن رخسار والے، گھنی داڑھی والے ہیں۔ ان کے چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح لگیں گے ان کی مہک مشک والی ہے جو ان سے مہکتی ہوگی ان کی گردن گویا کہ چاندی کی صراحی ہے اور ان کی ہنسلی کی ہڈی پر گویا سونا بہہ رہا ہے، ان کے سینے سے لے کر ناف تک کچھ ہلکے سے بال ایسے خط کشیدہ گویا کہ کوئی شاخ / چھڑی ہیں ان کے سینے اور پیٹ مبارک پر اس کے سوا کوئی بال نہیں ہیں ہتھیلی اور قدم مبارک پُر گوشت ہیں جب لوگوں کے ساتھ مل جل کر چلتے تھے تو اپنے رعب کی وجہ سے لوگوں پر چھائے رہتے ہیں جب چلتے تھے تو

① البدایہ النھایہ (٦/٧٠) نقلاً من دلائل النبوۃ للبیہقی (١/٣٨١)

گویا کہ چٹان پر سے قدم اکھاڑ اکھاڑ کر رکھے جا رہے ہیں اور آگے کو جھک کر چل رہے ہوں۔ اور ڈھلوان کی طرف اتر رہے ہیں آپ ﷺ کی اولاد بہت کم ہوگی۔

ملک الموت نبی ﷺ کے در پر

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ! قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ وَتَشْرِيْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْئَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَائِيْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَائِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمُ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ. وَجَاءَ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ عِزْرَائِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ ثُمَّ قَالَ جِبْرَائِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ اِئْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ قَالَ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرِئِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ

الْبَيْتِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ. فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا؟......هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ①

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کیا میں تم کو اللہ کے رسول اللہ علیہ السلام کی حدیث نہ سناؤں تو اس نے عرض کیا ضرور آپ ہمیں ابوالقاسم علیہ السلام کی حدیث سنادیں پھر فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی تو آپ علیہ السلام کی خدمت میں جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد علیہ السلام یقیناً اللہ تعالی نے مجھے آپ کی خدمت میں خاص طور پر بھیجا ہے اور آپ کی عزت افزائی کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے آپ کی صحت کے بارے میں حال احوال پوچھوں۔ جس کو اللہ تعالی آپ سے بہتر جانتے ہیں آپ کا کیا حال ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تو بہت غمزدہ اور دردمند ہوں۔ پھر جبرائیل دوسرے دن خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہی سب کچھ کہا جو پہلے دن کہا تھا اور حضور علیہ السلام نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا اسی طرح تیسرے دن بھی اسی طرح سلام وکلام ہوا اور ساتھ ہی ایک فرشتہ آیا جس کو عزرائیل کہا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے ایسے تھے کہ جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک لاکھ فرشتے تھے اس نے حضور علیہ السلام سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کے بارے میں پوچھا پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ روح کو قبض کرنے والا فرشتہ ہے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے حالانکہ اس نے آپ سے پہلے اولاد آدم میں سے کسی سے اجازت نہیں لی ہے۔ اور نہ ہی آپ کے بعد کسی سے لیں گے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اجازت ہے تو انہوں نے اجازت دیدی اس فرشتے نے آکر سلام کیا پھر عرض کیا اے محمد! بے شک اللہ تعالی نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اب اگر آپ اجازت دیں تو میں روح مبارک قبض کروں اور اگر آپ نہ چاہیں تو چھوڑ دوں فرمایا کیا تو ایسا کرسکتا ہے عرض کیا جی ہاں اسی طرح مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس معاملے میں

① اتحاف الخيرة المهرة (۲/۵۲۵_۵۲۶) ورجاله ثقات وكذا في دلائل النبوة للبيهقي (۸/۲۳۱) رقم (۳۲۵۰) والسيرة النبوية لابن كثير (۴/۵۴۹) وسلوة الكئيب بوفاة الحبيب ﷺ (۱/۱۶) واللفظ للبيهقي

آپ کی اطاعت کروں، اس کے بعد حضور علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرائیل نے عرض کی اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں تو پھر حضور علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا پھر تو وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام کی روح مبارک قبض کر لی گئی جس وقت رسول علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تسلی دینے کی آواز آئی تو صحابہ نے گھر کے ایک کونے سے ایک سنی: اے گھر والو! تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور رحمت ہو اور برکت ہو بے شک اللہ ہی کے لئے ہے ہر مصیبت میں صبر کرنا اور ہر جانے والا اپنا خلیفہ چھوڑ جاتا ہے اور ہر فوت شدہ چیز کا ادراک ہو سکتا ہے پس تم اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، مصیبت زدہ وہ ہے جس کو ثواب سے محروم رکھا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو وہ کون تھے؟ وہ خضر علیہ السلام تھے!!

انتقالِ پُرملال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى/ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ. ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ اللہ پاک کے مجھ پر خصوصی احسانات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے انتقال فرمایا میرے حجرے میں، اور میری باری کے دن اور میرے حلق اور میرے سینے کے درمیان، اور بے شک اللہ پاک نے بوقت وصال میرے اور ان کے لعاب کو آپس میں جمع کر دیا (تفصیل یہ ہے) کہ میرے پاس

① صحیح البخاری (۴/۱۶۱۶)، رقم (۴۱۸۴)

عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے ہوئے تھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو دیکھ رہے ہیں، تو میں سمجھ گئی۔ کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کے لئے مسواک لے لوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ سر اشارہ کیا کہ ہاں تو میں نے مسواک کو نرم کیا پھر آپ نے مسواک کو دانتوں پر پھیرا۔ اور آپ کے سامنے پانی کا چھوٹا برتن (چھاگل) رکھا تھا اس میں پانی تھا تو نبی علیہ السلام اپنے ہاتھ پانی میں ڈبوتے اور دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرتے اور یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے بے شک حالت مرگ میں کئی سختیاں آتی ہیں پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اُٹھایا اور فرمانے لگے۔ اونچے درجے کے رفیق کے پڑوس میں/اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں حتی کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جھک گیا۔

حضور علیہ السلام کی وفات پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدتِ غم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَیْسَ عَلٰی اَبِیْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْهُ یَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ یَا اَبَتَاهُ. مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ یَا اَبَتَاهُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ یَا اَنَسُ! اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے تو آپ پر شدت درد چھانے لگی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ہائے میرے والد بزرگوار کی تکلیف تو ان سے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے بعد تمہارے ابا پر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ پھر جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو چکا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ اے میرے ابا جنہوں نے اپنے رب کے بلاوے پر لبیک کہا۔ جن کا جنت الفردوس ٹھکانہ ہے۔ اے میرے پدر بزرگوار ہم جبرائیل کو آپ کی خبر موت دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے انس کیا تمہارے جیوں نے گوارہ کر لیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دو۔

---

① المرجع السابق (۴/۱۹۱۹)۔ رقم (۳۱۹۳)

اشعار:

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَتَ اَحْمَد
اَنْ لَایَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

ترجمہ: کوئی حرج نہیں اس شخص پر جس نے احمد ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو سونگھ لی کہ وہ زمانہ بھر تک کوئی خوشبو نہ سونگھے۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْاَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ لَیَالِیَا ①

مجھ پہ وہ مصائب پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو وہ سیاہ راتیں ہو جاتیں۔

اِذَااشْتَدَّ شَوْقِیْ زُرْتُ قَبْرَكَ بَاكِیًا، الخ

یہ اشعار پہلے گزر چکے ہیں۔

حضرت انس وغیرہ کا غم:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ (رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ اَیْدِیْنَا التُّرَابَ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ حَتّٰی اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا ②

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ دن ہوا کہ جس میں آقا علیہ السلام انتقال فرما گئے تو اس دن ہر چیز اس حادثہ کی وجہ سے سیاہ تاریک ہو گئی۔ اور ہم نے ابھی اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی حالانکہ ہم آپ کی تدفین میں مشغول ہی تھے کہ اپنے دلوں میں فرق پایا/ بدلہ ہوا پایا۔

روضۂ اقدس پر فرشتوں کا نزول:

عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَامِنْ یَوْمٍ یَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

---

① مرقاۃ المفاتیح (۱۷/۲۴۳)　② مسند ابی یعلی (۶/۵۱) رقم (۳۲۹۶) واسنادہ صحیح

حَتّٰی اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَاانْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ یَزِفُّوْنَهُ۔ ①

عیبہ بن وھب سے روایت ہے حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے لگے۔ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر طلوع ہونے والے دن ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے روضہ اقدس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پر مارتے ہیں اور آپ علیہ السلام کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں پھر شام ہو جاتی ہے تو آسمانوں کو واپس چلے جاتے ہیں اور اتنے اور اترتے ہیں پھر وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں (یہ ہوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ جب نبی علیہ السلام پر سے زمین پھٹ پڑے گی۔ (قبر مبارک کھلے گی) تو نبی علیہ السلام ستر ہزار ملائکہ کے جلو (معیت) میں نکل چلیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا مجمل خاکہ

① آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری ماہ صفر کے آخر میں ۲۹ صفر کو شروع ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ دن (۱۳) بیمار رہے لیکن اشتداد مرض کا وہ زمانہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلنا بند ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں رہے ۷ دن ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں سوموار کو آئے اور دوسرے سوموار کو انتقال فرمایا۔

② **ابتداء مرض:** دردِ سر سے ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع سے ایک صحابی کے جنازے سے فارغ ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے اور فرمایا (بَلْ اَنَا وَارَأْسَاهُ) یعنی عائشہ میرے سر میں شدید درد ہے۔

③ **شدت مرض:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مرض بڑھ کر شدید بخار کی شکل اختیار کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے مخضب (بڑا ٹب) میں بٹھا کر مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ آپ شدت بخار میں قطیفہ (بہت موٹی چادر) اوڑھے ہوئے تھے۔ ہاتھ رکھنے پر بخار کی شدت اس چادر کے اوپر سے محسوس ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا بخار تمہارے دو شخصوں کے بخار کے برابر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پانی میں ہاتھ ڈالتے۔ پھر منہ

---

① سنن الدارمی (۱/ ۵۷)، رقم (۹۳)

پر ملتے اور کہتے تھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ (سختیاں)

شہادت:

آپ ﷺ نے فرمایا میں نے خیبر میں جو (زہر ملا) کھانا کھایا تھا اس کی تکلیف ہمیشہ محسوس کرتا ہوں مگر اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری رگ "اَبْهَرِی" (قلب سے متصل رگ جس کے انقطاع پر موت واقع ہو جاتی ہے) منقطع ہو گئی ہے اس وجہ سے حضرت ابن مسعود وغیرہ سمجھتے تھے کہ حضور ﷺ شہید فوت ہوئے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت:

آپ رضی اللہ عنہ کا سترہ وقت کا امامت کرنے کا قول صحیح نہیں ہے بلکہ اکیس مرتبہ امامت کی ہے۔ بدھ کے دن عشاء کی نماز سے لے کر سوموار کی صبح تک۔ جمعرات کی ظہر کو چھوڑ کر اکیس نمازیں ہوتی ہیں۔

رحلت:

۱۲ ربیع الاول بروز سوموار کی صبح سورج ڈھلتے ہی (دھوپ کی تیزی کے وقت) آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔

غسل:

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے کہ غسل کے وقت صحابہ کو تردد ہوا کہ کپڑے اتار کر غسل دیا جائے یا انہی پہنے ہوئے کپڑوں میں۔ وہاں موجود سب لوگوں پر اتنے میں نیند کا غلبہ ہوا اسی حالت میں سب نے ایک آواز سنی کہ حضور ﷺ کو کپڑوں کے ساتھ غسل دو لہٰذا آپ کو غسل دیا گیا اس حال میں کہ آپ قمیص پہنے ہوئے تھے۔

غسل دینے والے حضرات:

1. حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔
2. حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کروٹ بدلنے میں مدد دیتے تھے۔
3. حضرت قثم بن عباس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور شقران مولی رسول ﷺ پانی دیتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے آنکھوں پر پٹیاں باندھ رکھی تھیں تاکہ کھلے ہوئے جسد اطہر پر نظر نہ ٹھہر جائے۔

تکفین:

آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں قمیص وعمامہ نہ تھا۔ (ایک روایت میں قمیص بھی ہے)۔

نماز جنازہ:

منگل کے روز جب لوگ تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے تو آپ کو ایک تخت پر گھر میں ہی رکھا، پھر جماعتیں یکے بعد دیگرے جاتی گئیں اور نماز پڑھتے گئے۔ مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں گئیں عورتوں کے بعد لڑکے گئے لیکن آپ کے جنازہ میں بالاتفاق کسی نے امامت نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ تمہارے امام تھے اور اب بھی وہی امام ہیں۔

نماز جنازہ کا طریقہ:

لوگ جاتے تھے اور الگ الگ تکبیر کہہ کر دعا پڑھتے پھر واپس آجاتے۔

تدفین:

اختلاف ہوا کہ دفن کہاں کیا جائے بعض نے کہا کہ منبر کے پاس بعض نے کہا بقیع میں۔ صدیق اکبر نے فرمایا میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے نبی کا جہاں انتقال ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔

قبر مبارک:

حضور ﷺ کے لئے لحد والی قبر بنائی گئی جسے ابوطلحہ زید بن سہیل انصاری نے کھودا اور آپ کو قبر میں عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہ نے داخل کیا آپ کی قبر میں نو اینٹیں بچھائی گئی۔ آپ ﷺ کو منگل اور بدھ کے درمیان والی رات دفن کیا گیا۔ ①

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی ومدنی زندگی کا مجمل خاکہ ☆

مکی زندگی

۱ نبوی ① سورہ اقراء کی ابتدائی ایات کا نزول (اقراء باسم...)

② آپ ﷺ جبل حراء اور مکہ کے درمیان تھے، جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی ملکوتی شکل میں فضاء

---

① ماخوذ از اصح السیر ☆ ماخوذ از "عہد نبوت کے ماہ وسال" مصنفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

کے اندر معلق کرسی پر بیٹھے نظر آئے، آپ ﷺ پر رعب و ہیبت کی وجہ سے کپکپی طاری ہوگئی۔ گھر واپسی کی اور حضرت خدیجہ سے فرمایا دثرونی، دثرونی آپ ﷺ نے فرمایا کپڑا اوڑھا دو۔ کپڑا اوڑھا طبیعت میں سکون ہو گیا۔ سورہ مدثر کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ (یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ. وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے خدیجہ!

اِطْوِیْ الْفِرَاشُ لَا رَاحَةَ لِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ او کما قال علیہ السلام

ترجمہ: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا بسترہ لپیٹ دو آج کے بعد آرام کے دن نہ رہے۔

اسلام لانے والے اس سال مندرجہ ذیل ہیں:

1. حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
2. حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
3. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس سال حضرت عثمان، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔
4. حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ
5. حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کا نام جندب بن عبادہ تھا۔
6. حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا
7. حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
8. حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ
9. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
10. حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ

۲ نبوی: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۳ نبوی: آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ (حجر ۹۴) نازل ہوئی۔ اس سے پہلے دعوت خفیہ دیتے تھے۔

۴ نبوی: آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (شعراء ۲۱۴) نازل ہوئی۔ اس آیت کے بعد آپ نے رشتہ داروں کو صفا پر چڑھ کر یعنی قبائل قریش کو ایک ایک قبیلہ کا نام لیکر دعوت دی۔ اس پر ابولہب نے کہا تَبًّا لَكَ یَا مُحَمَّدُ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا۔ ابولہب نے کہا تیرا ناس ہو، اے محمد! کیا اس کے لئے ہمیں جمع کیا ہے۔ ابولہب کے اس قول پر سورہ اللہب نازل ہوئی۔

۵ نبوی:

1. رجب میں کفار کی ستم راہوں سے آکر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی۔

❷ سورہ النجم نازل ہوئی۔ آپ نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی، مسلم کافر جن و انس جو وہاں موجود تھے، سب نے سجدہ کیا سوائے امیہ بن خلف کے کہ اس نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر پیشانی کو لگائی۔ اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔ بالآخر اس کے علاوہ سب مسلمان ہو گئے۔

❸ سال کے آخر میں حبشہ کی دوسری ہجرت کی جس میں ۸۳ مرد ۱۸ عورتیں تھیں۔

٦ نبوی: قریش کے ظلم وستم کی وجہ سے آپ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں رہتے اور چھپ کر نماز پڑھتے۔

❷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان ہوئے۔

٧ نبوی: قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بنوھاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں بند کر دیا۔

❷ ۳ سال بعد قریش کا یہ تحریر شدہ معاہدہ جو دیوار کعبہ سے آویزاں کیا گیا تھا دیمک کی نظر ہوا اور رہائی حاصل ہوئی۔

٨ نبوی: ❶ شق قمر معجزہ رونما ہوا۔ ۱۴ ویں کے چاند کا ایک ٹکڑا جبل حراء کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف سب کو دکھائی دیا۔

٩ نبوی: عبداللہ بن ثعلبہ کی ولادت ہوئی۔

١٠ نبوی: ❶ ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

❷ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح ہوا۔

❸ ۲۷ شوال کو طائف کو تبلیغی سفر ہوا وہاں بنو ثقیف آباد تھے ۲۶ دن وہاں قیام فرمایا ان تین سرداروں کے نام۔ لیل، خبیب، اور مسعود تھے۔

١١ نبوی: عقبہ کی پہلی بیعت ہوئی جس میں چھ آدمی تھے۔ وہ اس طرح کہ مدینہ سے آمدہ حجاج کو جمرہ عقبہ کے پاس اسلام کی دعوت دی۔

١٢ نبوی: معراج کا واقعہ پیش آیا۔ نماز پنجگانہ فرض ہوئی۔ عقبہ کی دوسری بیعت ہوئی جس میں ۱۲ آدمی تھے۔

١٣ نبوی: عقبہ کی تیسری بیعت ہوئی۔ جس میں ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں تھیں۔

عقبہ اول کے مشہور صحابی...... معوذ، معاذ رضی اللہ عنہما

عقبہ ثانیہ کے مشہور صحابی...... ابی بن کعب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما

عقبہ ثالثہ کے مشہور صحابی..... کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) عمرو بن جموح، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما۔

مشہور غزوات:

۱ھ۔ کوئی غزوہ نہیں ہوا۔ ۲ھ۔ غزوہ بدر۔

۳ھ۔ غزوہ احد و حمراء الاسد۔ ۴ھ۔ غزوۂ بنو نضیر۔

۵ھ۔ غزوۂ خندق۔ ۶ھ۔ غزوہ حدیبیہ۔ ۷ھ۔ غزوہ خیبر۔

۸ھ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف (غزوہ طائف میں آپ نے چالیس (۴۰) دن طائف کا محاصرہ کیا اور پہلی بار یہیں منجنیق نصب کی بالآخر فتح ہوئی)۔

۹ھ۔ غزوۂ تبوک ۱۰ھ۔ کوئی غزوہ نہیں ہوا۔

مدنی زندگی

۱ھ: ❶ ہجرت ہوئی۔ ❷ غار ثور میں عبادت کی۔

❸ مسجد قباء کی تعمیر ہوئی۔ ❹ مسجد نبوی اور صفہ کی تعمیر ہوئی۔

❺ زکوۃ فرض ہوئی۔ ❻ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی۔

۲ھ: ❶ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

❷ تحویل قبلہ ہوا۔ ❸ روزہ رمضان کی فرضیت ہوئی۔

❹ قتال کی اجازت ہوئی۔ ❺ غزوہ بدر ہوا۔

❻ ابولہب کی موت واقع ہوئی۔ ❼ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح اور رخصتی ہوئی۔

۳ھ: ❶ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح ہوا۔

❷ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا۔

❸ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح۔ ❹ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

❺ غزوہ احد پیش آیا۔

۴ھ: ❶ غزوہ بنو نضیر کا واقعہ ہوا۔

- ④ حرمت شراب۔
- ⑤ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔
- ⑥ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔
- ⑦ بیرٔ معونہ کا واقعہ نیز ۷۰ قراء کی شہادت اور قنوت نازلہ

۵ھ: ① حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا۔
- ② غزوہ خندق پیش آیا۔ ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ۔

۶ھ: ① غزوہ حدیبیہ۔ ② بادشاہوں کے نام تبلیغی دعوت نامے بھیجنا۔
- ③ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی سے ظہار۔
- ④ کیکر کے درخت کے نیچے بیعت رضوان

۷ھ: ① یہودی عورت (زینب بنت حارث) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر دیا۔
- ② جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء کی حبشہ سے واپسی۔
- ③ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح۔
- ④ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح اور ان کی وفات ⑤ غزوہ خیبر۔
- ⑥ لیلۃ التعریس (خیبر سے واپسی پر راہ میں پڑاؤ۔ قضا فجر واداء
- ⑦ صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھوک اور سمندر سے مچھلی نکلنے کا واقعہ۔
- ⑧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کا قصہ (ذات الرقاع اونٹنی کمزور اور پھر قوی ہوگئی)۔
- ⑨ پرویز شاہ ایران کا قتل۔

۸ھ: ① کھجور کے تنا کو چھوڑ کر منبر نبوی بنایا گیا اور اس ستون حنانہ کے رونے کا واقعہ پیش آیا۔
- ② صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت وعقیقہ۔
- ③ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال۔ ④ فتح مکہ، غزوہ حنین۔
- ⑤ سراقہ بن مالک کا قبول اسلام۔

۹ھ: ① نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال۔ ② حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا انتقال۔
- ③ غزوہ تبوک۔ ④ تبوک میں مسجد کی تعمیر۔

۱۰ھ: ① حجۃ الوداع کے واقعات۔
- ② عرفات کے خطبہ میں الیوم اکملت لکم کا نزول۔

❸ مزدلفہ ومنیٰ میں خطبہ۔ ❹ ۶۳ اونٹوں کی اپنے دست (ہاتھ) سے قربانی۔
❺ مسلیمہ کذاب کی آمد۔ ❻ اسود عنسی کا دعوائے نبوت۔
❼ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنا۔
❽ صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات۔

۱۱ھ: ❶ مرض الوفات کا آغاز اور سانحہ ارتحال۔
❷ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت خلافت ہوئی۔
❸ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال۔
❹ اسود عنسی کذاب کا قتل حضرت فیروز کے ہاتھوں۔ اس کے مکان کو نقب لگا کر ۱۰۰۰ پہرہ داروں کے باوجود قتل کیا۔
❺ جنگ یمامہ میں فتح اور مسیلمہ کذاب کا حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل۔

شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِکَۃَ فَسَجَدُوْا لَکَ (فی روایۃ) وَعَلَّمَکَ اَسْمَاءَ کُلِّ شَیْءٍ۔

فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَیَقُوْلُ: لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ وَیَقُوْلُ اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ (وفی روایۃ) (اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْ نَھَانِیْ عَنِ الشَّجَرَۃِ فَعَصَیْتُہٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ) فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ "لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ اِئْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ الَّذِی اتَّخَذَہُ اللّٰہُ خَلِیْلًا"

(وفی روایۃ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ۔ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی

اَبْرَاهِيْمَ)

فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ اِئْتُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللهُ (وفى رواية) وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰةَ خَطِيْئَتَهُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ اِئْتُوْا اِلٰى عِيْسٰى (وفى رواية) عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَكَلِمَةِ اللهِ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَاِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ (وفى رواية) وَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن تمام دنیا کے انسانوں کو جمع فرمائیں گے تو وہ آپس میں کہیں گے کہ کیوں نہ ہم اپنے رب سے سفارش کروائیں تا کہ ہمیں اس پریشانی سے راحت میں کر دیں چنانچہ وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ وہ ہستی ہیں جس کو اللہ تعالی نے اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا اور آپ کے جسم میں اپنی قدرت سے روح پھونکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے تھے تو لہذا آپ سے گذارش ہے کہ آپ ہمارے رب کے ہاں ہمارے لئے سفارش کریں تو وہ فرمائیں گے کہ میں تو اس کا اہل نہیں ہوں اور وہ اپنی غلطی کا ذکر کریں گے پھر فرمائیں گے کہ تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالی نے مبعوث فرمایا ایک روایت میں ہے کہ میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ اس طرح نہ پہلے غصے ہوئے اور نہ ہی بعد میں ہوں گے جبکہ مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا اور میں نہ رک سکا پس آج میری جان بچ جائے میری پکڑ نہ ہو یہ تین مرتبہ فرمائیں گے کہ تم میرے علاوہ کسی اور

[1] صحیح البخاری (۵/۲۴۰۱) رقم (۶۱۹۷)

کے پاس جاؤتم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ سب ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ یہی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا ذکر کردیں گے اور فرمائیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالی نے خاص دوست بنایا ایک روایت میں ہے کہ بے شک میرا رب آج اتنا سخت غضبناک ہے نہ اس سے پہلے کبھی ہوئے اور نہ آج کے بعد کبھی ہوں گے آج کے دن تو میری جان بچ جائے تو بڑی غنیمت ہے تین مرتبہ یہی فرمائیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ تم ابراہیم کے پاس جاؤ تو وہ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو ابراہیم فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں وہ اپنی غلطی کا ذکر کردیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کلیم اللہ ہیں اور جن کو اللہ تعالی نے تورات دی پھر وہ سارے ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا تذکرہ کریں گے پھر فرمائیں گے کہ تم عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خاص بندے اور رسول اور کلمہ ہیں وہ ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا قابل نہیں ہوں تم سارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جن کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کئے گئے ہیں پس وہ لوگ آخر میں میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب میں سامنے آؤں گا تو سجدہ کروں گا پھر جتنا اللہ چاہیں گے میں سجدے میں رہوں گا اس کے بعد کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے جو کچھ مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا، سفارش کیجیے قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر اللہ کی تعریف کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا پھر میں سفارش کروں گا پھر میرے لئے ایک مقدار مقرر کی جائے گی جن کو میں جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹ کر دوبارہ سجدہ میں جاؤں گا پہلے کی طرح پھر تیسری مرتبہ پھر چوتھی مرتبہ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن روکے گا اور ایک روایت میں ہے اور وہ لوگ جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہوگا۔

شفاعت کو اختیار کرنا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا۔ ①

① سنن الترمذی (۴/۶۲۷)، رقم (۲۴۴۱)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دے یا آپ ﷺ کی شفاعت ان کے بارے میں قبول کرے تو میں نے شفاعت کرنے کو اختیار کیا، اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔

بذریعہ شفاعت جہنم سے نکلنے کی درجہ بندی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً. ①

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھلائی ہو پھر اس شخص کو بھی نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہو پھر اس کے بعد ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو۔

نیک مسلمان کا اپنے گناہ گار ساتھیوں کی شفاعت کرنا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدِّ مُجَادَلَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ، فَيَقُوْلُ، اِذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ

① صحیح البخاری (۶/۲۶۹۵) رقم (۶۹۷۵)

فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُوْلُ: اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْاِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ۔

قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا (النساء، ۴۸)۔ ①

حضورﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا حق پر جھگڑا دنیا کے اندر اتنا سخت نہیں ہو گا جتنا سخت جھگڑا مومنین کا آخرت میں اپنے رب کے ہاں ہوگا اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جن کو دوزخ میں داخل کیا گیا ہوگا، چنانچہ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور آپ نے ان کو جہنم میں داخل کر دیا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے جاؤ! ان میں سے جن کو پہچانتے ہو جہنم سے نکالو، وہ آ کر ان کے چہروں سے پہچانیں گے ان میں سے بعض کو آگ نے آدھی پنڈلیوں تک پکڑا ہوگا اور بعض کو ٹخنوں تک پھر ان کو نکالنے کے بعد عرض کریں گے ہمارے رب جن کا آپ نے حکم دیا ان کو نکال دیا تو اللہ تعالی فرمائیں گے اب جاؤ ان کو آگ سے نکال دو جن کے دل میں دینار کے وزن کے بقدر ایمان ہو۔ پھر فرمایا جن کے دل میں آدھے دینار کے وزن کے بقدر ایمان ہو، حتی کہ فرمان ہوگا کہ جن کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا دل تصدیق نہ کرے تو وہ یہ آیت پڑھے لے ترجمہ: (بے شک اللہ تعالی اس بات کو نہیں بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے اور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا)۔

شفاعت سے محرومی حوض کوثر پر...... کس کی؟

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ

① سنن النسائی (۶/ ۵۳۳)، رقم (۱۱۷۳۱)

وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ. فَأَقُوْلُ إِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ (أَيْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ الْمُوْجِبَةِ لِطَرْدِهِمْ وَبُعْدِهِمْ) فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ۔ ①

حضور ﷺ نے فرمایا! کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر جا کر تمہارا منتظر رہوں گا جو میرے پاس پہنچے گا وہ اس سے پئے گا اور جو ایک دفعہ پیئے گا پھر اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جن کو میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ بنا دی جائے گی میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا چیزیں گھڑ لی تھیں (یعنی ایسے گناہ کئے ہیں جو ان کے دھتکارے جانے اور ان کے دور کئے جانے کو واجب کرنے والے ہیں) پھر میں کہوں گا دور ہی رہے مجھ سے وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔

آپ ﷺ کی مملوکہ اور زیر استعمال اشیاء کے نام

آپ ﷺ کے گھوڑوں کے نام (جو کہ سات تھے):

1. مُرْتَجِزْ:۔ سہل بن حثمہ کہتے ہیں یہ وہی گھوڑا تھا جس کے اعرابی سے خریدنے پر خزیمہ بن ثابت نے گواہی دی تھی۔
2. لَحِيْف:۔ مصر کے بادشاہ مقوقس نے یہ گھوڑا حضور ﷺ کو ہدیہ بھیجا تھا اکثر غزوات کا سفر آپ ﷺ نے اسی پر کیا ہے۔
3. وَرْدْ:۔ تمیم داری نے آپ کو یہ گھوڑا ھدیہ دیا تھا پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدیہ دے دیا تھا۔
4. سَكْبْ:۔ اس کو آپ ﷺ خرید کر سب سے پہلے مالک ہوئے اس کا نام ضرس تھا بدل کر سکب نام رکھ دیا جنگ پر سواری بھی کی۔
5. سَبْحَةْ:۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس گھوڑے پر دوڑ لگائی یہ جیت گیا تھا۔
6. ظَرِبْ
7. مَرَازْ ۔۔۔(شمائل کبری ص ۱۷۸ ج ۲)

---

① صحیح البخاری (۲۳۰۶/۵) رقم (۶۲۱۲)

(ا) وہ اونٹنیاں جن پر آپ ﷺ نے سواری فرمائی:

❶ قَصْوَاء: اس پر آپ نے ہجرت مبارک کا سفر فرمایا۔
❷ صَهْبَاء: حج کے موقع پر اس اونٹنی پر جمرہ کی رمی کی۔
❸ سَهْرِيَا: یہ ابوجہل کا اونٹ تھا غزوہ بدر میں بطور غنیمت آپ کو ملا تھا۔ ایک موقع پر آپ نے اسے "ھدی" بنایا تھا تاکہ کفار مکہ دیکھ کر غصے ہوں۔
❹ جَدْعَاء: حضرت ابوامامہ کی روایت ہے آپ ﷺ نے جدعاء پر حجۃ الوداع کا سفر فرمایا۔
❺ ثَعْلَب: ابواسحاق نے لکھا ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب اسی اونٹنی پر سوار کر کے فراش بن امیہ کو قریش کے پاس بھیجا تھا۔
❻ عَسْكَر ❼ عَضْبَاء (شمائل کبریٰ ص ۱۸۱ ج ۲)

(ب) جن اونٹنیوں کا آپ ﷺ نے دودھ پیا:

❶ مُهْرَة ❷ شَقْرَاء ❸ الرَّيَاء ❹ بُرْدَة
❺ سَمْرَاء ❻ عَرِيْس ❼ حَنَاء (شمائل کبریٰ ص ۱۸۱ ج ۲)

آپ ﷺ کی بکریوں کے نام (جو کہ دس تھیں)

❶ عَجْوَة ❷ زَمْزَم ❸ سُقْيَا ❹ بَرَكَة
❺ وَرْسَة ❻ اِطْلَال ❼ اِطْرَاف ❽ قَمَرَه
❾ غَوْثَه ❿ يُمْن (شمائل کبریٰ ص ۱۸۷ ج ۲)

آپ ﷺ کی ڈھالوں کے نام:

❶ زَلُوْق ❷ فَتَق (اصح السیر ص ۵۵۳)

آپ ﷺ کی زرہوں کے نام:

❶ ذَاتُ الْفُضُوْل ❷ ذَاتُ الْحَوَاشِي ❸ ذَاتُ الْوَشَاح
❹ اَلْفِضَّة ❺ سُعْدِيَه / سُفْرِيَه ❻ تَبْرَاء / بَتْرَاء
❼ خِرْنَق۔ (اصح السیر ص ۵۵۲)

آپ ﷺ کی خودوں کے نام:

① الموشح ② ذوالمسبوغ۔(اصح السیر وسیرت طیبہ)

آپ ﷺ کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔(شمائل کبریٰ ص ۱۸۲ ج ۲)

خچروں کے نام:

① دُلدُل؛ شاہ مقوقس نے آپ علیہ السلام کو دیا تھا۔
② فضہ؛ شاہ ایلہ نے آپ علیہ السلام کو دیا تھا۔
③ ایک خچر شاہ حبش (نجاشی) نے دیا تھا۔(اصح السیر ص ۱۵۵)

گدھوں کا بیان:

کل چار گدھے تھے۔

① **عفیر:** فروہ جزامی نے آپ کو ہدیہ دیا تھا عشق نبی سے سرشار گدھا آپ ﷺ کی وفات کے دن جدائی برداشت نہ کرسکا اور اپنے آپ کو کنوئیں میں ڈال دیا اور مر گیا۔
(شمائل کبریٰ ص ۱۸۲ ج ۲)

آپ ﷺ کی تلواروں کے نام:

① ماثور ② ذوالفقار ③ قلعی ④ بتار
⑤ حتف ⑥ مخذم ⑦ رسوب ⑧ غضب
⑨ قضیب (اصح السیر ص ۵۵۲)

لباس:

حضور علیہ السلام زیادہ تر روئی کا لباس پہنتے تھے صوف اور کتان کا لباس کبھی کبھی آپ نے پہنا ہے۔ جبہ① قبا② قمیص۔ ازار③ عمامہ۔ ٹوپی۔ چادر④ حُلّہ (جبہ، چوغہ) موزہ...... یہ سب آپ نے پہنا ہے کبھی کبھی سیاہ عمامہ آپ نے باندھا ہے۔

---

① جبہ: ایک قسم کا ڈھیلا کوٹ جس کی آستین کلائی سے اوپر رہتی ہے۔(فیروز اللغات)
② قبا: ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا کوٹ۔(فیروز اللغات)(اصح السیر ص ۵۵۰)
③ نیچے پہنے جانی والی چادر کو ازار اور ④ اوپر لی جانے والی چادر کو چادر کہتے ہیں۔(فیروز اللغات)

موذنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

یہ کل چار تھے ۲ مدینہ میں تھے۔

① بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ ② عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ

③ قبا میں تھے سعد القرظ رضی اللہ عنہ

④ مکہ میں تھے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ (اوس بن مغیرہ)۔ (اصح السیر)

حضور علیہ السلام کی بعض عاداتِ مبارکہ ☆

(۱) چلنا، دیکھنا وغیرہ:

اِذَازَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفُّوًا يَمْشِيْ هَوْنًاذَرِيْعُ الْمِشْيَةِ اِذَامَشٰى كَاَنَّمَايَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَاالْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظْرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَطْوَلُ مِنْ نَظْرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظْرِهٖ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَهٗ بِالسَّلَامِ۔

جب چلتے قوت سے قدم اٹھاتے آگے جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا تھا نہ کہ زور سے تیز رفتار تھے چلنے میں ایسے معلوم ہوتا کہ پستی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھنا چاہتے تو پورا پھر کر دیکھتے نگاہ نیچے رہتی آپ جتنا آسمان کی طرف دیکھتے اس سے زیادہ زمین کی طرف نگاہ ہوتی زیادہ آپ کا دیکھنا گوشہ چشم سے ہوتا چلنے میں اپنے صحابہ کو آگے کر دیتے جو آپ سے ملتا سلام میں آپ خود ابتداء فرماتے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهٗ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السُّكُوْتِ لَايَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِحَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ يَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ (كَلَامُهٗ) فَصْلٌ لَا فُضُوْلَ وَلَاتَقْصِيْرَ دَمِثٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَاالْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ

☆ ماخوذ از حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم

اَلنِّعْمَةَ وَاِنْ دَقَّتْ لَایَذُمُّ مِنْهَا شَیْئًا وَلَایَمْدَحُهُ وَلَایَقُوْمُ لِغَضَبِهٖ اِذَاتَعَرَّضَ لِلْحَقِّ شَیْئٌ حَتّٰی یَنْتَصِرَلَهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاتُغْضِبُهُ الدُّنْیَا وَمَاکَانَ لَهَافَاِذَاتُعُرِّضَ لِلْحَقِّ لَمْ یَعْرِفْهُ اَحَدٌ وَلَمْ یَقُمْ لِغَضَبِهٖ شَیْئٌ حَتّٰی یَنْتَصِرَلَهُ لَا یَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَایَنْتَصِرُلَهُ۔

حضور ﷺ مسلسل غمزدہ اور آخرت کی فکر میں رہتے کسی وقت آپ کو چین نہیں آتا تھا آپ بغیر ضرورت بات نہیں فرماتے تھے اکثر خاموش رہتے شروع سے آخر تک منہ بھر کر بات کرتے تھے جامع کلام فرماتے تھے آپ کا کلام حق وباطل میں فرق کرنے والا ہوتا تھا جو نہ زائد ہوتا نہ تنگ ہوتا نرم مزاج تھے سخت مزاج نہیں تھے نہ مخاطب کی اہانت فرماتے ،نعمت کی تعظیم کرتے اگرچہ تھوڑی ہو کسی نعمت کی مذمت نہیں بیان کرتے تھے نہ اس کی تعریف کرتے تھے (کیوں کہ اس سے حرص کا شبہ ہوتا ہے) آپ کے غصے کی کوئی تاب نہ لاسکتا جب کوئی امر حق کی مخالفت کرتا جب تک اس امر حق کو غالب نہ کر لیتے اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس کی کوئی چیز آپ کو غصہ نہیں دلاتی اور جب کوئی امر حق کی مخالفت کرتا تو آپ کسی کو پہچانتے نہیں تھے اور کوئی چیز آپ کے غصے کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی تھی یہاں تک کہ آپ امر حق کو غالب کرلیں اور اپنے لئے نہ غصہ ہوتے نہ بدلہ لیتے تھے۔

(۳) اشارے اور خوشی وغصہ:

اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّهٖ کُلِّهَا وَاِذَاتَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَاِذَاتَحَدَّثَ یَصِلُ بِهَایَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْیُمْنٰی بَاطِنَ اِبْهَامِهِ الْیُسْرٰی وَاِذَاغَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ وَاِذَافَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضِحْکِهِ التَّبَسُّمُ وَیَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے جب کسی امر پر تعجب فرماتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے جب بات کرتے تو ہاتھوں کو حرکت دیتے اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر والے حصے کو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے تھے جب غصے ہوتے تو ادھر سے منہ پھیر لیتے بے توجہی فرماتے اور جب خوش ہوتے تو اپنی نظر کو جھکا لیتے آپ کی اکثر ہنسی مسکرانا تھا بغیر آواز کے آپ کے دانت اولے کی طرح چمکدار اور سفید ظاہر ہوتے تھے۔

(۴) گھر میں تشریف آوری اور مشغولیات:

كَانَ دُخُوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِنَفْسِهٖ مَأْذُوْنًا لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا آوٰى إِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّاءَ دُخُوْلَهٗ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْأً لِلّٰهِ وَجُزْأً لِاَهْلِهٖ وَجُزْأً لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ لَايَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا يَقُوْلُ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ رُوَّادًا فِيْ رِوَايَةٍ زُوَّارًا وَلَايَتَفَرَّقُوْنَ إِلَّا عَنْ ذَوْقٍ وَيَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً يَعْنِيْ فُقَهَاءَ۔

آپ ﷺ کو گھر جانے کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور جب گھر آتے تو گھر میں رہنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے لئے پھر اپنے حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے پھر اس کو عام اور خاص دونوں پر تقسیم کرتے تھے ان میں سے کسی چیز کا اخفاء نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حاضر غائب کو پہنچادے اور طالبین للعلم آپ کے پاس آتے اور کچھ نہ کچھ کھا کر ہی جدا ہوتے تھے نیز فقہاء بن کر ہی نکلتے تھے۔

(۵) گھر سے باہر کی مشغولیات:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْزُنُ لِسَانَهٗ إِلَّا بِمَا يَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَايُنَفِّرُهُمْ وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهٗ وَلَاخُلُقَهٗ يَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهٗ وَيَسْئَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ۔

حضور ﷺ اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے بچاتے تھے اور صحابہ کی حوصلہ افزائی کرتے تھے اور ان کی تفریق نہیں کرتے تھے اور ہر قوم کے عزت والے کی عزت کرتے تھے اور ان پر امیر (عزت والے) کو مقرر کرتے اور لوگوں کو عذاب سے ڈراتے تھے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے اپنے کو محفوظ رکھتے کسی سے خندہ پیشانی اور خوش خلقی نہ ہٹاتے تھے اپنے صحابہ کی خبر گیری کرتے تھے اور لوگوں کے واقعات پوچھتے رہتے اچھی بات کی تحسین کرتے تھے اور اس کو تقویت دیتے تھے بری چیز کی برائی بیان کرتے تھے اور برائی کو روکتے تھے آپ کا ہر معمول نہایت معتدل تھا یہ

نہیں کہ کبھی کچھ کبھی کچھ۔

(۶) نشست و برخاست:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِسُ وَلَا يَقُوْمُ إِلَّا عَلٰى ذِكْرٍ وَلَا يُوْطِنُ الْأَمَاكِنَ وَيَنْهَا عَنْ إِيْطَانِهَا وَإِذَا انْتَهٰى إِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِيْ كُلَّ جُلَسَائِهٖ نَصِيْبَهٗ لَا يَحْسِبُ جَلِيْسُهٗ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهٗ أَوْقَاوَمَهٗ فِيْ حَاجَةٍ صَابَرَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهٗ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهٗ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ مِنْهُ بَسْطُهٗ وَخُلُقُهٗ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوْا عِنْدَهٗ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهٗ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهَا الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهٗ مُتَعَادِلِيْنَ يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْهِ بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِيْنَ يُوَقِّرُوْنَ فِيْهِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمُوْنَ (فیه) الصَّغِيْرَ يُؤْثِرُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُوْنَ الْغَرِيْبَ۔

حضور ﷺ اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر فرماتے تھے اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرماتے تھے اور جگہ مقرر کرنے سے روکتے تھے اور کسی مجمع میں تشریف لے آتے تو جہاں جگہ ملتی وہاں بیٹھ جاتے اور اسی کا حکم فرماتے تھے اور اپنے ہم مجلس کو (خطاب وتوجہ) کا حق دیتے تھے آپ کے سامنے بیٹھنے والا یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کے سامنے اس سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں ہے جو کسی ضرورت کے لئے آپ کے پاس آکر بیٹھتا یا کسی ضرورت میں آپ کو لے کر چلتا تو آپ اس کے ساتھ مقید رہتے جب تک وہ شخص جدا نہ ہوتا آپ جدا نہ ہوتے تھے جو آپ سے کسی ضرورت کا سوال کرتا تو اس کی حاجت پوری فرماتے تھے یا نرمی سے جواب دیتے تھے تمام لوگوں کو آپ کی خندہ پیشانی اور آپ کے اخلاق عام تھے آپ ان کے لئے باپ کی طرح تھے اور سارے آپ کے نزدیک برابر تھے آپ کی مجلس بردباری، حیائ، صبر، امانت، کی مجلس تھی اس میں آوازوں کو بلند نہیں کیا جاتا تھا اور اس میں نہ آبروریزی کی جاتی تھی غلطیوں کا تذکرہ نہ ہوتا سب برابر شمار ہوتے تھے تقویٰ کے ذریعے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے۔ تواضع کرنے والے تھے اس مجلس میں بڑوں کی عزت کی جاتی اور چھوٹوں پر شفقت کرتے۔ ضرورت مند کی مدد کرتے اور اجنبی مسافر کی خبر گیری کرتے تھے۔

(۷) ہم مجلسوں کے ساتھ طرز ورویہ:

كَانَ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مَزَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيَهُ وَلَا يُخَيِّبُ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ اَلْمِرَاءِ وَالْاِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِيْمَا يَرْجُوْا ثَوَابَهُ اِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ فَاِذَا تَكَلَّمَ سَكَتُوْا فَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا وَلَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهٖ وَمَسْئَلَتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهٗ يَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ فِي الْمَنْطِقِ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمْ ذَا حَاجَةٍ فَاَرْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهٗ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعُهٗ بِنَهْيٍ اَوْ قِيَامٍ۔

حضور ﷺ ہمیشہ خندہ پیشانی والے تھے، خوش اخلاق تھے نرم مزاج نہ سخت گو نہ سخت دل نہ چلا کر بولنے والے تھے نہ فحش گو تھے نہ عیب جو تھے نہ زیادہ مزاق کرنے والے تھے ناپسند باتوں سے اعراض کرتے تھے امید والے کو نا امید نہیں کرتے تھے اور نہ محروم کرتے تھے آپ نے اپنی ذات کو تین چیزوں کے لئے چھوڑ دیا۔ جھگڑا، زیادہ باتیں کرنا، بے سود بات، اور لوگوں کو تین باتوں سے چھوڑ دیا، کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے، اور کسی کے عیوب تلاش نہیں کرتے تھے اور وہی بات کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے جب بات فرماتے تو آپ کے ہم مجلس سر جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے آکر بیٹھ گئے ہیں جب آپ بات فرماتے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوجاتے جب آپ خاموش ہوجاتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم بات کرتے تھے اور آپ کے پاس جھگڑا نہیں کرتے تھے جس بات سے سب ہنستے آپ بھی ہنستے تھے اور جس بات سے تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے اور پردیسی کی سختی اور بدتمیزی پر صبر کرتے اس کی گفتگو اور اس کے سوال کرنے میں یہاں تک کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجنبیوں کو لے کر آتے تھے اور آپ فرماتے جب تم ضرورت والے کو دیکھو تو اس کی مدد کرو اور کسی تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے مگر احسان پر شکریہ ادا کرنے والے پر اور کسی کی بات کاٹتے نہیں تھے یہاں تک کہ وہ حد سے تجاوز کر جائے پھر اس کی بات کو روکنے کے ذریعے یا کھڑے ہو کر ختم کر دیتے تھے۔

(۸) خاموشی:

كَانَ سُكُوْتُهُ عَلٰى اَرْبَعٍ اَلْحِلْمِ وَالْحَذَرِ وَالتَّقْدِيْرِ وَالتَّفَكُّرِ: (۱) فَاَمَّا تَقْدِيْرُهُ فَفِيْ تَسْوِيَتِهِ النَّظَرَ وَالْاِسْتِمَاعَ بَيْنَ النَّاسِ (۲) وَاَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيْمَا يَبْقٰى وَيَفْنٰى (۳) وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ وَالصَّبْرُ فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهُ (۴) وَجُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِيْ اَرْبَعٍ اَخْذِهٖ بِالْحُسْنٰى وَالْقِيَامِ لَهُمْ فِيْمَا جَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَجُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِيْ اَرْبَعٍ اَخْذِهٖ بِالْحُسْنٰى لِيُقْتَدٰى بِهٖ وَتَرْكِ الْقَبِيْحِ لِيُتَنَاهٰى عَنْهُ وَاجْتِهَادِهِ الرَّاْيَ فِيْمَا اَصْلَحَ اُمَّتَهٗ وَفِيْمَا جَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔

آپ ﷺ کا خاموش رہنا چار موقعوں پر تھا برداشت کرنا، بیدار مغز ہونا، اندازہ لگانا، غور وفکر کرنا۔

1. بہر حال اندازہ لگانا اس میں تمام لوگوں کے ساتھ دیکھنے میں اور بات سننے میں برابری کرتے تھے۔
2. بہر حال آپ کا غور وفکر کرنا عقبی کی بقاء اور دنیا کی فناء کے بارے میں سوچتے تھے۔
3. آپ کے لئے حلم اور صبر کو جمع کیا گیا کہ کوئی چیز آپ کو غصہ نہیں دلاتی تھی اور آپے سے باہر نہیں کرتی تھی۔
4. آپ کے لئے بیدار مغزی کو چار باتوں میں جمع کیا گیا۔ بھلی بات کو اختیار کرنا، جس میں امت کا دنیا و آخرت کا فائدہ ہو اور ایک روایت میں ہے آپ کیلئے بیدار مغزی کو چار باتوں میں جمع کیا گیا نیکی کو لینا تا کہ لوگ اس کی اقتداء کریں اور بری بات کو چھوڑنا تا کہ لوگ اس سے بچیں اور ایسی سوچ وبچار کرنا جس میں امت کی بھلائی ہو اور ان امور کا اہتمام کرنا جس سے ان کا دنیا و آخرت کا فائدہ ہو۔

بھوک کی وجہ سے آپ کا بیٹھ کر نماز پڑھنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ تُصَلِّيْ جَالِسًا فَمَا اَصَابَكَ، قَالَ الْجُوْعُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِ اَبَا هُرَيْرَةَ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تُصِيْبُ الْجَائِعَ اِذَا احْتَسَبَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا۔ [1]

(1) شعب الایمان للبیہقی (۷/ ۳۱۴)، رقم (۱۰۳۳۵) وفی حلیۃ الاولیاء للاصبہانی (۷/ ۱۰۹) وقال: غریب وفی کنز العمال للمتقی الہندی (۷/ ۱۹۹)، رقم (۱۸۶۲۶)، واللفظ لہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا بھوک ہے اے ابوھریرہ تو میں رو یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مت رو اے ابوھریرۃ اس لئے کہ حساب کی سختی قیامت کے دن بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جب کہ وہ دنیا میں ثواب کی امید رکھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر بھوک اور چولہا نہ جلنا

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللهِ يَابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةِ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللهِ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتْ اَلْاَسْوَدَانِ، اَلتَّمْرُ، وَالْمَاءُ۔ ①

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم اے میرے بھانجے ہم ایک چاند پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دیکھ لیتے تھے دو مہینوں میں اور حال یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلی میں نے عرض کیا اے خالہ جان کون سی چیز آپ کو زندہ رکھتی تھی فرمایا دو کالی چیزیں، کھجور، اور پانی۔

حوضِ کوثر

① عَنْ عَبْدِ اللهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا۔ ②

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت پر ہے اور اس کے کنارے برابر ہیں اس کا پانی سفید ہے چاندی سے زیادہ اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں (بے شمار) جس شخص نے اس سے پانی پیا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

① صحیح البخاری (۲/۹۰۷)، رقم (۲۴۲۸) ② صحیح مسلم (۷/۶۶)، رقم (۶۱۱۱)

❷ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ وَمَا الْحَوْضُ یَارَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ شَرَابَهٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْیَبُ رِیْحًا مِنَ الْمِسْكِ وَاٰنِیَتُهٗ اَكْثَرُ عَدَدًا مِنَ النُّجُوْمِ. ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔ حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عرض کیا گیا کہ حوض کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور مشک سے اچھی خوشبو ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔

اس کے مستحقین

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ اَشْبَعَ فِیْهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَاُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ. ②

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھلایا پلایا اللہ تعالی اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

شجرۂ نسب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) باعتبار "اب" کے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	بن الیاس	بن طابخ	بن اُقناد	بن عابر
بن عبداللہ	بن مُضَر	بن جاحم	بن اِیہام	بن اَرْفخشاذ
بن عبدالمطلب	بن نزار	بن ناحش	بن مُقْتَصِر	بن سام
بن ہاشم	بن مَعَد	بن ماخی	بن ناحث	بن نوح علیہ السلام
بن عبدمناف	بن عدنان	بن عَیْفی	بن زارِح	بن لامِک
بن قصی	بن اُدَد	بن عَبْقَر	بن سُمّی	بن متشالخ

① اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/ ۱۶۸) وعزاہ الی ابی یعلی الموصلی، وکذا فی کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ۲/ ۳۴۱) واللفظ للاول

② صحیح ابن خزیمہ (۳/ ۱۹۱)، رقم (۱۸۸۷)

بن کلاب	بن ہمیسع	بن عبید	بن مزی	بن اخنوخ (ادریس علیہ السلام)
بن مرہ	بن سلامان	بن دعا	بن عوض	بن یارد
بن کعب	بن عوص	بن حمدان	بن عرام	بن مہلائیل
بن لوی	بن بوز	بن سنبر	بن قیدار	بن قینان
بن غالب	بن قموال	بن یثربی	بن اسماعیل علیہ السلام	بن آنوش
بن فہر	بن ابی	بن یحزن	بن ابراہیم علیہ السلام	بن شیث علیہ السلام
بن مالک	بن عوام	بن یلحن	بن تارخ/آذر	بن آدم علیہ السلام ①
بن نضر	بن ناشد	بن ارعوی	بن ناحور	
بن کنانہ	بن حزا	بن عیفی	بن ساروغ	
بن خزیمہ	بن بلداس	بن ذیشان	بن ارغوا	
بن مدرکۃ	بن یدلاف	بن عیصر	بن فالغ	

(۲) باعتبار "اُم" کے ☆

① آمنہ
② بنت فاطمہ
③ بنت سلمیٰ
④ بنت عاتکہ
⑤ بنت حبی
⑥ بنت فاطمہ

---

① شجرۂ نسب باعتبار "اَب":

واضح رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مذکورہ آباء میں سے آپ کے والد مکرم "عبداللہ" سے لے کر "عدنان" تک کا شجرۂ نسب محدثین، مؤرخین واہل السیر میں متفق علیہ ہے، چنانچہ:

امام ابن عبدالبر اپنی معروف کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" ص:۹، ج۱ میں رقمطراز ہیں: لم يختلف اهل العلم والأنساب والأخبار وسائر العلماء بالأمصار أنه صلى الله عليه وسلم "محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب الى أن وصل... بن عدنان- ثم قال: هذا ما لم يختلف فيه احد من الناس...

نیز اس فن کی دیگر مستند ومعتبر کتب میں بھی مذکورہ بالا مضمون موجود ہے کہ "عدنان" تک شجرۂ نسب متفق علیہ اور مجمع علیہ ہے اس کے بعد مختلف فیہ ہے۔ کمافی

۱۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۱۰۳)
۲۔ اسد الغابہ لابن الاثیر (۱/۷)
۳۔ سبل الهدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد للصالحی الشامی (۱/۲۳۹)
۴۔ الوافی بالوفیات للصفدی (۱/۲۵)
۵۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری (۱/۲۷۹)

باقی اگلے صفحہ پر

❼ بنت ہند | ⓬ بنت جُندَلہ ① | ⓱ بنت (خِندِف)/لیلیٰ

❽ بنت محیہ | ⓭ بنت عِکرِشہ ② | ⓲ بنت رباب

❾ بنت ماویہ | ⓮ بنت برّہ | ⓳ بنت سورہ

❿ بنت عاتکہ | ⓯ بنت عوانہ | ⓴ بنت مُعانہ

⓫ بنت لیلیٰ | ⓰ بنت سلمیٰ | ㉑ بنت مہدد

بقیہ حاشیہ: ۶۔ المعارف لابن قتیبہ(۱/۲۵) ۷۔ عیون الاثر لابن سید الناس(۱/۳۳)

۸۔ الرحیق المختوم للمبارکفوری(۱/۳۱) ۹۔ السیرۃ النبویۃ للصلابی(۱/۵۹)

۱۰۔ الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ للغزی(۱/۱۴) ۱۱۔ تھذیب الاسماء واللغات للنووی(۱/۳۶)

اور "عدنان" سے لے کر "آدم علیہ السلام" تک مختلف فیہ ہے، چنانچہ بعض ائمہ واہل السیر اس کے بیان کرنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں تاہم بعض دیگر ائمہ ومحدثین جن میں امام بخاری رحمہ اللہ اور ابن جریر رحمہ اللہ وغیرہ جیسی شخصیات ہیں، وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ چنانچہ "سبائك الذھب للسویدی" میں ہے: قد اختلف فی کراھة رفع النسب من عدنان الی آدم فذھب ابن اسحاق وابن جریر وغیرہ الی جوازہ وعلیہ البخاری وغیرہ من العلماء (ص:۱۹) نیز اس کے بیان کے جواز میں کسی قدر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ بہت سارے معتبر ائمہ تاریخ ومحدثین نے اس مکمل شجرۂ نسب کو اپنی کتب میں ذکر کیا ہے اور اس کو بالکل بے اصل نہیں کہا بلکہ شجرۂ نسب کے آخر میں عموماً صرف اتنا ہی منقول ہے کہ "من عدنان الی آدم" مختلف فیہ ہے اس لئے ذیل میں سیرت وتاریخ کی ان معروف کتب کا حوالہ درج کیا جاتا ہے، جن میں یہ مکمل شجرۂ نسب منقول ہے (لیکن واضح رہے کہ شجرۂ نسب کے اس حصہ کے اسماء میں اختلاف بھی ان کتب میں منقول ہے میں نے متداول ومعروف اسماء والا شجرۂ نسب ذکر کیا ہے جسے رحمۃ اللعالمین ۲/۲۵ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ اگرچہ ان کتب کی روشنی میں میں نے چند اسماء میں "رحمۃ اللعالمین" سے اختلاف بھی کیا ہے):

۱۔ طبقات ابن سعد(۱/۵۵۔۵۹) ۲۔ تاریخ الاسلام للذھبی (۱/۱۹،۲۰)

۳۔ الانساب للسمعانی(۱/۲۵) ۴۔ التعریف بالانساب لابی الحسن القرطبی(۱/۲)

۵۔ الوافی بالوفیات للصفدی(۱/۲۵) ۶۔ غایۃ السؤل فی سیرۃ الرسول(۱/۲۵)

۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی(۱/۱۰۳) ۸۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری(۱/۲۷۹۔۲۸۱)

حاشیہ باعتبار "اُم":

☆ واضح رہے کہ یہ شجرۂ نسب اس طرح مرتب طور پر کسی کتاب میں مرقوم نہیں ہے مختلف انساب کے دوران ان امہات کے اسامی کا تذکرہ ملتا ہے (وکذا فی رحمۃ للعالمین) فھذہ کلھا مستفادۃ مما یلیک: الروض الانف، وتاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، والکامل فی التاریخ لابن الاثیر، وتاریخ الرسل والملوک للطبری، وسبل الھدی والرشاد للصالحی الشامی، والطبقات الکبری لابن سعد

① اس میں صاحب رحمۃ اللعالمین سے تسامح ہوا ہے کہ انہوں نے اس کو تائے مثناۃ فوقانیہ (ت) کے ساتھ جندلہ لکھا ہے حالانکہ یہ نون کے ساتھ جندلہ ہے: انظر: سبل الھدی ۱/۲۸۰۔ الروض الانف ۱/۱۹۰، الکامل لابن الاثیر ۱/۲۳۷

② ان کا نام عاتکہ ہے اور عکرشہ لقب ہے۔ انظر: سبل الھدی ۱/۲۸۳ والکامل فی التاریخ لابن الاثیر ۱/۲۳۷ وتاریخ الطبری ۱/۵۱۱

حضور علیہ السلام کی سیرت نہ اپنانے پر اظہار افسوس

کسی غم گسار کی محنتوں کا میں نے یہ خوب صلہ دیا — کہ جو میرے غم میں گھلا گیا اسے میں نے دل سے بھلا دیا
جو جمال روح حیات تھا جو دلیل راہ نجات تھا — ایسے رہبر کے نقوش پا کو مسافروں نے مٹا دیا
تیرے حسن خلق کی اک رمق میری زندگی میں نہ مل سکی — میں نے اسی میں خوش ہو کے شہر کے درو بام کو سجا دیا
تیرے احد و بدر کے باب کے میں ورق الٹ کے گذر گیا — مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزہ دیا
میں تیرے مزار کی جالیوں کی مدحتوں میں مگن رہا — تیرے دشمنوں نے تیرے چمن میں خزاں کا جال بچھا دیا
یہ میری عقیدت بے بصر یہ میری ارادت بے ثمر — مجھے میرے دعوائے عشق نے نہ صنم دیا نہ خدا دیا
تیرا نقش پا تھا جو راہنما تو غبار راہ بھی کہکشاں — اسے کھو دیا تو زمانے بھر نے ہمیں نظر سے گرا دیا
میرے راہنما تیرا شکریہ میں کس زبان سے کروں ادا — میری زندگی کی اندھیری شب میں چراغ فکر جلا دیا
کبھی اے عنایت کم نظر تیرے دل میں بھی کسک ہوئی — جو تبسم رخ زیست تھا اسے تیرے غم نے رلا دیا

سلام

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے — سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا — سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی — الٹ دیتے تھے تخت قیصریت اور دارائی
سلام اس ذات پر جس کے پریشان حال دیوانے — سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ وحیدرؓ کے افسانے

آمد

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی — وہ آئے جن کے آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا — وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحاء — وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا — وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے خلق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا فروغ بخش نگاہ نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

......☆......

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے رخت بردوش پہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پر پہنچے

......☆......

- سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقشِ روئے محمد بنایا گیا
  پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
- وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی حسن مطلق کا شاھد بھی مشہود بھی
  علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
- اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہاء اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
  جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
- حشر کا غم مجھے کس لئے ہوائے قاسم میرا آقا ہے وہ، میرا مولا ہے وہ
  جس کے دامن میں جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں میں کوثر لوٹایا گیا

......☆......

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطاء ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطاء ہو وہ جذبہ بلالی

......☆......

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شرابِ عشق پی کر جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

اشعارِ سیرت

بِهٖ اُخْمِدَتْ مِنْ قَبْلُ نِيْرَانُ فَارِسٍ وَحُقِّقَ مِنْ ظَبْيِ الْفَلَاةِ خِطَابُ
اس کی برکت سے فارس کے آتش کدے پہلے پہل بجھ گئے......اور جنگل کی ہرنی کی طرف سے خطاب کا ثبوت پایا گیا۔

وَكَمْ قَدْسُقِيَ مِنْ كَفِّهِ الْجَيْشُ فَارْتَوَوْا وَكَمْ قَدْ شُفِيَ مِنْهُ الْعُيُوْنُ رُضَابُ
اور کتنے ہی لشکروں نے اس کی ہتھیلی سے پانی پیا اور سیراب ہوئے......اور کتنے ہی میٹھے چشموں نے اس سے شفا پائی۔

فَلَمْ تُلْهِهٖ دُنْيَاهُ عَنْ خَوْفِ رَبِّهٖ وَلَاشَغَلَتْهُ عَنْ رِضَاهُ كِعَابُ
ان کی دنیا نے ان کو اپنے رب سے غافل نہیں کیا......اور باکرہ عورتیں ان کو اپنے رب کو راضی کرنے سے نہیں ہٹا سکیں۔

مُحَمَّدُ نِ الْمُخْتَارُ اَعْلَى الْوَرٰى نَدًى وَاَكْرَمُ مَبْعُوْثٍ اَتَاهُ كِتَابُ
محمد ﷺ مخلوق میں چنے ہوئے ہیں سخاوت کے اعتبار سے بلند ہیں......رسولوں میں سب سے باعزت ہیں جن کے پاس کتاب آئی۔

فَلَيْتَكَ تَحْلُوْ وَالْحَيٰوةُ مَرِيْرَةٌ وَلَيْتَكَ تَرْضٰى وَالْاَنَامُ غِضَابُ
کاش کہ آپ کی حلاوت ہمیں محسوس ہوتی اگرچہ یہ زندگی کڑوی ہوتی......اور کاش کہ آپ راضی ہو جاتے اور مخلوق بھلے ناراض ہو جاتی۔

فَاَنْتَ اَجَلُّ الْعَالَمِيْنَ مَكَانَةً وَاَكْرَمُ مَدْفُوْنٍ حَوَاهُ تُرَابُ
پس آپ ٹھکانوں کے اعتبار سے تمام جہانوں سے زیادہ بزرگ ہیں، آپ تمام دفن شدہ لوگوں سے جن کو مٹی نے گھیرا ہوا ہے ان سب سے مکرم ہیں۔

اَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِلَيْلٰى اُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارَ وَذَاالْجِدَارَ

میں لیلیٰ کے شہر سے گذرتا ہوں.....تو کبھی اس دیوار کو اور کبھی اس دیوار کو بوسہ دیتا ہوں۔

وَمَاحُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اور مجھے دیواروں کی محبت نے فریفتہ نہیں کیا.....لیکن ان لوگوں کی محبت کی کارفرمائی ہے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں۔

اَغَرَّ عَلَیْہِ بِالنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ وَضَمَّ الْاِلٰہُ اِسْمَ النَّبِیِّ بِاِسْمِہٖ

نبوت کی مہر اس پر چمکتی ہے.....اللہ تعالیٰ نے نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملالیا۔

مِنَ اللّٰہِ مَشْھُوْدٌ یَلُوْحُ وَیَشْھَدُ اِذَاقَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

اللہ کی طرف سے گواہی ہے جو چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے.....جب مؤذن پانچ وقت اشہد کہتا ہے۔

رُوْحِیَ الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُہٗ شَھِدَتْ بِاَنَّہٗ خَیْرُمَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

میری روح قربان ہو اس ذات پر جس کے اخلاق اس بات کی گواہی دیتے ہیں.....کہ وہ بشر میں سے بہترین پیدا کئے ہوئے ہیں۔

عَمَّتْ فَضَائِلُہٗ کُلَّ الْعِبَادِ کَمَا عَمَّ الْبَرِیَّۃَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

ان کے فضائل تمام مخلوق کو عام ہیں.....جیسا کہ سورج اور چاند کی روشنی تمام مخلوق کو عام ہے۔

(درسی تفسیر ص ۲۹۳)

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّذَاکَ مُحَمَّدٌ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے اس کا نام نکالا تاکہ اس کی عزت افزائی کرے.....عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔ (حسان رضی اللہ عنہ)

حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈوبے شخص کے سحر انگیز اشعار

(جو آج بھی حجرۂ مبارکہ کے باہر نقش ہیں)

محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو قبرِ اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار

بدوانہ صورت میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یا خیر الرسل (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُو اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (نساء ۶۴)

"اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور آ کر اللہ تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے"

اے اللہ کے رسول میں آپؐ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپ ﷺ کی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ بدّو رونے لگے اور یہ شعر پڑھے۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

ترجمہ:۔اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی۔"

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ:۔میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں کہ اس میں عفت ہے کہ اس میں جود ہے اس میں کرم ہے"

اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے۔ عتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری ذرا آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ اس بدو سے کہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

(ذکرہ ابن عساکر فی تاریخہ وابن الجوزی فی مثیر العزم وغیرہما باسانیدہم کذا فی شفاء الاسقام المواہب وذکرہ الموفق مختصراً)

اکثر حضرات نے یہی شعر نقل کئے ہیں مگر امام نوویؒ نے اپنی مناسک میں اس کے بعد دو شعر نقل کئے ہیں۔

اَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ عَلَى الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

ترجمہ:۔آپ ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں جس وقت کہ پل صراط پر

لوگوں کے قدم پھسل رہے ہونگے۔

وَصَاحِبَاکَ لَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا مِنِّی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

ترجمہ:۔اور آپ کے دو ساتھیوں کو تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا میری طرف سے تم سب پر سلام ہوتا رہے جب کے دنیا میں لکھنے کے لئے قلم چلتا رہے یعنی قیامت تک!"①

حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنت کا وعدہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلوٰةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. ②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے تو اس نے عرض کیا کہ میں نے قیامت کی تیاری کے لئے نہ ہی زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں اور نہ ہی زیادہ صدقہ دیا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

① فضائل حج (۱۲۲)

① صحیح البخاری (۵/ ۲۲۸۳) رقم (۵۸۱۹)

فہرست (حصہ دوم)

آخرت

موت، قبر، حشر

جنت، جہنم

دنیا سے بے رغبتی

احادیث

❶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً۔ فَقَالَ: مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔ ①

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر سوئے ہوئے تھے سو کر اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر بوریئے کے نشان تھے یہ دیکھ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ کیلئے ہم کوئی نرم گدا بنادیں (نرم بستر بچھادیں) تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اس دنیا سے کیا سروکار میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسا کہ ایک سوار کسی درخت کے نیچے (آرام کرنے کیلئے) اس کی چھاؤں میں بیٹھے پھر اس کو چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل دے۔

❷ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ ②

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور دنیا میں مال اُس کیلئے ہے جس کا آخرت میں کوئی مال نہیں اور اس کو وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

❸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رضی اللہ عنہ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ ③

① سنن الترمذی (۴/۵۸۸)، رقم (۲۳۷۷) وقال ہذا حدیث حسن صحیح
② ا۔مسند احمد (۳۰/۴۸۰)، رقم (۲۴۴۱۹)، ورجالہ ثقات ۲۔شعب الایمان (۷/۳۷۵)، رقم (۱۰۶۳۸) وقال العراقی: اسنادہ جید
③ مشکوۃ المصابیح (۳/۱۲۸)، رقم (۵۲۰۶)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر یہ وحی نہیں نازل کی گئی کہ میں مال جمع کر کے تاجر بن جاؤں بلکہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے آپ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے بن جائیے نیز اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیے، حتیٰ کہ آپ کی دنیا کی زندگی کا آخری وقت آجائے۔

④ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا وقال ثلاثًا او نحو هٰذا. فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ۔ ①

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے میرے اوپر یہ پیش کیا کہ وہ میرے لئے مکہ کی وادی کو سونا بنادیں لیکن میں نے عرض کیا میرے رب مجھے اس کی بالکل خواہش نہیں میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں جب بھوکا ہوں تو تیرے حضور میں گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں اور جب میں شکم سیر ہوں تو آپ کی تعریف بیان کروں اور شکر ادا کروں۔

⑤ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَكَّ مَیِّتٍ قَالَ اَیُّكُمْ یُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَیْءٍ اِلٰی اَنْ قَالَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَیْكُمْ۔ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر چھوٹے کان والے مرے ہوئے بکری کے بچہ پر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ مردار بکری کا بچہ اس کو ایک درھم کے عوض مل جائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ یہ ہمیں کسی چیز کے بھی عوض مل جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ کی قسم دنیا اللہ کے یہاں اس سے بھی زیادہ بے قدر و قیمت ہے جتنا تمہارے نزدیک یہ مرا ہوا بکری کا بچہ۔

⑥ حدیث: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ۔ ③

تحقیق وہ شخص فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اسے گزارہ کے قابل روزی دی گئی اور اللہ تعالیٰ

---

① سنن الترمذی (۴/۵۷۵)، رقم (۲۳۴۷) وقال ہذا حدیث حسن

② صحیح مسلم (۸/۲۱۰)، رقم (۷۶۰۷)

③ الجمع بین الصحیحین للحمیدی (۳/۳۴۲)، رقم (۲۹۶۴)

نے اسے اپنی عطا کردہ روزی پر قناعت عطا فرمائی۔

❼ حدیث مرفوع: يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ إِنَّمَا مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنٰى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلٰى أَوْ أَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذَالِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ تَارِكُهٗ لِلنَّاسِ۔ ①

بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال صرف تین طرح کا ہے۔(۱) جو کھایا اور ختم کر دیا یا(۲) جو پہنا اور پرانا کر دیا یا(۳) وہ مال جو اللہ کے لئے کسی کو دیا اور آخرت میں اس کو اپنے لئے محفوظ کر دیا اور اس کے علاوہ جو مال ہے وہ ختم ہو جائے گا لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔

❽ حدیث مرفوع: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔ ②

میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو دفن کے بعد واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے میت کے ساتھ اس کے رشتے دار، مال، عمل ساتھ جاتے ہیں، رشتہ دار اور مال دفن کے بعد واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

❾ حدیث مرفوع: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔ ③

ساز و سامان کے زیادہ ہونے سے آدمی غنی نہیں ہوتا اصل مالداری تو دل کا مالدار ہونا ہے۔

❿ حدیث مرفوع: لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔ ④

دینار و درھم کے غلام پر لعنت ہو۔

⓫ حدیث مرفوع: اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔ ⑤

تمام (جائز) قسم کا خرچ کرنا اللہ کے راستے میں شمار ہوتا ہے سوائے تعمیر کے، کہ اس پر جو مال لگتا ہے اس میں کوئی خیر نہیں۔

⓬ حدیث مرفوع: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهٗ أَحَبَّنِيَ

① صحیح مسلم (۸/۲۱۱)، رقم (۷۶۱۱)
② صحیح البخاری (۵/۲۳۸۸)، رقم (۶۱۴۹)
③ صحیح البخاری (۵/۲۳۶۸)، رقم (۶۰۸۱)
④ سنن الترمذی (۴/۵۸۷)، رقم (۲۳۷۵)
⑤ المرجع السابق (۴/۶۵۱)، رقم (۲۴۸۲)

اللهُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ: اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِیْ مَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّكَ النَّاسُ. ①

(۱۲) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتلادیں کہ جب اس کو کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرلو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرلو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

۱۳ حدیث مرفوع: مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْیًا عَلٰی اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِهٖ لَقِیَ اللهَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ.. وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللهَ تَعَالٰی وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانٌ. ②

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جائز طریقے سے دُنیا کے مال کو طلب کرے اور اس سے مقصود سوال سے بچنا، اپنے گھر والوں کے لئے کمانا، پڑوسی پر مہربانی کرنا ہو تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اس حال میں کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جو شخص جائز طریقے سے دنیا کا مال طلب کرنے میں لگے اور مقصود مال کو زیادہ کرنا، دوسروں پر فخر کرنا، اور دکھلاوا کرنا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

۱۴ حدیث مرفوع: اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ؟ ③

جب مرنے والا مرجاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا چھوڑ کر مرا ہے؟

۱۵ حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لَا تُکْثِرُوا الضِّحْكَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ. ④

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زیادہ ہنسا مت کرو کیونکہ ہنسا دل کو

① ریاض الصالحین (۱/۲۹۳) حدیث حسن
② مشکوٰۃ المصابیح (۳/۱۲۹) رقم (۵۲۰۷)
③ شعب الایمان (۱۳/۸۳) رقم (۹۹۹۳)
④ الادب المفرد (۱/۹۸) اسنادہ صحیح

مردہ کر دیتا ہے۔

16 حدیث: عَنْ كَعْبِ ابْنِ عِيَاضٍ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيَ الْمَالُ۔ ①

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر اُمت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

17 حدیث: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔ ②

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ پر کامل بھروسہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے رزق عطا کریں گے جیسے پرندوں کو عطا کرتے ہیں کہ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

18 حدیث: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔ ③

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو، تو تم ہنسنا کم کردو اور رونا زیادہ کردو اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم روتے ہوئے اللہ سے فریاد کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اور میری یہ تمنا ہے کہ کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

بروز قیامت اللہ قہار کا غصہ اور دینداروں کا اعزاز

حدیث مرفوع:

اِذَا جَمَعَ اللهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ نَادَاهُمْ بِصَوْتٍ

---

⑤ صحیح ابن حبان (۸/۱۷)، رقم (۳۲۲۳) ① مسند احمد بن حنبل (۱/۳۰)، رقم (۲۰۵)

② سنن الترمذی (۴/۵۵۶)، رقم (۲۳۱۲)

يَسْمَعُهُ اَقْصَاهُمْ كَمَا يَسْمَعُهُ اَدْنَاهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ اَنْصَتُّ اِلَيْكُمْ مُنْذُ خَلَقْتُكُمْ اِلٰى يَوْمِكُمْ هٰذَا فَاَنْصِتُوْا اِلَى الْيَوْمِ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ تُرَدُّ عَلَيْكُمْ. اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَجَعَلْتُمْ نَسَبًا. فَوَضَعْتُمْ نَسَبِيْ وَرَفَعْتُمْ نَسَبَكُمْ. قُلْتُ (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقَاكُمْ) وَاَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ أَغْنٰى مِنْ فُلَانٍ فَالْيَوْمَ أَضَعُ نَسَبَكُمْ وَأَرْفَعُ نَسَبِيْ. أَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ؟ فَيُرْفَعُ لِلْقَوْمِ لِوَاءٌ فَيَتْبَعُ الْقَوْمُ لِوَاءَ هُمْ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ ①

ترجمہ: ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حق سبحانہ وتعالی اولین و آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے تو انہیں ایسے پکاریں گے کہ دور والا بھی ایسا سنے گا جیسے قریب والا سن رہا ہوگا اور فرمائیں گے "اے لوگو! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا اس وقت سے لے کر آج تک میں خاموش رہا۔ آج تم خاموش رہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ تمہارے اعمالوں کو تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اے لوگو! ایک میں نے تمہارا نسب (معیار) بنایا تھا اور ایک تم نے اپنا معیار بنالیا۔ تم نے میرے نسب کو گرادیا حالانکہ میں نے تمہارے نسب کو بلند کیا تھا، میں نے کہا تھا "(میرے نزدیک تم میں زیادہ شرف والا وہ ہے جو مجھ سے ڈرنے والا ہے) اور تم نے انکار کیا اور یہ کہنے لگے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں فلاں سے زیادہ مال دار ہے۔ آج میں تمہارے نسب (معیار) کو گراتا ہوں اور اپنے نسب کو بلند کرتا ہوں، متقی لوگ کہاں ہیں؟ ایک جھنڈا بلند ہوگا اور ایک جتھا اس کے نیچے اپنے ٹھکانے کی طرف چلنے لگے گا اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب داخل ہو جائے گا"۔

شاہ و گدا ہر ایک نے مٹی میں ملنا ہے

① قولہ تعالی: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى. (طہ:۵۵)

---

① احیاء علوم الدین للغزالی رحمہ اللہ (۶/۷۲) وقال الحافظ العراقی فی "تخریج احادیث الاحیاء" (۸/۳۲۹) أخرجه الطبرانی فی الأوسط والحاکم فی المستدرک بسند ضعیف والثعلبی فی التفسیر مقتصرا علی آخره "انی جعلت نسبا ...... الحدیث" من حدیث ابی هریرة رضی اللہ عنہ یقول العبد الضعیف: ولم یذکره السبکی فی تخریجه علی احادیث الاحیاء التی لم یجد لها اسنادا أو لیس لها اصل

ترجمہ:۔ہم نے تم کواسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو لے جاویں گے اور پھر دوبارہ اسی سے تم کو نکالیں گے۔

حدیث: عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم اَنَّهٗ قال: قال تعالٰی یَا بَنِیْ آدَمَ خَلَقْتُکُمْ مِنَ التُّرَابِ وَمَصِیْرُکُمْ اِلَی التُّرَابِ فَلَا تَتَکَبَّرُوْا عَلٰی عِبَادِیْ فِیْ حَسَبٍ وَلَا مَالٍ فَتَکُوْنُوْا عَلَیَّ أَهْوَنَ مِنَ الذَّرِّ وَاِنَّمَا تُجْزَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِأَعْمَالِکُمْ لَا بِأَحْسَابِکُمْ وَاِنَّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ فِی الدُّنْیَا أَجْعَلُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلَ الذَّرِّ یَطَأُهُمُ النَّاسُ کَمَا کَانَتِ الْبَهَائِمُ تَطَأُهٗ فِی الدُّنْیَا وَحُکِیَ اَنَّهُ افْتَخَرَ رَجُلَانِ عِنْدَ مُوْسٰی علیه السلام بِالنَّسَبِ وَالْحَسَبِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اَنَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ حَتّٰی عَدَّ تِسْعَةً فَأَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ قُلْ لَهٗ هُمْ فِی النَّارِ وَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ وَأَنْشَدَ بَعْضُهُمْ:

وَلَا تَمْشِ فَوْقَ الْأَرْضِ اِلَّا تَوَاضُعًا
فَکَمْ تَحْتَهَا قَوْمٌ هُمُوْ مِنْكَ أَرْفَعُ
فَاِنْ کُنْتَ فِیْ عِزٍّ وَحِرْزٍ وَرِفْعَةٍ
فَکَمْ مَاتَ مِنْ قَوْمٍ هُمُوْ مِنْكَ اَمْنَعُ (۱)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق سجانہ وتقدس نے فرمایا" اے آدم کے بیٹے! میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور مٹی ہی میں جانا ہے اسلئے تم میرے بندوں پر حسب اور مال میں بڑائی نہ جتاؤ ورنہ تم میرے نزدیک چیونٹی سے بھی کم تر ہوگے اور تمہیں قیامت کے دن اعمال کے بقدر بدلہ دیا جائے گا نہ کہ تمہارے حسب ونسب کو دیکھا جائے گا۔ اور دنیا میں تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن ایک چیونٹی کے برابر کردوں گا جسے لوگ روندتے ہوں گے جیسے جانور دنیا میں چیونٹی کو روندتے ہیں۔ اور ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ موسی علیہ السلام کے زمانے میں دو آدمیوں نے حسب ونسب پر فخر کیا" ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں یہاں تک کہ اس نے نو (۹) عدد تک گنوایا۔ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اسے کہہ دو کہ وہ نوسارے جہنمی تھے اور تو دسواں جہنمی ہے۔ اور کسی نے کیا خوب کہا:

(۱) تفسیر روح البیان (۱۹/۵)

"زمین پر صرف تواضع کے ساتھ ہی چلو۔ اس کے نیچے کتنے ہی ایسے لوگ مدفون
ہیں جو تم سے زیادہ بلند تھے۔ اگر تو اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ہے اور قلعہ و بلندی میں
ہے۔ تو کتنے لوگ موت کا پیالہ پی چکے جو تم سے زیادہ حفاظت میں رہ رہے تھے"۔

قبر کی پکار

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاہُ
فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْشِرُوْنَ قَالَ: اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ
اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی فَاَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ
فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ: اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا
بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ
الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ
عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذَا وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ قَالَ
فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ یُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ
اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَھْلًا: اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ
یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذَا وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ
بِكَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْہِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَھَا فِیْ جَوْفِ
بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیِّضُ اللّٰہُ لَہٗ سَبْعِیْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْھَا نَفَخَ فِی
الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْھَشْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی
یُفْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ①

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ نماز کے لئے تشریف لائے تو ایک
جماعت کو دیکھا کہ وہ کھل کھلا کر ہنس رہی تھی اور ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے۔ حضور
ﷺ نے فرمایا کہ اگر لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو جو حالت میں دیکھ رہا

① سنن الترمذی (۴/۶۳۹) رقم (۲۴۶۰)

ہوں وہ پیدا نہ ہو لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں بیگانگی کا گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں، مٹی کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں جب کوئی مؤمن قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو بہت اچھا کیا کہ تو آ گیا جتنے آدمی زمین پر چلتے تھے تو ان سب میں زیادہ پسند تھا آج جب تو میرے پاس آیا ہے تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھے گا اس کے بعد وہ قبر جہاں تک مردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک وسیع کر دی جاتی ہے اور ایک دروازہ اس میں کھول دیا جاتا ہے۔ (جس سے وہاں کی ہوا اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں) اور جب کوئی بدکردار قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تیرا آنا نامبارک ہے برا کیا جو تو آیا زمین پر جتنے آدمی چلتے تھے ان سب میں تجھ ہی سے مجھے زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے تو میرے برتاؤ کو بھی دیکھے گا۔ اسکے بعد وہ اسکو اس طرح سے دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، راوی نے کہا حضور ﷺ نے انگلیوں سے اشارہ کیا انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کیں اور ستر اژدھے اس پر ایسے مسلط ہو جاتے ہیں کہ ایک ہی زمین پر پھونک مارے تو اس کے اثر سے زمین پر گھاس تک باقی نہ رہے۔ اور وہ اس کو قیامت تک ڈستے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسکے حساب کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔

قیامت کے نام (قرآن سے)

قیامت کے نام	ترجمہ
❶ يَوْمَ الْوَاقِعَةِ۔ (الواقعه)	قیامت واقع ہونے کا دن۔
❷ يَوْمَ الْاِنْشِقَاقِ۔ (الانشقاق)	آسمان پھٹ جانے کا دن۔
❸ يَوْمَ الزَّلْزَلَةِ۔	زلزلہ آنے کا دن۔
❹ يَوْمَ الْغَاشِيَةِ۔	محیط عام کا دن۔
❺ يَوْمَ الْبَعْثِ۔	اٹھنے کا دن۔
❻ يَوْمَ الْجَمْعِ۔ (التغابن)	جمع ہونے کا دن۔
❼ يَوْمَ الصَّدْعِ۔ (طارق)	پھٹ جانے کا دن (قیامت کا دن)
❽ يَوْمَ التَّنَادِ۔	قیامت کا اور ایک دوسرے کو پکارنے کا دن۔

۹ يَوْمَ السُّؤَالِ۔	مانگنے کا دن۔
۱۰ يَوْمَ الْوَعِيْدِ۔ (قٓ)	وعید کا دن۔
۱۱ يَوْمَ الْحَاقَّةِ۔ (الحاقہ)	حقیقت کا دن۔
۱۲ يَوْمَ الْخَافِضَةِ وَالرَّافِعَةِ۔ (الواقعہ)	پست کرنے والا دن بلند کرنے والا دن۔
۱۳ يَوْمَ الْاِنْفِطَارِ۔ (انفطار)	جس دن یہ آسمان پھٹ جائے گا۔
۱۴ يَوْمَ الرَّجْفَةِ۔	جھٹکے اور زلزلے کا دن۔
۱۵ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (واقعہ)	مقرر کردہ دن۔
۱۶ يَوْمَ النُّشُوْرِ	مردوں کو زندہ کرکے اٹھانے والا دن۔
۱۷ يَوْمَ الْعَرْضِ	پیش ہونے کا دن۔
۱۸ يَوْمَ الصَّدْرِ	لوٹنے کا دن۔
۱۹ يَوْمَ الْفَتْحِ۔	فیصلے یا غلبے کا دن۔
۲۰ يَوْمَ الْقِصَاصِ۔	بدلہ کا دن۔
۲۱ يَوْمَ التَّبَدُّلِ۔	بدلنے کا دن۔
۲۲ يَوْمَ الْمَصِيْرِ	لوٹنے کا دن
۲۳ يَوْمَ الْحِكْمَةِ۔ (بقرہ)	انصاف کا دن۔
۲۴ يَوْمَ الْفِتْنَةِ۔	آزمائش کا دن۔
۲۵ يَوْمٍ عَاصِفٍ۔	تیز ہوا یا آندھی کا دن۔
۲۶ يَوْمٍ مَّشْهُوْدٍ۔ (بروج)	حاضر ہونے کا دن۔
۲۷ يَوْمَ الْفِرَارِ۔	بھاگ دوڑ کا دن۔
۲۸ يَوْمَ النَّدَامَةِ۔	ندامت کا دن۔
۲۹ يَوْمَ التَّلَاقِ۔	اجتماع یعنی قیامت کا دن۔
۳۰ يَوْمَ الْفَصْلِ (الطارق)	فیصلے کا دن۔
۳۱ يَوْمَ الْوَزْنِ۔	ترازو کا دن۔
۳۲ يَوْمَ النَّفْخَةِ	صور پھونکنے کا دن۔
۳۳ يَوْمٌ عَسِيْرٌ۔	سخت دن۔

۳۴ یَوْمٌ عَبُوْسٌ۔ سختی کا دن۔
۳۵ یَوْمَ التَّغَابُنِ۔ ہار جیت کا دن۔
۳۶ یَوْمَ التَّکْوِیْرِ۔ (تکویر) سورج کے بے نور ہونے کا دن۔
۳۷ یَوْمَ النَّاقُوْرِ۔ صور پھونکنے کا دن۔
۳۸ یَوْمَ الدِّیْنِ۔ بدلہ و جزاء کا دن۔
۳۹ یَوْمَ الْخُرُوْجِ۔ (قٓ) نکلنے کا دن۔
۴۰ یَوْمَ الْفَرْقِ۔ جدائی کرنے کا دن۔
۴۱ یَوْمَ الْفَزَعِ۔ گھبراہٹ کا دن۔
۴۲ یَوْمَ الْحِسَابِ۔ حساب کا دن۔
۴۳ یَوْمَ الْوَعِیْدِ۔ وعدے کا دن۔
۴۴ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ۔ حشر کا دن۔
۴۵ یَوْمَ الْمَآبِ۔ ٹھکانے کا دن۔
۴۶ یَوْمَ الْقَضَآءِ۔ فیصلے کا دن۔
۴۷ یَوْمٌ عَقِیْمٌ۔ (الذاریات) خیر سے خالی دن۔
۴۸ یَوْمَ الْاِنْکِدَارِ۔ بکھر جانے کا دن۔
۴۹ یَوْمٌ عَظِیْمٌ۔ بڑا دن۔
۵۰ یَوْمَ التَّفْجِیْرِ۔ دریاؤں کے بہنے کا دن۔

آخرت کے دن کی ہولناکیاں:

یَوْمَ: آیات — **ترجمہ**

۱ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ (آل عمران) جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض کالے۔
۲ یَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا۔ (انعام) جس دن ہم ان کو جمع کریں گے۔
۳ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ۔ (انعام) جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔
۴ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ۔ (توبہ)
جائے گا پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔

❺ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابِ. (ابراھیم)
جس دن حساب قائم ہوگا۔

❻ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ۔ (ابراھیم)
جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی۔

❼ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ۔
جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلائیں گے۔

❽ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً۔ (کھف)
جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹادیں گے آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان ہے۔

❾ يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ۔ (انبیاء)
جس روز ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذ کا مضمون لپیٹ دیا جائے۔

❿ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ۔ (حج)
جس روز تم لوگ اس کو دیکھو گے (اس روز) تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پلاتے بچے کو بھول جائیں گی۔

⓫ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ۔ (نور)
جس روز انکے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی اور ان کے ہاتھ۔

⓬ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (نور)
اور ان کے پاؤں بھی (گواہی دیں گے) ان کاموں کی جو یہ لوگ کرتے تھے۔

⓭ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا۔ (الفرقان)
اور جس روز آسمان ایک بدلی پر سے ہٹ جائیگا اور فرشتے بکثرت اتارے جائینگے۔

⓮ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ۔ (فرقان)
جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھاوے گا۔

⓯ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ (شعراء)
اس دن میں نہ مال کام آوے گا نہ اولاد۔

١٦ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ. (غافر)
جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ کام (نفع) نہ دے گی۔

١٧ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ. (فصلت)
جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کر کے لائے جاویں گے۔

١٨ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (دخان)
اس دن کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔

١٩ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى
جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے۔

٢٠ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ. (ق)
جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر گئی اور وہ کہے گی کچھ اور بھی۔

٢١ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا. (ق)
جس دن زمین ان پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوں گے۔۔

٢٢ يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا. (طور)
جس روز آسمان تھر تھرانے لگے گا۔

٢٣ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا. (طور)
جس روز ان کو آتشِ دوزخ کی طرف دھکے دے کر لاویں گے۔

٢٤ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ. (قمر)
جس روز ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوے گا۔

٢٥ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ. (قمر)
جس روز یہ لوگ اپنے چہروں کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے۔

٢٦ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ. (معارج)
جس روز (آسمان رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا۔

٢٧ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ. (مزمل)
جس روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریگ رواں ہو جائیں گے۔

٢٨ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا. (نبأ)
جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ۔ (نبأ)

جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس میں اپنے ہاتھوں سے کیے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ۔ (نازعات)

جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی۔ اور اس دن دل دھڑک رہے ہوں گے۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى۔ (عبس)

جس دن انسان اپنے کیے ہوئے کو یاد کرے گا۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ۔ (عبس)

جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا۔ (انفطار)

وہ دن ایسا ہے جس میں کسی شخص کے نفع کے لیے بس نہ چلے گا۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ۔ (طارق)

جس دن تمام پوشیدہ باتوں کی جانچ ہوگی

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ (قارعة)

جس دن آدمی بکھرے ہوئے (پریشان) پروانوں کی طرح ہو جاویں گے۔

يومًا……:

يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا۔ (بقرہ)

جس دن نہ کوئی شخص بھی کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا

يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔

جس دن میں بہت سی آنکھیں اور دل الٹ جائیں گے۔

يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ۔

جس دن میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا۔

جو دن بچوں کو بھی بوڑھا کر دیگا۔

يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا۔

ایسے دن سے ڈرتے رہیں جسکی سختی عام ہوگی۔

❁ یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا: سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

یومئذ

❁ وَتَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ یَوۡمَئِذٍ مُّقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ۔ (ابراھیم) — اور تو مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔

❁ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ۔ (مومنون) — جو باہم رشتے ناتے تھے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

❁ یَوۡمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوۡنَ: (روم) — اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے۔

❁ یَوۡمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوۡنَ: (روم) — اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔

❁ یَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰی مِنۡكُمۡ خَافِیَةٌ۔ (حاقه) — جس دن تم پیش کیئے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔

❁ وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنۡ یُّفۡعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ۔ (قیامة) — بہت سے چہرے اس روز بے رونق ہونگے اور وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائے گا۔

❁ قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ: (نازعات) — بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے۔

❁ وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ عَلَیۡهَا غَبَرَةٌ تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ: (عبس) — بہت سے چہروں پر اس روز (کفر) کی وجہ سے ظلمت ہوگی اور ان پر کدورت چھائی ہوگی۔

❁ وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ۔ (غاشیه) — بہت سے چہرے اس روز ذلیل اور مصیبت جھیلتے ہونگے۔

❁ وَجِایۡٓءَ یَوۡمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ۔ (فجر) — اس روز جہنم کو لایا جائے گا۔

❁ یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰی لَهُ الذِّكۡرٰی۔ (فجر) — اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔

❁ فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ: (فجر) — پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا۔

۴ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ (زلزال) — اس روز زمین سب اچھی بری خبریں بیان کرنے لگے گی۔

۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا: (زلزال) — اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس ہوں گے۔

۶ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ (تکاثر) — پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

یالیتنی

۱ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (فرقان) — کیا اچھا ہوتا میں رسول کے ساتھ دین کی راہ پر لگ لیتا۔

۲ يَاوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ (فرقان) — ہائے میری شامت کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔

۳ يَالَيْتَنِي لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَهْ۔ (حاقة) — کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا اعمال نامہ ہی نہ ملتا۔

۴ يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا۔ (نبأ) — کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

۵ يَالَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي۔ (فجر) — کاش میں اس زندگی کے لیے کوئی عمل نیک آگے بھیج دیتا۔

۶ يَالَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ۔ (حاقه) — کیا اچھا ہوتا موت ہی خاتمہ کر چکتی۔

۷ يَاوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا۔ (کہف) — ہائے میری کم بختی اس نامہ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کے لیے ہوئے نا کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا، اور نہ بڑا گناہ (چھوڑا)۔

اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے موازنہ

درج ذیل دس چیزوں میں اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے موازنہ ملاحظہ ہو کہ جنتی لوگ اپنے نیک اعمال کی بدولت کس قدر نعمتوں اور راحتوں میں ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں جہنمی لوگ اپنے گناہوں کے سبب کس قدر تکالیف اور عذابات میں ہوں گے (تا کہ نیکیوں سے محبت اور گناہوں

سے نفرت پیدا ہو اور جنت وجہنم کے تذکرہ سے یہی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ نااہل وروسیاہ کو بھی یہ دولت عطا فرمائے، وذالك من فضله ليس ببعيد)

ا۔ کھانے

اہلِ جنت کے کھانے:

کھانا (قرآن کی روشنی میں)

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ. (الواقعه) — اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ. (الواقعه) — پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا۔

فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ (الواقعه) — وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں اور تہہ بتہہ کیلے ہوں گے۔

وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعه) — کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے نہ ان کی روک ٹوک ہوگی۔

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ. (الحاقه) — جس کے میوے جھکے ہوں گے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا. (الحاقه) — کھاؤ پیؤ مزے کے ساتھ۔

فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (الرحمٰن) — ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ. (الرحمٰن) — ان دونوں جنتوں میں پھل، کھجور اور انار ہوں گے۔

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ (دخان) — جنت میں ہر قسم کے پھل منگاتے ہوں گے اطمینان کے ساتھ۔

لَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ (محمد) — ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔

أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا — اس کا کھانا اور اس کا سایہ ہمیشہ ہوگا۔

ایک ہی کھانے میں کئی کھانوں کے ذائقے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمُ اللُّقْمَةَ فَيَجْعَلُهَا فِيْ فِيْهِ ثُمَّ يَخْطُرُ عَلٰى بَالِهٖ طَعَامٌ اٰخَرُ فَيَتَحَوَّلُ الطَّعَامُ الَّذِيْ فِيْ فِيْهِ عَلَى الَّذِي اشْتَهٰى ثُمَّ قَرَاَ (وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ) ①

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیان کیا۔ اور جنت کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو آدمی (جنت میں ایک) لقمہ منہ میں ڈالے گا پھر اس کے دل میں کسی اور کھانے کا خیال آئے گا تو وہ لقمہ اس کھانے میں بدل جائے گا جس کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوا تھا پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (جنت میں وہ تمام نعمتیں میسر ہوں گی جن کی آدمی خواہش کرے گا اور آنکھوں کو جن سے لذت حاصل ہوگی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے)۔

اہلِ جہنم کے کھانے

ا۔ کھانا (قرآن کی روشنی میں)

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ۔ (دخان)

"کانٹوں والا درخت گنہگار لوگوں کا کھانا ہوگا تیل کی تلچھٹ کی طرح، ان کے پیٹوں میں کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔"

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ۔ (صافات)

---

① تفسیر ابن کثیر (۷/۲۳۹)

”وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلے گا اس کا پھل ایسا ہوگا گویا کہ وہ سانپوں کے سر ہیں پھر جہنمی اس کو کھائیں گے پھر وہ اس سے پیٹ بھریں گے پھر ان کے لئے اس پر گرم کھولتے پانی کا ملانا ہے (گرم پانی پینا ہے)۔“

وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ. (حاقہ۳۶)

”پیپ کے علاوہ ان کوئی کھانا نہ ہوگا اس کو وہی لوگ کھائیں گے جو گنہگار ہوں گے۔“

۲۔ زقوم کا قطرہ

حدیث مرفوع: لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامُهٗ. ①

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکایا جائے تو وہ دنیا والوں کے زندگی گذارنے کے سارے اسباب خراب کردے پھر کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی یہی ہو۔“

۳۔ گلے میں اٹکنے والا کھانا

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ. (مزمل)

”بے شک ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر ہے اور ایسا کھانا جو گلے میں اٹکنے والا ہے۔“

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ. (غاشیہ)

جہنمیوں کے لئے کانٹے والا کھانا ہی ہوگا۔

۲۔ مشروبات

اہلِ جنت کے مشروبات

ا۔ مشروبات (قرآن کی روشنی میں)

❶ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى. (محمد)

① سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۵) وکذا اوردہ ابن حبان فی صحیحہ بغیر لفظہ من ابن عباس رضی اللہ عنہ واسنادہ علی شرط الشیخین

اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا کہ وہ خراب ہو جائے اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بھی بدلہ ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والے کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ایسے شہد کی ہیں جو بالکل صاف ہوگا۔

۲ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ۔ (الواقعہ)

ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے آفتابے اور ایسے جام شراب کہ اس سے ان کو دردِ سر ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔

۳ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۔ (سورة الدهر)

جو نیک ہوں گے وہ ایسے جام شراب سے شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی ایسے چشمے سے پیویں گے جس سے خدا کے خاص بندے پیویں گے جس کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے لے جائیں گے۔

۴ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا۔ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا۔ (دهر)

ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے اور وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہیں ان کو ایسا جام شراب پلایا جاوے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے ان کو پلایا جائے گا جو وہاں ہوگا جس کا نام سلسبیل مشہور ہوگا۔

۵ وَكَاْسًا دِهَاقًا۔ (النبأ)

اور لبالب بھرے ہوئے جام۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ۔ (الغاشية)

اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ۔ (طور)

جنتی لوگ آپس میں جام شراب پر (دوستانہ) چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس میں نہ کوئی بک

بک ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ.

ان کے پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کی ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔ (مطففین)

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا. (الدھر)

اوران کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ. (زخرف)

ان کے پاس سونے کی پلیٹیں اور گلاس لائے جاویں گے۔

اہلِ جہنم کا پینا

ا۔ پینا (قرآن کی روشنی میں)

1 فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ. (واقعہ)

پھر پیو گے اس پر کھولتا ہوا پانی پھر پیو گے جیسے وہ اونٹ پیتے ہیں جن کو پیاس کی بیماری ہو۔

2 وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ. (محمد)

پلایا جائے گا ان کو کھولتا پانی جو ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا۔

3 وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (کہف)

اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جیسے تیل کی تلچھٹ ان کے منہ کو بھون ڈالے گا کیا برا پینا ہے۔

4 وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ (ابراھیم)

اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اسے گلے سے نہ اتار سکے گا۔

۵ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ۔ (صٓ)

یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے سو یہ لوگ اس کو چکھیں اور بھی اسی قسم کی طرح طرح کی چیزیں ہیں۔

۶ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا۔ (نبأ)

جہنمی اس جہنم میں نہ تو کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ پینے کی چیز کا بجز گرم پانی اور پیپ کے۔

حدیث:۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔ ①

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے بدبودار پانی کا ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو وہ دنیا کو بدبودار کردے۔

حدیث:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ جُعِلَ وَسَطَ الْاَرْضِ لَاٰذٰى نَتْنُ رِيْحِهٖ وَشِدَّةُ حَرِّهٖ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جہنم کے کھولتے پانی سے ایک ڈول بھرا جائے اور زمین کے درمیان اس کو ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور گرمی کی شدت مشرق اور مغرب کے درمیان کی مخلوق کو تکلیف زدہ کردے۔

۲۔ جہنمی پانی کا ڈول

جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو آکر بتایا:

لَوْ اَنَّ ذَنُوْبًا مِنْ شَرَابِ جَهَنَّمَ صُبَّ فِيْ مَاءِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا لَقَتَلَ مَنْ ذَاقَهٗ۔ ③

اگر دوزخ کے پانی کا ایک ڈول زمین میں موجود تمام پانیوں میں ڈال دیا جائے تو جو بھی اسے چکھ لے گا ہلاک ہو جائے گا۔

---

① سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۴) ② المعجم الاوسط (۴/۸۷)، رقم (۳۶۸۱)

① شعب الایمان (۹/۵۰۸)

۳۔ یُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ کی تفسیر میں حدیث

حدیث: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یُقَرَّبُ (اَیْ اَحَدُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ) اِلٰی فِیْهِ فَیَکْرَعُهٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْهُ شَوٰی وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ۔ ①

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں میں سے کوئی ایک شخص پانی کے برتن کو اپنے قریب کرے گا پھر اسے منہ سے لگا کر پینا چاہے گا تو جونہی اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو وہ اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی پس جونہی اس کا گھونٹ بھرے گا وہ پانی اس کی انتڑیاں کاٹ دے گا یہاں تک کہ وہ انتڑیاں کٹ کر اس کے پاخانے کے راستے سے نکل جائیں گی۔

۴۔ شرابی کے لئے شرمگاہوں کی پیپ

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللهُ مِنْ نَّهْرِ الْغُوْطَةِ قِیْلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوْطَةِ؟ قَالَ یَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ یُؤْذِیْ اَهْلَ النَّارِ رِیْحُ فُرُوْجِهِمْ۔ ②

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرا اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو "غوطہ" کی نہر سے پلائیں گے پوچھا گیا "غوطہ" کی نہر کیا ہے؟ فرمایا وہ بدکار عورتوں کی شرمگاہ سے نکلتی ہے ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے دوزخ والے پریشان ہوں گے۔

۵۔ نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کیلئے طینۃ الخبال

حدیث مرفوع: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ عَلَی اللهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَاتِ فَیَسْقِیْهِ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ ③

---

② سنن الترمذی (۴/۵۰۷)، رقم (۲۵۸۳) واخرجہ الحاکم فی مستدرکہ (۲/۳۸۲) علی شرط مسلم واقرہ الذہبی فی التلخیص

① المستدرک للحاکم (۴/۱۶۳)، رقم (۷۲۳۴) وقال: ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ووافقہ الذہبی فقال: صحیح

③ صحیح مسلم (۶/۱۰۰)، رقم (۵۳۳۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عہد کیا اس شخص کے لئے جو نشہ آور چیزیں استعمال کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو طینۃ الخبال میں سے پلائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخیوں کا پسینہ۔

۳، ۴۔ کھانے پینے کی کیفیت اور کھانے پینے کے برتن

اہلِ جنت کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنٰی أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ لَهٗ سَبْعُ دَرَجَاتٍ، وَهُوَ عَلَی السَّادِسَةِ وَفَوْقَهُ السَّابِعَةُ وَاِنَّ لَهٗ ثَلٰثَ مِاَةِ خَادِمٍ. یُغْدٰی عَلَیْهِ وَیُرَاحُ کُلَّ یَوْمٍ بِثَلَاثِ مِاَةِ صَحْفَةٍ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: مِنْ ذَهَبٍ فِیْ کُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی. وَاِنَّهٗ لَیَلَذُّ اٰخِرَهَا کَمَا یَلَذُّ أَوَّلَهَا. وَمِنَ الْاَشْرِبَةِ ثَلٰثَ مِاَةِ اِنَاءٍ فِیْ کُلِّ اِنَاءٍ شَرَابٌ لَیْسَ فِی الْاٰخِرِ. وَاِنَّهٗ لَیَلَذُّ اٰخِرَهٗ کَمَا یَلَذُّ أَوَّلَهٗ. وَاِنَّهٗ لیقول. ای ربِّ. لَوْ أَذِنْتَ لِیْ اَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَسَقَیْتُهُمْ لَمْ یَنْقُصْ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِیْ شَیْئًا. وَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَةً سِوٰی أَزْوَاجِهٖ مِنَ الدُّنْیَا. وَاِنَّ الْوَاحِدَةَ لَتَقْعُدُ مَقْعَدَهَا قَدْرَ مِیْلٍ مِنَ الْاَرْضِ. ①

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ سب سے ادنی مرتبے کے جنتی کو بھی سات درجات و منزلیں عطا کی جائیں گی۔ وہ جنتی چھٹی منزل پر ہوگا اور اس کے اوپر ساتویں منزل ہوگی اور اس کے تین سو خدام ہونگے۔ جو ہر دن صبح و شام تین سو طشت کھانے کے لائیں گے اور مجھے ان کے بارے میں صرف یہ پتہ ہے کہ وہ سونے کے ہونگے اور ہر کھانے کی نوع دوسرے کھانے سے مختلف ہوگی اور جو لذت پہلے سے حاصل ہوگی وہی لذت آخری سے حاصل ہوگی۔ اور مشروبات کے لئے تین سو برتن ہونگے ہر برتن (گلاس) کا شربت دوسرے سے مختلف ہوگا۔ اور آخری برتن کا مزہ پہلے برتن کی طرح

① اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/ ۲۲۲) رقم (۷۸۸۰) وقال: رواہ ابو یعلی الموصلی واحمد بن حنبل ورواتہ ثقات

ہوگا (یعنی مزہ کم نہ ہوگا) اور وہ جنتی کہے گا "اے رب! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں جنتیوں کو کھلاؤں اور پلاؤں۔ (چنانچہ کھلانے پلانے کے بعد بھی) ان میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور اس کی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر (۷۲) حورعیناء اس کی بیویاں ہوں گی اور ان میں سے ایک حور زمین کے ایک میل کے بقدر جگہ پر بیٹھتی ہے۔

اہلِ جہنم کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن:

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ: "اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ" فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِكًا. فَيَقُوْلُوْنَ: "يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ" قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ "اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ". قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَآئِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ "رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ" قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ: "اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ" فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ. ①

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم والوں پر بھوک ڈالی

① سنن الترمذی (۴/۷۰۷)، رقم (۲۵۸۶)

جائے گی بھوک کا عذاب اس کے برابر ہو گا جس میں وہ پہلے تھے پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو ایسے خاردار درخت کے کھانے دیئے جائیں گے جو نا تو ان کو موٹا کریں گے نہ ان کی بھوک مٹائیں گے پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا، پھر وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں کھانا گلے میں پھنس جاتا تھا تو اس کو اتارنے کے لئے پانی پیتے تھے پھر وہ پانی مانگیں گے تو ان کو کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا لوہے کے آنکڑوں کے ساتھ جب وہ ان کے منہ کے قریب ہو گا تو ان کے چہروں کو جھلسا دے گا جب وہ پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہو گا تو وہ پانی جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہو گا اس کو کاٹ دے گا پھر وہ کہیں گے کہ جہنم کے داروغے کو پکارو پھر فرشتے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے وہ کہیں گے لے کر آئے تھے فرشتوں نے کہا پکارو اور کافروں کا پکارنا نہیں مگر گمراہی میں پھر وہ کہیں گے کہ تم مالک (داروغہ) کو بلاؤ پھر وہ کہیں گے اے مالک چاہئے کہ تیرا رب ہمارے لیے فیصلہ کر لے۔ راوی نے کہا مالک ان کو جواب دے گا تم ٹھہرے رہو۔ حضرت اعمشؒ نے فرمایا کہ جہنمیوں کے پکارنے اور مالک کے ان کو جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہو گا۔ پھر وہ لوگ کہیں گے تم اپنے رب کو پکارو آج تمہارے رب سے زیادہ کوئی بہتر نہیں ہے پھر وہ جہنمی کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہمارے اوپر غالب آ گئی اور ہم بھٹکے ہوئے لوگ تھے"۔ اے ہمارے رب ہمیں اس جہنم سے نکال پھر اگر ہم دوبارہ کریں تو ہم ظلم کرنے والے ہیں۔ پھر اعمش نے فرمایا اللہ جل شانہ ان کو جواب دینگے کہ تم اس میں رذیل ہو کر پڑے رہے اور بکو اس نہ کرو پس اس وقت وہ ہر خیر سے مایوس و ناامید ہو جائیں گے پس اس وقت وہ ہائے افسوس، ہائے مصیبت، حسرت، اور بربادی پکارنا شروع کر دیں گے۔

برتن:

حدیث: عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَهْلِ جَهَنَّمَ. فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْهِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ. ①

حضور ﷺ سے جہنمیوں کے بارے میں مروی ہے کہ پانی مانگیں گے تو ان کے سامنے دوزخ کا کھولتا ہوا پانی لوہے کے چمٹوں کے ساتھ لایا جائے گا۔

---

① سنن الترمذی (۴/۷۰۷)، رقم (۲۵۸۶)

۵۔رہائش:

اہلِ جنت کی رہائش:

عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَرَجُلٌ لَهُ دَارٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْهَا غُرَفُهَا وَأَبْوَابُهَا۔ ①

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ سب سے ادنی درجہ کا جنتی ایسا شخص ہوگا جس کا گھر ایک (بے جوڑ) موتی کا ہوگا۔ جس کے کمرے، دروازے بھی اسی موتی کے ہونگے۔

اہلِ جہنم کی رہائش/ٹھہرنے کی جگہ:

عن عبید بن عمیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ۔ ②

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عذاب کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ جہنمی وہ شخص ہوگا جس نے (آگ کے) دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن کی (شدتِ حرارت کی) بدولت اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھول رہا ہوگا۔

۶۔لباس اور کپڑے:

اہلِ جنت کے کپڑے:

ا۔جنت کا لباس

يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ (کھف ۳۱)

جنتی لوگ سبز باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔

---

① (۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۱۰)، رقم (۳۵۱۳۱) (۲) الزہد لھناد (۱/۱۰۳)، رقم (۱۲۶) وکذا فی الزہد لاسد بن موسیٰ۔

② مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۵۷)، رقم (۳۵۲۷۰)

۲۔ جنتی درخت سے کپڑوں کے جوڑوں کا نکلنا

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا انْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى طُوْبٰى فَتُفْتَحُ لَهٗ اَكْمَامُهَا فَيَاْخُذُ مِنْ اَيِّ ذٰلِكَ شَاءَ اِنْ شَاءَ اَبْيَضَ وَاِنْ شَاءَ اَحْمَرَ وَاِنْ شَاءَ اَخْضَرَ وَاِنْ شَاءَ اَصْفَرَ وَاِنْ شَاءَ اَسْوَدَ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ وَاَرَقُّ وَاَحْسَنُ۔ ①

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا تو طوبیٰ نامی درخت کے پاس لایا جائے گا پھر اس کے لئے درخت طوبیٰ کے شگوفوں والی کٹوریوں اور غلافوں کو کھول دیا جائے گا (جس میں سے کئی رنگوں کے کپڑے نکلیں گے) وہ جنتی ان میں سے جو چاہے گا، لے لے گا چاہے تو سفید چاہے تو سرخ چاہے تو سبز چاہے تو زرد چاہے تو سیاہ جیسے گل لالہ ہوتا ہے ایسے جوڑے ہوں گے جو بہت زیادہ نرم باریک اور بہت زیادہ خوبصورت۔

حدیث مرفوع: عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْهُ: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللہِ اَرَاَيْتَ ثِيَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَتُنْسَجُ نَسْجًا اَمْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ...... قَالَ: لَا بَلْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ۔ ②

ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ مجھے جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں بتائیے کہ کیا وہ دھاگے وغیرہ سے بنے ہوئے ہیں یا جنت کے پھلوں سے نکلے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جنت کے پھلوں سے نکلے ہوئے ہیں۔

۳۔ جنتی دوپٹہ

وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (بعض الحدیث) ③

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسا دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہوگی جس کی قیمت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

۴۔ جنت کا رومال

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُبَّةُ سُنْدُسٍ

① ا۔ الترغیب والترہیب (۴/۲۹۴)، رقم (۵۶۹۹) ۲۔ حادی الارواح (۱/۱۳۹) ۳۔ صفۃ الجنۃ (۱/۱۵۰)، رقم (۱۳۲)
② مسند احمد (۲/۲۰۳)، رقم (۶۸۹۰) ③ صحیح البخاری (۳/۱۰۲۹)، رقم (۲۶۴۳)

وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔ ①

نبی ﷺ کو ایک ریشمی جبہ ہدیہ دیا گیا حالانکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے۔ پھر لوگوں نے اس سے تعجب کیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں رومال اس ریشم سے کئی گنا زیادہ خوبصورت اور اچھے ہیں۔

۵۔ جنتی بیوی کے کپڑے

عَنْ ابی سعید مرفوعًا: عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِهَا۔ (بعض الحدیث) ②

آپ ﷺ نے فرمایا جنت کی بیوی نے ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوں گے جن کے پار اس کی ہڈی کا گودا بھی نظر آئے گا۔

اہلِ جہنم کے کپڑے:

ا۔ جہنم کا لباس:۔

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ۔ ③

سو وہ لوگ جو کافر تھے ان کے پہننے کے لئے قیامت میں آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ سَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ۔ ④

اور تو اس دن مجرموں (کافروں) کو دیکھے گا زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور ان کے کرتے چیڑ کے تیل کے ہوں گے۔

۲۔ سب سے پہلا جہنمی لباس

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى حُلَّةً مِنَ

① صحیح البخاری (۳/۱۱۸۷)، رقم (۳۰۷۶)
② سنن الترمذی (۴/۶۷۰)، رقم (۲۵۲۲)
③ سورۃ الحج: ۱۹
④ سورۃ ابراہیم: ۴۹

النَّارِ اِبْلِيْسُ يَضَعُهَا عَلٰى حَاجِبِهٖ وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهٖ وَذُرِّيَّتُهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ يُنَادِيْ يَا ثُبُوْرَهٗ وَهُمْ يُنَادُوْنَ يَاثُبُوْرَهُمْ فَيُقَالُ لَ اتَدْعُوْا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَاحِدًا وَادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا۔ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سب سے پہلے جس کو دوزخ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہوگا وہ اس لباس کو اپنے ابروؤں پر رکھے گا اور اس لباس کو گھسیٹے گا اور اس کے پیچھے اس کے پیروکار ہوں گے اور وہ کہے گا اے موت آجا اور اس کے پیروکار پکاریں گے اے موت آجا پھر ان سے کہا جائے گا آج کے دن ایک موت نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو پکارو۔

۳۔ آگ کا کُرتہ

حدیث مرفوع: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّائِحَةُ اِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ فَاِنَّهَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيْلُ مِنْ قَطِرَانٍ ثُمَّ يُعْلٰى عَلَيْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔ ②

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت پر اونچی آواز سے رونے اور نوحہ کرنے والیاں اگر موت سے پہلے توبہ نہیں کرتیں تو قیامت کے دن ان کو اٹھایا جائے گا اس حال میں کہ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے پھر ان کرتوں کے اوپر آگ کے (بھڑکتے) شعلے کا ایک اور کرتا پہنا دیا جائے گا۔

۴۔ آگ کے جوتے

حدیث مرفوع: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔ ③

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

---

① مصنف ابن ابی شیبۃ (۱۳/۱۶۸)، رقم (۳۵۳۰۷)، وکذا رواہ الامام احمد فی مسندہ بمعناہ (۳/۱۵۳)، رقم (۱۲۵۸۲)

② سنن ابن ماجہ (۱/۵۰۳)، رقم (۱۵۸۲)، ہذا حدیث صحیح وکذا رواہ ابن ماجہ باسنادہ آخر عن ابی مالک الاشعری وقال الکنانی فی مصباح الزجاجۃ: ۲:۳۵: "ہذا اسناد صحیح رجالہ ثقات"

③ صحیح مسلم (۱/۱۳۶)، رقم (۵۳۹)

۷۔ بستر:

اہلِ جنت کا بستر:

بچھونا (آرام کرنے کی جگہیں)

سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ۔ (سورۃ الغاشیہ) اونچے اونچے تخت ہونگے۔
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ۔ (غاشیة) اور برابر لگے ہوئے گدے یعنی تکیے ہوں گے۔
وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ۔ (غاشیة) اور سب طرف قالین ہی قالین پھیلے پڑے ہوں گے۔

اہلِ جہنم کا بستر:

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٌ۔ (اعراف)
ان کے لئے جہنم کا بستر ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔

۸۔ زیور:

اہلِ جنت کا زیور

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا۔ (فاطر)
"جنت میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔"

اہلِ جہنم کا زیور

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی دیکھی تو فرمایا (اس شخص سے):

مَالِیْ اَرٰی عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ۔ ①
مجھے کیا ہوا میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تجھ پر جہنم والوں کا زیور ہے۔

① الموطا بروایۃ الشیبانی (۳/۳۲۸)، رقم (۸۷۰)

۹۔ جنت و جہنم میں داخلہ کی کیفیت

دخولِ جنت کے وقت دس خوشخبریاں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَرَادَاللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّدْخِلَ اَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ بَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا وَمَعَهُ هَدِيَّةٌ وَ كِسْوَةٌ مِّنَ الْجَنَّةِ فَاِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا قَالَ لَهُمُ الْمَلَكُ اِنَّ مَعِيَ هَدِيَّةً مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالُوْا وَمَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ ؛ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ هِيَ عَشَرَةُ خَوَاتِيْمَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى اَحَدِهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ وَفِي الثَّانِيْ مَكْتُوْبٌ رُفِعَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَالْهُمُوْمُ وَفِي الثَّالِثِ مَكْتُوْبٌ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَفِي الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ وَفِي الْخَامِسِ مَكْتُوْبٌ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ وَفِي السَّادِسِ مَكْتُوْبٌ هٰذَا جَزَاءُ كُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنَ الطَّاعَةِ وَفِي السَّابِعِ مَكْتُوْبٌ صِرْتُمْ شَبَابًا لَّا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا وَفِي الثَّامِنِ مَكْتُوْبٌ صِرْتُمْ اٰمِنِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ اَبَدًا وَفِي التَّاسِعِ مَكْتُوْبٌ رَافَقْتُمُ الْاَنْبِيَاءَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِيْنَ وَفِي الْعَاشِرِ مَكْتُوْبٌ سَكَنْتُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَلَكُ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيَقُوْلُوْنَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ. ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب جنت والوں کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجے گا ایک تحفہ اور

---

① المبهمات لابن حجر ( ) وكذا وجدته في التفاسير الآتية بتغيير الالفاظ بمعناه (ولم اكن اعثر على الاسناد ضعفًا او صحة. والله اعلم بحقيقته)

۱۔ تفسیر الكشف والبيان (۸/۱۱۳)، ۲۔ تفسیر روح البيان (۷/۲۷۷) ۳۔ تفسیر الثعلبی (۱/۱۸۶۹)

ایک جوڑا دیکر اور وہ جوڑا جنت کا ہوگا۔ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہونا چاہیں گے تو فرشتہ ان سے کہے گا۔ کہ رب العالمین کی طرف سے میرے پاس ایک تحفہ ہے جنتی کہیں گے کہ وہ تحفہ کیا ہے؟ فرشتہ کہے گا کہ یہ دس مہریں ہیں۔ ایک پر لکھا ہوگا تم پر سلامتی ہو تم خوش رہو اور جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ اور دوسری مہر پر لکھا ہوگا تم سے غم اور پریشانیوں دور کر دی گئیں اور تیسری پر لکھا ہوگا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے (۴) ہم تمہیں جوڑے اور زیورات پہنائیں گے (۵) اور ہم نے ان کا نکاح موٹی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا ہے۔ بے شک آج کے دن میں نے ان کو انکے صبر کا بدلہ یہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں۔ (٦) آج کے دن میں یہ تمہارا بدلہ ہے تمہاری فرمانبرداری کے بدلے میں (۷) تم جوان ہو گئے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ (۸) تم امن میں آگئے کبھی خوفزدہ نہ ہو گے۔ (۹) تمہیں انبیاء صدیقین شہداء صالحین کا ساتھ مل گیا۔ (۱۰) اس رحم کرنے والے خدا کے پڑوس میں رہو جو عرش کریم کا مالک ہے۔ پھر فرشتہ کہے گا کہ جنت میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ پس وہ جنت میں داخل ہوں گے اور کہیں گے ہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے رنج کو دور کر دیا بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا قدر دان ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت کا وارث بنا دیا ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اچھے اعمال کرنے والوں کا۔

دخولِ جہنم کے وقت دس وعیدیں:

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّدْخِلَ اَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ بَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا وَّمَعَهٗ عَشَرَةُ خَوَاتِيْمَ۔

اور جب اللہ تعالیٰ جہنم والوں کو جہنم میں داخل کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجیں کے اس حال میں کہ اس کے پاس دس انگوٹھیاں ہوں گی۔

پہلی انگوٹھی پر لکھا ہوگا:

- اُدْخُلُوْهَا لَا تَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَّلَا تَحْيَوْنَ وَلَا تَخْرُجُوْنَ۔ تم جہنم میں داخل ہو جاؤ نہ تم کو اس میں موت آئے گی اور نہ تم سکون سے زندگی گذار سکو گے اور نہ ہی تم کو یہاں سے نکالا جائے گا۔

٢ خُوْضُوْا فِي الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ۔
تم عذاب میں داخل ہوجاؤ تمہارے لئے کوئی راحت نہیں ہے۔

٣ يَيْئَسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ۔
میری رحمت سے مایوس رہو۔

٤ اُدْخُلُوْهَا فِي الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا۔
تم ہمیشہ کی پریشانی اور غم اور مصیبت میں داخل ہوجاؤ۔

٥ لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمُ الزَّقُّوْمُ۔
تمہارا لباس آگ اور تمہارا کھانا کانٹے دار درخت ہوگا۔

٦ وَشَرَابُكُمُ الْحَمِيْمُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ۔
تمہارا پینا کھولتا ہوا پانی تمہارا بچھونا آگ اور تمہارا اوپر کا لحاف آگ کا ہوگا۔

٧ هٰذَا جَزَاءُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنْ مَعْصِيَتِيْ۔
آج یہ تمہارا بدلہ ہے اس لئے کہ تم نے میری نافرمانی کی۔

٨ سَخَطِيْ عَلَيْكُمْ فِي النَّارِ اَبَدًا۔
میری ناراضگی جہنم میں تم پر ہمیشہ رہے گی۔

٩ عَلَيْكُمُ اللَّعْنَةُ بِمَا تَعَمَّدْتُّمْ مِنَ الذُّنُوْبِ الْكَبَائِرَ وَلَمْ تَتُوْبُوْا وَلَمْ تَنْدَمُوْا قُرَنَاؤُكُمُ الشَّيَاطِيْنُ فِي النَّارِ اَبَدًا۔
تم پر لعنت ہو اس لئے کہ تم نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا پھر تم نے نہ تو توبہ کی اور نہ ہی دل میں ندامت ہوئی تمہارے ساتھی دوزخ میں شیطان ہوں گے۔

١٠ اِتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ وَاَرَدْتُّمُ الدُّنْيَا وَتَرَكْتُمُ الْاٰخِرَةَ فَهٰذَا جَزَاؤُكُمْ۔ ①
تم نے شیطان کی پیروی کی۔ اور تم نے دنیا کو طلب کیا اور آخرت کو چھوڑ دیا بس یہی تمہارا بدلہ ہے۔

١٠۔ آیاتِ جنت وجہنم:

جنت کے متعلق وہ مضامین جو قرآن میں آئے ہیں

١ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا

① المنبهات لابن حجر۔ ولم اطلع على اسناده صحة وضعفًا وكذا لم اجده في الكتب الحديثية مما عندي غير ذالك فجزى الله تعالى على من يدلني اليه فيها ويكشف لي عن حاله احسن الجزاء۔ صحیح البخاری (٣/ ١١٩١)، رقم (٣٠٩٢)

بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ۔ (بقرہ:۲۵)
جب کبھی دیئے جاوینگے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا اور ان کے واسطے بہشتوں میں بیویاں ہونگی صاف پاک کی ہوئی اور وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (ال عمران ۱۳۳)
اور طرف جنت کے جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے سب آسمان وزمین وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے۔

۳ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا۔
"اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ میں داخل کریں گے"۔

۴ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (مائدہ ۱۱۹)
ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ جل جلالہ سے راضی یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

۵ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا۔
اس کا پھل اور سایہ دائم ہوگا۔

۶ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ۔
اور وہاں انکو سلام اس لفظ سے کہا جائیگا السلام علیکم۔

۷ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ○ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ○ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ○
تم ان میں سلامتی اور امن سے داخل ہو اور ان کے دلوں میں جو کینہ وہ سب ہم دور کردیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور وہ نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ (حجر ۴۳-۴۷)

۸ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔
اور ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے زیور) پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔ (حج:۲۳)

۹ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ○ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ○ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ○ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ○ (یس:۵۵-۵۸)

بے شک اس دن اپنے شغلوں میں خوش دل ہوں گے اور وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر بیٹھی ہوں گی اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہوں گے جو کچھ مانگے گے ان کو ملے گا ان کو پرودگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا۔

۱۰ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا. حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ.

اور جولوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کیے جاویں گے یہاں تک کہ جب اس جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے سے کھلے ہوں گے (تاکہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ فرشتے ان سے کہیں گے السلام علیکم۔تم مزے میں رہو اس جنت میں ہمیشہ کے لئے رہو۔(زمر:۷۳)

۱۱ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ. (زخرف:۷۱)

ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی۔

۱۲ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ○ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ○ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ○ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ (دخان:۵۱-۵۶)

بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے یعنی باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور دبیز ریشم کا آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (اور) یہ بات اس طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کریں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں وہ بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مریں گے نہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا۔

۱۳ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ۔

اس (جنت) میں بہت سی نہریں تو ایسی ہوگی۔ جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلہ نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔ اور ان کی رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔ (محمد:۱۵)

۱۴ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ۔ (ق:۳۵)

ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو جو چاہیں اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت ہے)۔

۱۵ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ ○ فَاكِهِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِءٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ وَأَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ يَتَنَازَعُوْنَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيْمٌ ○ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ○ (طور:۲۷-۱۷)

متقی لوگ بلاشبہ (بہشت کے) باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے (اور) ان کو جو چیزیں ان کے پروردگار نے دی ہونگی اس سے خوش دل ہونگے اور ان کا پروردگار انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ خوب کھاؤ اور پیؤ مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلے میں تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں اور ہم ان کا گوری گوری آنکھوں والیوں (یعنی حوروں) سے بیاہ کردیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجے میں) ان کے ساتھ شامل کردیں گے اور ان کے عمل میں سے کوئی بھی چیز کم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النار) رہے گا اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے (اور) وہاں آپس میں (بطور خوش

طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے، اس میں نہ بک بک لگے گی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی اور ان کے پاس ایسے لڑکے آویں جاویں گے جو خاص انہی کے لئے ہوں گے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا کے انجامِ کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے پس خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچالیا۔

۱۲ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ

پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہونگے ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔ (قمر: ۵۴،۵۵)

سورۃ الرحمن:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ○ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ○ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ○ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُدْهَاۗمَّتٰنِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ○ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے جنت میں دو باغ ہوں گے۔ سو اے جن وانسان تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتیں کے منکر ہو جاؤ گے (اور وہ) دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہونگے کہ بہتے چلے جاویں گے ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو قسمیں ہونگی۔ وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل

بہت نزدیک ہوگا ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے، گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ اور ان دو باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں سوائے جن وانس تم اپنے پرودگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جوش مارتے ہوں گے۔ ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے ان میں خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی، وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور) خیموں میں محفوظ ہونگی (اور) ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا۔ اور نہ کسی جن نے وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، سوائے جن وانس تم اپنے پرودگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔

سورۃ الواقعہ:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجے ہی کے ہیں (اور) وہ (خدا تعالیٰ کے ساتھ) خاص مقرب ہیں۔

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَلَا مَمْنُوْعَةٍ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا۔

(وہ لوگ) سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمدورفت کیا کریں گے۔ آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائیگا نہ اس سے کوئی دردِ سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا۔ اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جوان کو مرغوب ہوگا اور (ان کے لئے) گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی (مراد حوریں ہیں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی۔ یہ ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا (اور) نہ وہاں بک بک سنیں گے اور نہ کوئی (اور) بیہودہ بات بس (ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آئیگی اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہونگے جہاں بے خار بیریاں ہونگی، اور تہ بتہ کیلے ہونگے۔ اور لمبا لمبا سایہ ہوگا۔ اور چلتا ہو پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے۔ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی، اور اونچے اونچے فرش ہوں گے۔ ہم نے (وہاں کی) ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ○ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ○

غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔ جس کے میوے اس قدر جھکے ہونگے (کہ جس حالت میں چاہیں گے) لے سکیں گے اور حکم ہوگا کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیامِ دنیا) میں کئے ہیں۔

سورۃ الدھر:

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا وَاِذَا رَاَيْتَ

ثُمَّ رَاَیۡتَ نَعِیۡمًا وَّمُلۡکًا کَبِیۡرًا عٰلِیَهُمۡ ثِیَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّ اِسۡتَبۡرَقٌ وَحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَـكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا۔

(اور) جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سے (شرابیں) پیویں گے جسمیں کافور کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمہ سے (پیویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پیئں گے (اور) جس کو وہ خاص (بندے جہاں چاہیں گے) بہا کرلے جائیں گے اور انکی پختگی (یعنی استقامت فی الدین) کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس دے گا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر (آرام وعزت سے) تکیہ لگائے ہونگے نہ وہاں تپش (اور گرمی پاوینگے) اور نہ جاڑا (یعنی سردی، بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت ہوگی کہ (وہاں کے یعنی جنت کے) درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہونگے (کہ ہروقت ہرطرح بلامشقت لے سکیں گے) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاوینگے اور پیالے جو شیشے کے ہونگے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہونگے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکور) کے ایسا جام شراب پلایا جاویگا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے (انکو پلایا جاویگا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا اور ان کے پاس ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، اے مخاطب اگر تو ان کو دیکھ لے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ اور اے مخاطب! اگر اس جگہ کو تو دیکھ لے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے اور ان جنتیوں پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انکو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی۔

سورۃ النباء:

اِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ مَفَازًا۔ حَدَآئِقَ وَاَعۡنَابًا۔ وَّكَوَاعِبَ اَتۡرَابًا وَّكَاۡسًا دِهَاقًا۔ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَـغۡوًا وَّلَا كِذّٰبًا۔ جَزَآءً مِّنۡ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا۔

خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور اور نوخیز ہم عمر لڑکیاں اور لبالب بھرے ہوئے جام ہیں وہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ جھوٹ سنیں گے یہ بدلہ ملے گا جو کہ

کافی ہوگا آپ کے رب کی طرف سے۔

سورۃ عبس:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ.

بہت سے چہرے اس روز روشن اور ہنستے، خوشی مناتے ہوئے ہوں گے (ایمان کی وجہ سے)۔

سورۃ الغاشیہ:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ.

بہت سے چہرے اس روز بارونق اور اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغوبات نہیں سنیں گے اور بہشت میں بہتے ہوئے چشمے ہونگے اور اس میں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے پیالے موجود ہیں اور قطار میں لگے ہوئے گداز تکیے ہیں اور سب طرف قالین پھیلے پڑے ہیں۔

جہنم سے متعلقہ وہ مضامین جو قرآن پاک میں آئے ہیں:

{وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ}

❶ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (البقرۃ ۲۴)	سو تم بچو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔
❷ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ. (النساء ۵۶)	جبکہ ایک دفعہ ان کی کھال جل چکے گی۔ تو ہم اس سے پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کریں گے تاکہ عذاب ہی بھگتتے رہیں۔
❸ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ. (اعراف ۴۱)	ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔
❹ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	یہ سزا اس روز واقع ہوگی کہ دوزخ کی آگ

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ. (توبہ ۳۵)

میں ان کو اول تپایا جائیگا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور انکے پہلوؤں کو اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائیگا یہ ہے وہ جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا سو اب جمع کرنے کا ثمرہ چکھو۔

۵ مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ. يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (ابراھیم)

اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو دوزخ میں ایسا پانی پینے کو دیا جائیگا جو خون پیپ کے مشابہ ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے سامان موت کی آمد ہوگی۔

۶ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ. (حجر ۴۴)

جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔

۷ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا. (اسرا ۹۷)

وہ آگ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دینگے۔

۸ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا. (مریم ۷۲)

ہم ظالموں کو آگ میں ایسے ہی رہنے دیں گے (کہ مارے رنج و غم کے) گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔

۹ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ. (الانبیاء ۱۰۰)

ان کا اسمیں شور ہوگا اور وہاں اپنے شور وغل کی وجہ سے کسی کی کوئی بات نہیں سنیں گے۔

۱۰ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ. يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ.

سو جو لوگ کافر تھے ان کے لئے (قیامت میں) آگ کے کپڑے تیار کئے جائیں گے ان کے سر کے اوپر تیز گرم پانی چھوڑا جائیگا۔

۱۱ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ

اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں (انتڑیاں) اور انکی کھالیں سب جل جائیگی اور

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ.

ان کے (مارنے کے لئے) لوہے کے گرز ہونگے وہ لوگ جب دوزخ میں گھٹ گھٹ کر گھبرا جائیں گے اور باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ جلنے کا عذاب (ہمیشہ کیلئے) چکھتے رہو۔

١٢ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا. (الفرقان)

اور جب وہ اس دوزخ کی کسی تنگ جگہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیئے جائیں گے تو وہاں موت ہی موت پکارینگے۔

١٣ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغَاوِيْنَ. (شعرا ١٠١)

گمراہوں (کافروں) کیلئے دوزخ سامنے ظاہر کی جائیگی۔

١٤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِىْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا
رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا
يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
نَّصِيْرٍ ○ (فاطر ٣٦، ٣٧)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ ان کے لئے موت کا فیصلہ کیا جائے گا کہ مر ہی جائیں اور نہ ہی دوزخ کا عذاب ان سے ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم ہر انکار کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے۔ کہ اے ہمارے رب ہم کو (یہاں سے) نکال دیجئے ہم (اب خوب) اچھے کام کرینگے برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے۔ (جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس نے سمجھنا ہوتا وہ سمجھ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔ سو اس نہ ماننے کا مزہ چکھو ایسے ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔

١٥ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ. اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ
تَخْرُجُ فِىْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ
مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ.

بھلا یہ دعوت (ضیافت) بہتر ہے یا زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کیلئے موجب

امتحان بنایا ہے، یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی گہرائی میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے شیطان کے سر وہ لوگ اس درخت سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں ملا کر) دیا جائیگا۔ (الصفت ۶۲-۶۷)

۱۶ هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ۔ (ص:۵۵)

"یہ بات تو ہو چکی، اور سرکشوں کے لئے بُرا ٹھکانہ ہے۔"

۱۷ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ۔ (غافر:)

جبکہ طوق ان کے گلے میں ہونگے اور زنجیریں ان کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے ہوئے پانی میں لے جایا جائے گا پھر وہ آگ میں جھونک دیئے جائینگے۔

۱۸ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ۔ (شوریٰ: ۴۴،۴۵)

اے مخاطب تو ان ظالموں کو دیکھے گا جب ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا۔ کہتے ہونگے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے اور (نیز) آپ ان کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو وہ لائے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے ہونگے، کن انکھیوں سے دیکھتے ہوں گے اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے وہ لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے آج قیامت کے دن خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے۔

۱۹ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ (الزخرف۷۷)

اور پکاریں گے اے مالک تمھارا پرودگار (ہم کو موت دیکر) ہمارا کام ہی تمام کردے وہ فرشتہ جواب دے گا تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے۔

۲۰ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ (محمد۱۵)

اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کے لئے دیا جائے گا پس وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔

۲۱ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ

الْحَمِیْمِ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَاءِ الْجَحِیْمِ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ۔ (الدخان:۴۳-۵۰)

بے شک زقوم کا درخت بڑے مجرم (کافر) کا کھانا ہوگا (جو بدصورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسے تیز گرم پانی کھولتا ہے۔ اور پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو۔ لے چکھ تو بڑا معزز اور مکرم ہے یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

۲۲ یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ۔ (قٓ ۳۰)

جس دن کہ ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی تو وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے۔

۲۳ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا۔ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ۔ اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ۔ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (الطور ۱۳-۱۶)

جس دن کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے کر لایا جائے گا یہ وہی دوزخ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ کیا یہ بھی جادو ہے (دیکھ کہ بتلاؤ) یا (اب بھی) تمہیں نظر نہیں آتا اس میں داخل ہو جاؤ، پھر خواہ (اسکو) برداشت کرو یا برداشت نہ کرو، تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے ویسا بدلہ تمہیں دیا جائے گا۔

۲۴ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ۔ (القمر ۴۸)

جس دن یہ لوگ اپنے مونہوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ دوزخ کی آگ کے لگنے کا مزہ چکھو۔

۲۵ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ۔ (الرحمٰن:۴۴)

وہ لوگ دوزخ کے اردگرد کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگاتے ہونگے۔

۲۶ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ۔ فَشَارِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ۔ فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ۔ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ۔

زقوم کے درخت سے کھانا ہوگا پھر اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا پھر پینا بھی

پیاسے اونٹوں جیسا ہوگا (غرض) ان لوگوں کی قیامت کے دن یہ دعوت (ضیافت) ہوگی۔ (الواقعہ:۵۲-۵۶)

۲۷ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (التحریم ۶)

جس (جہنم) پر تند خو اور مضبوط فرشتے (متعین) ہیں جو خدا کی (ذرہ) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں۔

۲۸ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ.

جب یہ لوگ ڈالے جائینگے تو اسکی بڑے زور کی آواز سنیں گے وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی (اور) جب کوئی گروہ اس میں (کافروں) کا ڈالا جائے گا تو اس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا۔ (الملک:۷،۸)

۲۹ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ. (الحاقة ۳۵-۳۰)

(فرشتوں کو حکم ہوگا) اس شخص کو پکڑلو اور اسکو طوق پہنادو پھر دوزخ میں اس کو داخل کردو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے جکڑ دو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا (اور وہ تو کسی کو کیا دیتا) اوروں کو (بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔ (اس لئے مستحق عذاب ہوا) سو آج نہ کوئی اس شخص کا دوست ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز نصیب ہے سوائے زخموں کی دھوون کے جس کو سوائے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔

۳۰ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى وَجَمَعَ فَاَوْعٰى.

یہ ہرگز نہ ہوگا (بلکہ) وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے کہ جو کھال تک اتارے گی (اور) وہ اس شخص کو (خود) بلائے گی جس نے (دنیا میں) حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور (اطاعت سے) بے رخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اس کو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا۔

۲۱ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا. (مزمل:۱۲،۱۳)
ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اوردوزخ ہےاور گلے میں پھنسنے والا کھانا ہےاوردردناک عذاب ہے۔

۲۲ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ. لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ. عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ. (مدثر:۲۸-۳۰)
وہ (دوزخ) نہ تو باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی اور وہ کھالوں کو جھلس دے گی۔ (اور) اس پر انیس فرشتے (مقرر) ہونگے۔

۲۳ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا. (الدھر:۴)
ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اورطوق اورآتش سوزاں تیارکررکھی ہے۔

۲۴ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ (المرسلت:۳۰-۳۳)
تم ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں نہ سایہ ہے (ٹھنڈا) اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے۔ بیشک وہ ایسے انگارے برسائے گا جیسے بڑے بڑے محل ہوں گویا کہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

۲۵ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطَّاغِينَ مَآبًا لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا جَزَاءً وِفَاقًا. (النبا:۲۱-۲۶)
بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ ہے جسمیں وہ بے انتہاء زمانے پڑے رہیں گے (اور) وہ لوگ اسمیں نہ توکسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گےاور نہ پینے کی چیز کا سوائے گرم پانی اور پیپ کے (اور انکو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔

۲۶ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ. (التکویر:۱۲)
اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جائے گی۔

۲۷ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ.
تو (اس روز یہ حالت ہوگی) کہ جس نے (حق) سے سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر) دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ (النازعات:۳۷-۳۹)

۲۸ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ. ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ.
جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا پھر نہ اسمیں مریگا اور نہ ہی

(آرام کی زندگی) جیے گا۔ (الاعلیٰ ۱۲،۱۳)

۵۹ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ. (الغاشیہ:۴-۷)

وہ تیز جلانے والی آگ میں داخل ہونگے کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائیگا (اور) ان کو سوائے خاردار جھاڑیوں کے کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ تو (کھانے والوں کو) موٹا کرے گا اور نہ بھوک دور کریگا۔

۶۰ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى (اللیل ۱۴)

تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں۔

۶۱ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ. نَارٌ حَامِيَةٌ۔ (القارعۃ:۹-۱۱)

اور اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

۶۲ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ. (الھمزۃ:۴-۷)

ہرگز نہیں (رہے گا) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے گا وہ اس کو توڑ پھوڑ دے گی اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ توڑ پھوڑ کرنے والی آگ کیسی ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی ہے جو کہ (بدن کو لگتے ہی) دل تک جا پہنچے گی۔

۶۳ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ. (اللھب:۳)

وہ عنقریب (مرتے ہی) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔

نیک و بد آخرت میں برابر نہیں

۱۔ شراب نہ پینے والے کو انعام

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَاَسْقِيَنَّهٗ مِنْهُ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ. (۱)

(۱) مسند البزار (۲/۳۴۵)، رقم (۷۳۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب چھوڑ دے باوجود اس کے کہ وہ اس کے پینے پر قادر ہے تو میں اس کو یہی شراب جنت میں پلاؤں گا۔

شراب پینے والے کو سزا

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

"مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ" ①

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی اسی حال میں مر گیا تو وہ آخرت کی شراب پینے سے محروم ہو جائے گا"۔

ناجائز اور غلط لباس نہ پہننے والے کو انعام

حدیث مرفوع: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ تَرَكَ الْحَرِيْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَكْسُوَنَّهُ إِيَّاهُ فِي حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ. ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ریشم پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر ہو تو میں اس شخص کو جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔

ناجائز اور غلط لباس پہننے والے کو سزا

حدیث مرفوع: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ. ③

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں ریشم پہننے سے محروم ہوگا۔

رحیق مختوم (مہر لگی ہوئی خالص شراب)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا شَرْبَةً عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ. ④

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو مومن بندہ اپنے مومن بھائی کو اس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خالص مہر لگی ہوئی شراب پلائیں گے۔

---

① صحیح مسلم (۳/۱۵۸۷)، رقم (۲۰۰۳)
② مسند البزار (۲/۳۴۵)، رقم (۷۳۸۱)
③ صحیح بخاری (۵/۲۱۹۴)، رقم (۵۴۹۶)
④ مسند احمد (۳/۱۳)، رقم (۱۱۱۱۶)

دنیا میں گمنامی وقابل کفایت روزی پر آخرت میں جنت

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَآئِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَضَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ۔ ①

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا میرے دوستوں میں سے میری نگاہ میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مؤمن بندہ ہے کہ جس پر اہل وعیال کی ذمہ داریاں کم ہوں نماز پڑھتے رہنے کی اس کو عظیم سعادت حاصل ہو، اپنے معبود کی بندگی اچھی طرح کرتا ہو اور خلوت میں بھی فرمانبرداری کرتا ہو لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی جانب انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں اور اس کی روزی بقدر ضرورت ہو وہ اسی پر صبر کرتا ہو پھر آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور فرمایا اس کی موت بہت جلدی آ گئی ہو اور رونے والے کم ہوں اور میراث وترکہ بھی کم ہو۔

نوجوان عابد کے فضائل

❶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُعْجَبُ مِنَ الشَّابِ لَيْسَتْ لَهٗ صَبْوَةٌ۔ ②

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کہ اللہ رب العزۃ اس نوجوان پر تعجب فرماتے ہیں جو کھیل کود یا لڑکپن کی باتیں کرنے میں مشغول نہ ہو (بلکہ اسے عبادت واطاعت سے سروکار ہو)۔

❷ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ الشَّابَ الْمُؤْمِنَ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى لَاَبَرَّهٗ ③

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مومن نوجوان اللہ پر کسی بات کی قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔

---

① سنن الترمذی (۴/ ۵۷۵)، رقم (۲۳۴۷) ② مسند احمد (۴/ ۱۵۱)، رقم (۱۷۴۰۹)، باسناد حسن

③ ۱۔ الزہد لابی داود (۱/ ۴۳۳)، رقم (۳۹۵) ۲۔ الزہد لابن مبارک (۱/ ۱۱۷)، رقم (۳۴۸)، واللفظ للاول۔

③ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ. ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان کو پسند فرماتے ہیں۔

④ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلشَّابُّ الْمُؤْمِنُ بِقَدَرِيْ الرَّاضِيْ بِكِتَابِيْ الْقَانِعُ بِرِزْقِيْ اَلتَّارِكُ لِشَهْوَتِهٖ مِنْ أَجْلِيْ هُوَ عِنْدِيْ كَبَعْضِ مَلَائِكَتِيْ. ②

ترجمہ:۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، میری کتاب (قرآن) پر راضی ہو، میرے دیے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا ہو، میرے ڈر کی وجہ سے اپنی خواہشات کو چھوڑنے والا ہو، اس کی حیثیت میرے نزدیک فرشتوں جیسی ہے۔

⑤ اِنَّ اَحَبَّ الْخَلَائِقِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ شَابٌّ حَدَثُ السِّنِّ فِيْ صُوْرَةٍ حَسَنَةٍ جَعَلَ شَبَابَهٗ وَجَمَالَهٗ لِلّٰهِ وَفِيْ طَاعَتِهٖ ذَالِكَ الَّذِيْ يُبَاهِيْ بِهِ الرَّحْمٰنُ مَلَائِكَتَهٗ يَقُوْلُ: هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا. ③

ترجمہ:۔ بلاشبہ تمام مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ نوجوان زیادہ محبوب ہے جسے نوجوانی کی خوبصورتی حاصل ہو وہ اپنی جوانی اور خوبصورتی اللہ کے حوالے کر دے اور اس کی اطاعت میں لگا دے۔ اس نوجوان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

⑥ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الشَّابِّ الْعَابِدِ الَّذِيْ تَعَبَّدَ فِيْ شَبَابِهٖ عَلَى الشَّيْخِ الَّذِيْ تَعَبَّدَ بَعْدَ مَا كَبُرَتْ سِنُّهٗ. قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ: لِلشَّابِّ الْمُؤْمِنِ بِقَدَرِيْ الرَّاضِيْ بِكِتَابِيْ الْقَانِعُ بِرِزْقِيْ اَلتَّارِكُ شَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِيْ. أَنْتَ عِنْدِيْ كَبَعْضِ مَلَائِكَتِيْ وَلِلشَّابِّ التَّارِكِ لِحُرُمَاتِ اللهِ الْعَامِلِ بِطَاعَةِ اللهِ كُلُّ اَجْرِ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا وَفَضْلُ الشَّابِّ الْمُتَعَبِّدِ عَلَى الشَّيْخِ الَّذِيْ تَعَبَّدَ بَعْدَ مَا

① ۱۔ الجامع الکبیر لسیوطی (۸۸۸۱/۱)، رقم (۲۶۶۷) ۲۔ التوبۃ لابن ابی الدنیا (۳۱۳۱/۱)، رقم (۱۷۷) واللفظ له
② جامع الاحادیث لسیوطی (۹۳۲۳/۱) عن الدیلمی والاحیاء
③ جامع الاحادیث القدسیۃ (۶۳۱/۱)، رقم (۱۰۸۹) وقال رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

كَبُرَتْ سِنُّهُ كَفَضْلِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ. ①

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نوجوان جو اپنی جوانی میں عبادت کرے اس بوڑھے سے زیادہ فضیلت والا ہے جو ادھیڑ عمری کے بعد عبادت کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ اس نوجوان سے فرماتے ہیں جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، قرآن پر راضی ہو، میرے رزق پر قناعت کرنے والا ہو اور اپنی خواہشات کو میرے ڈر کی وجہ سے قربان کرے "تو میرے نزدیک فرشتوں کی طرح ہے"۔ اور وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچے اور اللہ کی اطاعت کرے اس کا ہر اجر ستر صدیقین کے برابر ہے۔ اور نوجوان عبادت گزار کی فضیلت بوڑھے عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے رسولوں کو تمام نبیوں پر فضیلت حاصل ہے۔

جہنم سے سات خندقیں دور

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰى يُشْبِعَهُ وَ سَقَاهُ مَاءً حَتّٰى يُرْوِيَهُ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِأَةِ سَنَةٍ. ②

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی یہاں تک کہ اس کو سیر کر دیا۔ اور اس کو پانی پلایا یہاں تک کہ اس کو سیراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دینگے ہر دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہوگا۔

حساب یسیر

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

① الترغیب لابن شاہین (۲۵۶/۱)، رقم (۲۲۹)، نقاد محدثین کے ہاں فی الجملہ، ابن شاہین کی یہ کتاب اگرچہ مستند ماخذ کی حامل نہیں ہے مگر روایت مذکورہ کی سند چونکہ وضع اور ضعیف جدا کے حکم سے خالی تھی اس لئے اسے یہاں نقل کر دیا ہے گو ضعف مجرد سے یہ بھی خالی نہیں (ولکنہ مقبول فی الفضائل کما مر فی المقدمة فلا بأس بایرادہ فی معرض فضائل الاعمال) البتہ یہی روایت بعض کتب میں مخدوش و مطعون بلکہ مظلم اسناد سے بھی مروی ہے فلا یلتفت الیہ۔

② المستدرک علی الصحیحین للحاکم (۱۴۴/۴)، رقم (۷۱۷۲) وقال الذہبی فی التلخیص: صحیح

وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ قَالُوْا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ ؟ قَالَ تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. ①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لیں گے اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ تین خصلتیں کیا ہیں۔ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں؟ فرمایا تو اس کو دے جو تجھے محروم رکھے اور تو اس سے تعلق جوڑے جو تجھ سے قطع تعلق کرے اور تو اس کو معاف کرے جو تجھ پر ظلم کرے۔

حوروں کا بیان

جزاءً بما کانوا یعملون (الواقعہ) کی تفسیر،

حور کی ترکیب وساخت

① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ خَلَقَ اللهُ الْحُوْرَ الْعِيْنَ مِنْ اَصَابِعِ رِجْلَيْهَا اِلٰى رُكْبَتَيْهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَمِنْ رُكْبَتَيْهَا اِلٰى ثَدْيَيْهَا مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ وَمَنْ ثَدْيَيْهَا اِلٰى عُنُقِهَا مِنَ الْعَنْبَرِ الْاَشْهَبِ وَمَنْ عُنُقِهَا اِلٰى رَاْسِهَا مِنَ الْكَافُوْرِ الْاَبْيَضِ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ حُلَّةٍ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ اِذَا اَقْبَلَتْ يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهَا نُوْرًا سَاطِعًا كَمَا تَلَأْلَأُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا وَاِذَا اَدْبَرَتْ يُرٰى كَبِدُهَا مِنْ رِقَّةِ ثِيَابِهَا وَجِلْدِهَا فِيْ رَاْسِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ ذُؤَابَةٍ مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ لِكُلِّ ذُؤَابَةٍ مِنْهَا وَصِيْفَةٌ تَرْفَعُ ذَيْلَهَا وَهِيَ تُنَادِيْ هٰذَا ثَوَابُ الْاَوْلِيَاءِ (جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ). ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو اس کی پاؤں کی انگلیوں

① (۱) مجمع الزوائد (۸/ ۲۸۲) رقم (۱۳۳۷۳) من الطبرانی فی الاوسط. (۲) وکذا فی المستدرک للحاکم (۲/ ۵۶۳) رقم (۳۹۱۲)

② الجامع لاحکام القرآن (۱۷/ ۲۰۶) وکذا فی عمدۃ القاری (۲۱/ ۱۹۵)

سے لے کر اس کے گھٹنے تک زعفران سے پیدا کیا اور اس کے گھٹنے سے لیکر پستانوں تک مشک اذفر سے پیدا کیا اور پستانوں سے لے کر گردن تک سیاہ مائل سفید عنبر سے پیدا کیا۔ اور گردن سے لیکر اس کے سر تک سفید کافور سے پیدا کیا اور اس پر ستر ہزار جوڑے ہیں گلِ لالہ کی طرح جب وہ آتی ہے تو اس کا چہرہ چمکتا ہے پھیلے ہوئے نور کی طرح جیسے کہ دنیا والوں کے لئے سورج چمکتا ہے اور جب وہ جاتی ہے تو اس کا کلیجہ کپڑوں اور کھال کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے اس کے سر پر ستر ہزار مشک اذفر کی چوٹیاں ہیں کہ اس میں سے ہر چوٹی کیلئے ایک خادمہ ہوگی جو اس کا دامن اٹھائے ہوگی اور پکار کر کہہ رہی ہوگی کہ یہ ثواب ہے اللہ کے دوستوں کا بسبب ان اعمال کے کہ جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

جنتی حوروں اور دنیوی بیویوں کا ترانہ

اِنَّ الْحُوْرَ الْعِیْنَ یَأْخُذُ بَعْضُھُنَّ بِاَیْدِیْ بَعْضٍ وَیَتَغَنَّیْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِاَحْسَنَ مِنْھَا وَلَا بِمِثْلِھَا نَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ اَبَدًا وَنَحْنُ الْمُقِیْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ اَبَدًا وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ اَبَدًا وَ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ اَبَدًا نَحْنُ خَیْرَاتٌ حِسَانٌ حَبِیْبَاتٌ لِاَزْوَاجٍ کِرَامٍ (وفی روایۃ) طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَ کُنَّا لَهٗ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھَا اِنَّ الْحُوْرَ الْعِیْنَ اِذَا قُلْنَ ھٰذَا الْمَقَالَةَ اَجَابَھُنَّ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْ نِسَاءِ اَھْلِ الدُّنْیَا نَحْنُ الْمُصَلِّیَاتُ وَمَا صَلَّیْتُنَّ وَنَحْنُ الصَّائِمَاتُ وَمَا صُمْتُنَّ وَنَحْنُ الْمُتَوَضِّیَاتُ وَمَا تَوَضَّأْتُنَّ وَنَحْنُ الْمُتَصَدِّقَاتُ وَمَا تَصَدَّقْتُنَّ فَقَالَتْ فَغَلَبْنَ وَاللّٰهِ۔ ①

حور عین میں سے بعض بعض کا ہاتھ پکڑ کر ایسی آواز کے ساتھ گانا گا رہی ہونگی کہ مخلوق نے کبھی بھی اس سے زیادہ خوبصورت آواز اور نہ ہی اس جیسی آواز سنی ہوگی اور وہ یہ گنگنا رہی ہوں گی کہ ہم راضی ہونے والیاں ہیں کبھی بھی ناراض نہ ہوں گی اور ہم ٹھہرنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہیں کریں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی بھی نہیں مریں گی اور ہم نعمتوں میں رہنے والیاں ہیں کبھی بدحال نہ ہوگی ہم نیک خوبصورت ہیں اور محبوب ہیں اپنے باعزت خاوندوں کے نزدیک۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کہیں گی: "خوشخبری ہو اس شخص کیلئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے"۔

① تفسیر القرطبی (۱۸۷/۱۷) و کذا فی التفاسیر الأخر

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حور عین جب اوپر کے یہ نغمات کہیں گی تو دنیا والوں کی عورتوں میں سے مؤمنہ عورتیں ان کو یہ جواب دیں گی کہ ہم نماز پڑھنے والیاں ہیں اور تم نے نہیں پڑھی ہم روزہ رکھنے والیاں ہیں اور تم نے روزہ نہیں رکھا اور ہم وضو کرنے والیاں ہیں اور تم نے وضو نہیں کیا اور ہم صدقہ، زکوۃ دینے والیاں ہیں اور تم نے صدقہ نہیں دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کی قسم دنیا کی مؤمن عورتیں حوروں پر غالب آجائیں گی۔

❷ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ اَنَّ حَوْرَاءَ بَزَقَتْ فِيْ بَحْرٍ لُجِّيٍّ لَعَذُبَ ذَالِكَ الْمَاءُ لِعَذُوْبَةِ رِيْقِهَا۔ ①

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حور کڑوے سمندر میں تھوک دے تو اس کا پانی میٹھا ہو جائے اس کی مٹھاس کی وجہ سے۔

❸ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. قال: لَوْ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ ②

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جنت کی عورت زمین والوں کی طرف صرف دیکھ لے تو زمین و آسمان کے خلاء کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے معطر کر دے، نیز حور کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیھا سے عمدہ اور بہتر ہے۔

❹ عَنْ سهلٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ ③

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑے کی بقدر جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

❺ حَدِيْثٌ مرفوعٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلَى الدنيا لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحَ الْمِسْكِ۔ ④

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اگر جنت والوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کے خلاء کو مشک کی خوشبو سے بھر دے۔"

❻ عَنْ ابی اُمامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: خُلِقَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ

---

① تفسیر ابن کثیر (۷/ ۲۶۱) ② صحیح البخاری (۳/ ۱۰۲۹) رقم (۲۶۴۳)
③ صحیح البخاری (۳/ ۱۱۸۷) رقم (۳۰۷۸) ④ مسند احمد (۳/ ۱۵۷) رقم (۱۲۶۲۴)

مِنَ الزَّعْفَرَانِ. ①

حضور ﷺ نے فرمایا کہ حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔

حور عیناء

قال ابو هُرَيْرَةَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ حَوْرَاءَ يُقَالُ لَهَا الْعَيْنَاءُ اِذَا مَشَتْ مَشٰى حَوْلَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِيْفٍ عَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا كَذَالِكَ وَهِيَ تَقُوْلُ اَيْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ②

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو حور عیناء کہا جاتا ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کیساتھ اس کے دائیں بائیں ستر ہزار خادمائیں چلتی ہیں اور وہ کہتی ہے کہ کہاں ہیں نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے۔

جنت کے گیٹ پر حوروں کا استقبال کیلئے کھڑا ہونا

عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي الْكَثِيْرِ اَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ يَتَلَقَّيْنَ اَزْوَاجَهُنَّ عِنْدَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُلْنَ طَالَ مَا انْتَظَرْنَاكُمْ فَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ وَنَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ بِاَحْسَنِ اَصْوَاتٍ سُمِعَتْ وَتَقُوْلُ اَنْتَ حِبِّيْ وَاَنَا حِبُّكَ لَيْسَ دُوْنَكَ تَقْصِيْرٌ وَلَا وَرَائَكَ نَعْدِلُ. ③

حضرت یحییٰ بن ابی الکثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حور عین اپنے خاوندوں سے ملاقات کریں گی جنت کے دروازوں کے پاس، پھر وہ کہیں گی کہ ہمارا تمہاری انتظار کرنے کی مدت طویل ہوگئی پس ہم راضی ہونے والیاں ہیں سو کبھی ناراض نہ ہونگی اور ہم ٹھہرنے والیاں ہیں سو سفر نہ کریں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں موت نہ آئے گی یہ حوریں خوبصورت آواز میں یہ کہہ رہی ہوں گی ایسی کہ جو آوازیں تم نے سنی ان میں سب سے خوبصورت آواز ہوگی اور وہ کہے گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبوبہ تمہارے اندر کوئی کمی نہیں اور تمہارے علاوہ کسی اور کی طرف ہم پھرتی نہیں۔

---

② ا۔ المعجم الاوسط (۱/۹۵)، رقم (۲۸۸) واسنادہ ضعیف۔ اس کے علاوہ حور کی تخلیق کے بارے میں کئی دلچسپ و حیرت انگیز روایات مختلف کتب میں وارد ہیں کمانی تاریخ بغداد وتنبیہ الغافلین ومکاشفۃ القلوب وبعض کتب التفاسیر وغیرذلک لیکن میں نے ان کو موضوع، شدید ضعیف وغیرہ ہونے کی بناء پر ترک کر دیا ہے لہٰذا یجب التحقیق قبل بیان مثل ہذہ الروایات الرائجۃ۔

① ا۔ احیاء العلوم (۴/۵۴۳) ولم یات بتخریجہ الحافظ العراقی ۲۔ التذکرۃ للقرطبی (۱/۵۵۵)

③ ا۔ حادی الارواح (ص ۱۶۳) ۲۔ صفۃ الجنۃ (۱/۲۷۶)

حورِ لعبہ

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ حَوْرَاءَ يُقَالُ لَهَا اللَّعِبَةُ كُلُّ حُوْرِ الْجِنَانِ يُعْجَبْنَ بِهَا يَضْرِبْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ عَلٰى كَتِفِهَا وَيَقُلْنَ طُوْبٰى لَكِ يَا لَعِبَةُ لَوْ يَعْلَمُ الطَّالِبُوْنَ لَكِ لَجَدُّوْا. بَيْنَ عَيْنَيْهَا مَكْتُوْبٌ: "مَنْ كَانَ يَبْتَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلِيْ فَلْيَعْمَلْ بِرِضَاءِ رَبِّيْ" ①

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام "لعبہ" ہے جنت کی تمام حوریں اس پر رشک کرتی ہیں اور اسے تھپکی دے کر کہتی ہیں اے لعبہ! تمہیں خوشخبری ہو۔ اگر تیرے طلب کرنے والوں کو پتہ چل جائے تو وہ اور کوشش کرنے میں لگ جائیں۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے میرے جیسی حور ملے تو وہ میرے رب کو راضی کرنے والے اعمال کرے۔"

حورِ مزید

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا (وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ "سَنَةً") قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنْ مِرْاٰةٍ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْئَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يُرٰى مُخُّ سُوْقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَالِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ. اَنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. ②

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی آدمی جنت میں ستر تکیوں پر (اور ایک روایت میں ستر سال تک) ٹیک لگا کر بیٹھے گا، جانب بدلنے سے قبل، پھر اس کے پاس ایک عورت آئیگی اور وہ اس آدمی کے کندھے پر ہاتھ مارے گی تو وہ مرد اس عورت

① (۱)۔ حادی الارواح (۱/۱۶۳) (۲)۔ صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۱/۲۰۳)، رقم (۲۹۸)

② (۱)۔ مشکوۃ المصابیح (۲/۱۲۳)، رقم (۵۶۵۲) (۲)۔ مسند احمد (۳/۷۵)، رقم (۱۱۷۳۳)

کے چہرے میں اس کے رخسار کی طرف دیکھے گا جو شیشے سے زیادہ صاف ہوگا اور اس عورت پر ادنی موتی مشرق و مغرب کی درمیان کی جگہ کو روشن کردے گا پھر وہ عورت اس جنتی مرد کو سلام کرے گی تو وہ مرد سلام کو جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ تو وہ جواب دیگی میں "مزید" میں سے ہوں اور اس پر ستر کپڑے ہونگے پھر مرد کی نگاہ اس عورت سے تجاوز کرے گی یہاں تک کہ اس پنڈلی کا گودا نظر آنے لگے گا، اس کے پیچھے سے، اور اس پر ایسا تاج ہوگا جس کا ادنی موتی مشرق و مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کردے گا۔

کروڑوں کی تعداد میں کھانے اور حوریں

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تفسير [وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةٍ] قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ فِي الْجَنَّةِ . فِي ذَالِكَ الْقَصْرِ سَبْعُوْنَ دَارًا مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ. فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ بَيْتًا مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلَى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ، عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ اِمْرَأَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ. فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ مَائِدَةً، عَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ. فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ وَصِيْفًا وَوَصِيْفَةً. فَيُعْطِي اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمُؤْمِنَ مِنَ الْقُوَّةِ فِيْ غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ مَا يَأْتِيْ عَلَى ذَالِكَ كُلِّهِ۔ ①

رسول اللہ ﷺ نے ومساکن طیبۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ جنت میں موتی کا ایک محل ہے کہ اس محل میں ستر سرخ یاقوت کے گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر سبز زبرجد کے کمرے ہیں اور

---

① المعجم الکبیر للطبرانی (۱۸/۱۶۰)، رقم (۱۵۰۶۳)، قال الھیثمی: فیہ جسر بن فرقد وھو ضعیف (انظر لہ مجمع الزوائد (۱۰/۷۷۸)، لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے (والضعیف مقبول فی الفضائل کما مرّ فی المقدمۃ) چنانچہ ابن جوزی کا اس پر حکم بالوضع غیر معتبر ہے، حیث قال فی "الموضوعات" لہ: ھذا حدیث موضوع، کیونکہ کسی حدیث پر وضع کا حکم لگانے میں ابن جوزی کا تشدد معروف ہے اور نقاد جہابذہ کے نزدیک عند الانفراد غیر معتبر ہے جبکہ وضع کی بنیاد بھی یہاں "جسر" ہے اذ قال: "وفی اسنادہ جسر" حالانکہ اس راوی "جسر بن فرقد" کو رجال کی کتب معتبرہ میں "ضعیف" لکھا ہے (فالحدیث ضعیف من حیث الاسناد لا موضوع) اور اس فن کے معروف ناقد محدث "ابن عراق کنانی" نے صاف لکھا ہے "وجسر لم یتھم بکذب" انظر لہ "تنزیہ الشریعۃ ۲: ۲۷۰"، اسی طرح کئی معتبر نقاد محدثین نے اس کا تذکرہ بطور "ضعیف" کے کیا ہے، انظر لہ: (۱) الضعفاء والمتروکین للنسائی ۱: ۱۶۳ (۲) کتاب الثقات لابن حبان ۶: ۱۵۵، فی اثناء ترجمۃ "جسر بن الحسن" (۳) کتاب الضعفاء والمتروکین للدار قطنی ۱: ۷

ہر کمرے میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر رنگوں کے بچھونے ہیں اور ہر بچھونے پر حورعین میں سے ستر عورتیں ہیں اور ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہیں اور ہر دستر خوان پر ستر قسم کے کھانے ہیں اور ہر کمرے میں ستر خادم اور خادمائیں ہیں، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مومن کو ایسی طاقت عطا فرمائے گا کہ وہ ایک ہی رات میں ان سب کے پاس آئے گا۔

چہرے کا حسن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَوْاَنَّ حَوْرَاءَ اَخْرَجَتْ كَفَّهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَاَفْتَنَ الْخَلَائِقَ بِحُسْنِهَا وَلَوْ اَخْرَجَتْ نَصِيْفَهَا لَكَانَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهٖ مِثْلَ الْفَتِيْلَةِ فِی الشَّمْسِ لَاضَوْءَ لَهَا وَلَوْ اَخْرَجَتْ وَجْهَهَا لَاَضَاءَ حُسْنُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیان نکال لے تو مخلوق کو اپنے حسن کی وجہ سے مسحور و دیوانہ کردے۔ اور اگر وہ اپنی اوڑھنی کو نکال لے تو اس کے حسن کے سامنے سورج ایسا ہو جائے کہ جیسے سورج کی روشنی میں چراغ کی بتی ہو کہ اس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو ظاہر کردے تو اس کے چہرے کا حسن آسمان و زمین کے درمیان کو روشن کردے۔

ہاتھ کا حسن

عَنْ كَعْبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْاَنَّ يَدًا مِنَ الْحُوْرِ دُلِيَتْ مِنَ السَّمَاءِ لَاَضَاءَتْ لَهَا الْاَرْضُ كَمَا تُضِیْئُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔ ②

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اگر جنت کی حور کا ہاتھ آسمان سے نیچے کردیا جائے تو وہ زمین کو روشن کردے جیسا کہ سورج دنیا والوں کو روشن کرتا ہے۔

پیشانی

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ وَصَفَ حَوْرَاءَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ فَقَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَبِيْنَهَا كَالْهِلَالِ فِیْ طُوْلِ الْبَدْرِ۔ ③

---

① الترغیب والترہیب (۲۹۸/۳)، رقم (۵۷۱۵) وحادی

② ۱۔ حادی الارواح (۱۴۳/۱) ۲۔ الترغیب للمنذری (۲۹۹/۳) ۳۔ صفۃ الجنۃ (۳۱۶/۱)

③ التذکرۃ للقرطبی (۵۵۵/۱)

نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات حور کا وصف بیان کیا فرمایا کہ میں نے حور کی پیشانی کو دیکھا جیسا کہ چودھویں رات کا طویل چاند۔

بال

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَوْ اَنَّ طَاقَةً مِنْ شَعْرِهَا بَدَتْ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ طِيْبٍ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اگر حور کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیان کی جگہ خوشبو سے بھر جائے۔

انگلیوں کے پورے

حدیث مرفوع: لَوْ اَنَّ بَعْضَ بَنَانِهَا بَدَا لَغَلَبَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ②

اگر اس حور کے بعض پورے ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی پر غالب ہو جائے۔

لعاب

لَوْ اَنَّ حَوْرَاءَ بَزَقَتْ فِي الْبَحْرِ لَعَذُبَ ذٰلِكَ الْبَحْرُ مِنْ عُذُوْبَةِ رِيْقِهَا ③

اگر جنت کی حور سمندر میں تھوک دے تو یہ سمندر اس کے تھوک کے مٹھاس کی وجہ سے میٹھا ہو جائے۔

حور کی خوشبو

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِنَّهُ لَيُوْجَدُ رِيْحُ الْمَرْاَةِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِيْنَ سَنَةً ④

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حور عین میں سے ایک عورت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

پنڈلی

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: يُرٰى مُخُّ سُوْقِهَا مِنْ وَرَاءِ

① المعجم الاوسط للطبرانی (۸/ ۳۶۲)، رقم (۸۸۷۷)، وقال الہیثمی: فیہ سعید بن زربی وہو ضعیف

② نفس المرجع السابق ونفس الکلام فیہ ③ الترغیب والترہیب (۴/ ۲۹۹) واسنادہ ضعیف

④ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۰۶)، رقم (۳۵۱۲۰)

لُحُوْمِهَا وَدَمِهَا وَحُلَلِهَا. ①

حدیث میں ہے کہ حور کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت، خون اور کپڑوں کے اندر سے دکھائی دے گا۔

حدیث مرفوع: عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ الْمَرْاَۃَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ) ②

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اہلِ جنت کی عورتوں میں سے عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں کے اندر سے دکھائی دے گی یہاں تک کہ پنڈلی کے اندر کا گودا دکھائی دے گا اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں کہ وہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے کہ یاقوت اور مرجان۔

تاج

❶ حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ وَلَتَاجُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. ③

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حور کے سر پر اس کا تاج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

❷ عن ابی سعیدٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ④

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حور کے سر پر جو تاج ہوں گے ان کا ادنیٰ ترین موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔

ناز و نخرے

رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا وَلِیُّ اللہِ فِی الْجَنَّةِ مَعَ زَوْجَتِهٖ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ عَلٰى سَرِيْرٍ مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَعَلَيْهِ قُبَّةٌ مِنْ نُوْرٍ اِذْ قَالَ لَهَا قَدِ اشْتَقْتُ اِلٰى مَشْيَتِكَ قَالَ فَتَنْزِلُ مِنْ سَرِيْرِ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ اِلٰى رَوْضَةِ مَرْجَانَ اَخْضَرَ وَيُنْشِئُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ لَهَا فِیْ تِلْكَ الرَّوْضَةِ

① مسند احمد (۳/۱۶)، رقم (۱۱۱۴۲) ② سنن الترمذی (۴/۶۷۶)، رقم (۲۵۳۳)
③ المعجم الاوسط للطبرانی (۳/۲۸۱)، رقم (۳۱۴۸)، وقال الہیثمی: اسنادہ جید
④ مسند احمد (۳/۷۵)، رقم (۱۱۷۳۳)، وقال الہیثمی: اسنادہ حسن

طَرِيْقَيْنِ مِنْ نُّوْرٍ اَحَدُهُمَا نَبْتُ الزَّعْفَرَانِ وَالْاٰخَرُ نَبْتُ الْكَافُوْرِ فَتَمْشِيْ فِيْ نَبْتِ الزَّعْفَرَانِ وَتَرْجِعُ فِيْ نَبْتِ الْكَافُوْرِ وَتَمْشِيْ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الْغَنِيْجِ۔ ①

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس دوران کہ اللہ کا ولی یعنی جنتی آدمی حورعین میں سے اپنی بیوی کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوگا جو تخت سرخ یاقوت کا ہوگا اور جس پر نور کے قبے ہوں گے پھر اچانک وہ مرد اپنی بیوی سے کہے گا کہ میں تمہارے چال کا مشتاق ہوں۔ راوی نے کہا کہ وہ سرخ یاقوت کے تخت سے اتر کر سبز مرجان کے باغ کی طرف چلے گی اور اللہ تعالیٰ اس حور کے لئے اس باغیچے میں دو نور کے راستے پیدا فرمائیں گے ان میں سے ایک راستہ زعفران کا ہوگا اور دوسرا کافور کا پھر وہ حور زعفران کے راستے پر چلے گی اور کافور کے راستے سے لوٹے گی اور وہ حور ناز ونخرے کی ستر ہزار انواع واقسام کے ساتھ چلے گی۔

جہنم سے متعلقہ احادیث

① حدیث مرفوع: عن ابی هريرة نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ ②

تمہاری آگ (دنیا کی آگ) جہنم کی آگ کے ستر اجزاء (حصوں) میں سے ایک جزء (حصہ) ہے۔

② عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔ ③

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس کی ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) لگامیں ہوں گی اور ہر لگام پر ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) فرشتے ہوں گے جو اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

③ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاَيُّهَا النَّاسُ

---

① بستان الواعظین لابن الجوزی (۱/۱۲۲) ولم أعرف اسناده من حيث الحكم عليه

② صحیح البخاری (۳/۱۱۹۱)، رقم (۳۰۹۲) ③ صحیح مسلم، (۸/۱۴۹)، رقم (۷۳۴۳)

اِبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ کَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْهَا لَجَرَتْ۔ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو تم رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل ہی بنالو۔ کیونکہ جہنم والے جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر بہہ پڑیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر آنکھوں سے خون بہنا شروع ہو جائے گا پھر وہ آنکھیں بھی زخمی ہو جائیں گی اگر اس خون اور آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل جائیں۔

❼ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِبْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔ ②

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا وہ آگ سرخ ہوگئی۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ کالی ہوگئی اب وہ آگ کالی اندھیری ہے۔

❽ حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ! هَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهٗ: یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّةً قَطُّ ③

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! قیامت کے دن

---

① مشکوۃ المصابیح (۳/۲۳۵) رقم (۵۶۸۵) ② سنن الترمذی (۴/۷۱۰) رقم (۲۵۹۱)

③ صحیح مسلم (۸/۱۳۵) رقم (۷۲۶۶)

دنیا والوں میں سے جو زیادہ نعمتوں میں رہا ہوگا اس کو جہنم کے پاس لایا جائے گا پھر اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم اب بتا کیا تو نے کبھی کوئی خیر دیکھی؟ کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی نعمت گذری ہے؟ وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اے میرے پروردگار میرے قریب کبھی کوئی نعمت یا کوئی خیر نہیں گذری۔ اور اس کے مقابلے میں جنتیوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں پریشانیوں اور سختیوں میں رہا ہوگا۔ پھر اس کو جنت میں چکر لگوایا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم اب بتا کیا تو نے کبھی کوئی تنگی دیکھی کیا کبھی تیرے پاس سے کوئی سختی گذری پھر وہ جنتی قسم کھا کر کہے گا اے میرے رب میرے پاس سے کبھی کوئی تنگی نہیں گذری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی۔

❻ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُہْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَہْلَ الدُّنْیَا۔ ①

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بد بودار پانی کا ایک ڈول دنیا میں گرا دیا جائے تو اس ڈول سے ساری دنیا بد بودار ہو جائے۔

❼ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا لَوْ اَنَّ قَطْرَۃً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَہْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَہُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَکُوْنُ طَعَامُہٗ۔ ②

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا والوں میں ٹپکا دیا جائے تو زمین والوں پر ان کی زندگی خراب کر دے پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا یہی زقوم ہوگا۔

❽ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰہُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَہَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰہُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَہَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ ③

① سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۴) ② سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۵)
③ صحیح کنوز السنۃ النبویۃ (۱/۹۶) وقال: حسن احمد والطبرانی

حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں ایسے سانپ ہیں جو اونٹوں کی طرح بڑے بڑے ہیں وہ سانپ اتنا سخت ڈسے گا کہ اس کا ڈسا ہوا چالیس سال تک اس ڈسے جانے کی تکلیف محسوس کرے گا۔ اور دوزخ میں ایسے بچھو ہیں جو اس خچر کی طرح موٹے ہیں جس پر پالان بندھا ہوا ہو ان میں سے کوئی ڈس لے تو اس کا ڈسا ہوا چالیس سال تک اس ڈسے جانے کی تکلیف کو محسوس کرے گا۔

❾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ [1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا اسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے جن کے تسمے بھی آگ کے ہوں گے ان جوتوں اور تسموں کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا وہ سمجھے گا کہ اس کو سب سے سخت عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا۔

طبقاتِ جہنم

❶ جہنم: فِيْهَا اَهْلُ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُخْرَجُوْنَ۔

اس میں ایمان والوں کو ان کی بداعمالیوں کے بقدر عذاب دے کر پھر باہر نکال دیا جائے گا۔

❷ لظٰی: یہودی ❸ حُطَمَہ: عیسائی

❹ سَعِیْر: صابئین (ستاروں کی پرستش کرنیوالے) ❺ سَقَر: (مجوسی آگ کے پجاری)

❻ جَحِیْم: مشرکین ❼ ھَاوِیَہ: منافقین [2]

غفلتِ انسان...... انسان نے کیا سمجھ رکھا ہے؟

❶ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ○ [3]

---

① صحیح مسلم (۱/۱۳۶)، رقم (۵۳۹) ② تفسیر الفخر الرازی (۱۹/۱۵۱) وکذا فی غیر ذلک من کتب التفاسیر

③ سورۃ القیامۃ (۳،۴)

کیاانسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم کیا اسکی ہڈیوں کو ہرگز اکٹھا نہیں کریں گے ہم ضرور اکٹھا کریں گے (اور یہ اکٹھا کرنا ہم کو کچھ دشوار نہیں) کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پورے بھی درست کر دیں گے۔

❷ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ○ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ○ ①

کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔

❸ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ○ ②

ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کیا ہے اور (یہ خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔

❹ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى○ ③

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یونہی مہمل (بیکار) چھوڑ دیا جائے گا۔

آخرت کا مفلس

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ ④

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ مفلس ہم میں وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درھم نہ اور نہ کوئی سامان ہو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو کل قیامت کے دن نمازیں اور روزے اور زکوۃ لے کر آئے گا اور (دنیا) میں اس نے اس کو گالی دی ہوگی اور اس پر تہمت لگائی ہوگی اور اس کا مال (ناحق) کھایا ہوگا اور اس کا خون (ناحق) بہایا ہوگا اور اس کو ناحق مارا ہوگا پس اس (مظلوم) کو اس کی کچھ

① سورۃ البلد (۷،۵)　② سورۃ المؤمنون (۱۱۵)　③ سورۃ القیامہ (۳۶)

④ صحیح مسلم (۸/۱۸)، رقم (۶۷۴۴)

نیکیاں دی جائیں گی اور پھر اس دوسرے (مظلوم) کو اس کی کچھ نیکیاں دی جائیں گی پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں، حقوق کی ادائیگی سے پہلے تو ان لوگوں کی خطائیں (بقدر ظلم) لے کر اس پر ڈالی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

زبان کا انجام...... جنت کے درجات یا جہنم کی گہرائی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ عَظِيْمَ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْعِبَادَةِ وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهٖ اَسْفَلَ دَرَجَةٍ فِيْ جَهَنَّمَ۔ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے بڑے درجات اور بلند مراتب کو پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے درجے میں پہنچ جاتا ہے۔

جب اللہ نے جنت اور جہنم بنائی تو جبرئیل کو بھیجا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ. فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ اللهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ①

---

① المعجم الکبیر للطبرانی (۱/۲۶۰)، رقم (۷۵۸)

① ۱۔ صحیح ابن حبان (۱۶/۴۰۶)، رقم (۷۳۹۴) ۲۔ سنن ابی داؤد (۴/۲۸۰)، رقم (۴۷۴۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبرئیل سے ارشاد فرمایا جاؤ اور جنت کو دیکھو۔ جبرئیل گئے جنت کو دیکھا اور جنت کی ان نعمتوں کو دیکھا جو اللہ نے جنت والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں پھر جبرئیل واپس آئے اور عرض کیا اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم ان نعمتوں کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو نفس کی چاہت کے خلاف ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھک دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ اور جنت کو دیکھو جبرئیل دوبارہ گئے اور جنت کو دیکھا اور واپس آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرمایا تو جبرئیل سے فرمایا کہ جاؤ اور دوزخ کو دیکھو جبرئیل گئے اور دوزخ کو دیکھا اور واپس آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم جو بھی جہنم کے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ پھر اللہ پاک نے دوزخ کو نفس کی چاہتوں اور لذتوں سے ڈھک دیا۔ پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور جہنم کو دیکھو۔ جبرئیل گئے اور جہنم کو دیکھا اور عرض کیا تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں داخل ہوئے بغیر کوئی نہ رہے گا۔

جنت اور جہنم کا جھگڑا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ (وَفِیْ مُسْلِمٍ: وَعَجَزُهُمْ. وَفِیْهِ فِی موضع: وَغِرَّتُهُمْ) قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ لَا یَظْلِمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْشِئُ اللهُ لَهَا خَلْقًا①

① صحیح البخاری ۶/۱۸۳۶، رقم (۴۵۶۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور جہنم کا جھگڑا ہوا دوزخ کہنے لگی مجھے اس بات میں برتری حاصل ہے کہ مجھ میں بڑے متکبر اور ظالم لوگ داخل ہوں گے جنت کہنے لگی تو مجھے کیا ہے مجھ میں تو صرف کمزور اور لوگوں کی نگاہ میں گرے پڑے انسان داخل ہوں گے۔ (اور مسلم کی روایت کے مطابق "عاجز و بے بس" اور "سادہ لوح" انسان داخل ہوں گے) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو میری رحمت کی جگہ ہے تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اللہ پاک نے دوزخ سے فرمایا تو میرے عذاب کی جگہ ہے تجھ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے بہر حال دوزخ تو وہ بھرے گی نہیں یہاں تک کہ اللہ پاک اپنا پاؤں جہنم میں رکھے گا تو وہ (چڑچڑانے لگے گی) اور کہے گی بس، بس، بس پھر بھر جائے گی اور دوزخ کی بعض آگ کو (بعض دوسری آگ سے ملا دیا) جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا رہی بات جنت کی تو اللہ پاک جنت کو بھرنے کے لئے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا۔

(اِذَا) جب وہ سخت دن آئے گا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی۔ اس کے ہو پڑنے میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ کافروں کو پست کرنے والی۔ مومنوں کے رتبے بلند کرنے والی۔ جب زمین کپکپا کر لرزے گی۔ اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا۔ (واقعہ)

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (حاقہ)

پھر جب پھونکا جائے صور میں ایک بار پھونکنا اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دئے جائیں ایک بار۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ، وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ.

پھر جب تارے مٹائے جائیں اور جب آسمان کو چیر دیا جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں۔ (مرسلات)

فَاِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى. يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى. وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى. (نازعات)

پھر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ جس دن کہ یاد کرے گا آدمی جو اس نے کمایا اور دوزخ پر دیکھنے والے کے سامنے ظاہر کردی جائے گی۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ. وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ. وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ. وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ. وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ. وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ. وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ. بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ. وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ. وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ. وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ. وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ. (تکویر)

جب سورج کو بے نور کیا جائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے اور جب دریا جھونکے جائیں اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں اور جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو پوچھیں گے کس گناہ میں وہ ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں اور جب آسمان کا پوست کھول اتار لیا جائے اور جب دوزخ دہکائی جائے اور جب بہشت پاس لائی جائے جان لے گا ہر ایک جی جو لے کر آیا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ. وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ. وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ. وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ. يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ. (انفطار)

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب دریا ابل نکلیں اور جب قبریں بروز برکردی جائیں جان لے گا ہر ایک جی جو کچھ کہ آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا اے انسان اپنے کریم رب سے تجھ کو کس نے دھوکے میں ڈال دیا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ. وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ. وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ. يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ. (انشقاق)

جب آسمان پھٹ جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ آسمان اسی کے لائق ہے اور جب زمین پھیلا دی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے اور سن لے حکم اپنے رب

کا اور وہ زمین اسی کے لائق ہے اے انسان تجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہہ سہہ کر۔

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا. وَجِيْءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى. يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ. (فجر)

جب پست کردی جائے زمین کوٹ کوٹ کر اور آئے تیرا رب اور فرشتے آئیں قطار قطار اور لائی جائے دوزخ اس دن۔ اس دن سوچے گا آدمی اور کہاں ملے گا اس کو سوچنا کہے گا کیا اچھا ہوتا جو میں کچھ آگے بھیج دیتا اپنی آخرت کی زندگی کے لئے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ. (زلزال)

جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ اور کہے گا آدمی اس کو کیا ہو گیا۔ اس دن کہہ ڈالے گی وہ اپنی باتیں۔ اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو۔ اس روز ہو پڑیں گے لوگ طرح طرح پر کہ ان کو دکھلا دیے جائیں ان کے عمل۔ سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھے گا اس کو اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھے گا اس کو۔

پل صراط پر موت ذبح

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ قَالَ اُوْتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ وَهُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ. (1)

(1) سنن الترمذی (۳/۶۹۱)، رقم (۲۵۵۷)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ پاک جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمادیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا پھر موت کو اس دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا جو جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ہے پھر جنت والوں کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے ہوئے دیکھیں گے پھر دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو۔ لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو۔ وہ کہیں گے جی ہاں ہم نے اس کو پہچان لیا یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ دوزخ میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہ آئے گی۔

انعامات جنت کسی آنکھ نے نہیں دیکھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اللهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَاعَیْنٌ رَأَتْ وَلَااُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَعَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَاتَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَفِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِاَةَ عَامٍ لَایَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ ①

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے سنی نہیں۔ نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ قرآن پاک کی آیت ہے کوئی نفس نہیں جانتا اس آنکھ کی ٹھنڈک کے سامان کو جو ان کے لئے چھپایا گیا ہے۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جن اعمال کو وہ دنیا میں کرتے تھے اور جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا قرآن میں ہے کہ پھیلے ہوئے سائے ہیں اور جنت میں ایک کوڑے کی مقدار جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ قرآن میں ہے جس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی محض دھوکے کا سامان ہے۔

① سنن الترمذی (۵/ ۴۰۰)، رقم (۳۲۹۲)

آخرت میں صبر وشکر کا بدلہ "بیت الحمد"

عَنْ اَبِی الْمُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ ①

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں۔ جی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے آپ کی تعریف کی (اور اس حال میں بھی شکر ادا کیا) نیز اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اس کا نام بیت الحمد (شکر کا گھر) رکھو۔

جنت کا بالاخانہ اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے

عن عبداللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاھِرُ ھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا قَالَ اَبُوْ مَالِکِ ن الْاَشْعَرِیُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِمَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔ ②

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ بالا خانے کن لوگوں کو ملیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بالا خانے اُن لوگوں کو ملیں گے جو نرمی سے بات کریں۔ اور کھانا کھلائیں اور رات کو اس وقت تہجد کی نماز پڑھیں جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ ③

قبر میں سوال وجواب پر جامع حدیث

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

① سنن الترمذی (۳/۳۴۱) رقم (۱۰۲۱)

② المستدرک للحاکم ۱/۱۵۳۔ المعجم الکبیر ۳/۳۰۱...... الزواجر عن اقتراف الکبائر ۲/۲۰۶

③ طبرانی۔ کتاب الزواجر ترمذی

وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَادِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَرَسُولُ اللهِ فَيَقُولَانِ وَمَايُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَادِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَاأَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ. ①

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پاس دوفرشتے آتے ہیں پھراس کو بٹھاتے ہیں پھراس سے پوچھتے ہیں۔ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھراس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ پھروہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخصیت کے بارے میں کیا کہتا ہے جس کو تمہارے اندر بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، پھروہ کہتے ہیں تم کو کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور میں اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس جنت کی خوشبوئیں اور ہوائیں آتی ہیں اور اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے حد نظر تک۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جائے گا اور اس کے پاس دوفرشتے آتے ہی اور اس کو بٹھاتے ہیں پھراس

① سنن ابی داؤد (۴/ ۳۸۳) برقم (۴۷۵۵)

ے پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں پھر وہ فرشتے اس ے پوچھتے ہیں تمہارا دین کون سا ہے وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخصیت کے بارے میں کیا کہتا ہے جن کو تمہارے اندر بھیجا گیا، وہ جواب دیتا ہے ھائے ھائے مجھے معلوم نہیں پھر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے دوزخ کا بستر بچھاؤ اور اس کو دوزخ کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس کے پاس دوزخ کی گرمی اور جلانے والی ہوائیں داخل ہو جاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر قبر اتنی تنگ کردی جاتی ہے یہاں تک کہ اس پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

لوگ گناہوں کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہونگے

حدیث مرفوع: عَنِ الْمِقْدَادِ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرْقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرْقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى فِيْهِ. (1)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج مخلوق سے اتنا قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کی مقدار پھر لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ لوگوں میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور بعض ایسے ہوں گے جن کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعض کی کمر تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کے منہ تک پسینہ ہوگا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

قبر سے نکلنے پر لوگوں کی تین قسمیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلَى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلَى اَقْدَامِهِمْ

(1) صحیح مسلم (۸/۱۵۸)، رقم (۷۳۸۵)

قَادِرٌ عَلَى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكَةٍ. ①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمام لوگوں کو قیامت کے دن تین جماعتوں میں جمع کیا جائے گا ایک جماعت وہ ہوگی جو پیدل چلنے والوں کی ہوگی اور دوسری جماعت سواروں کی ہوگی اور تیسری جماعت منہ کے بل چلنے والوں کی ہوگی پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے آپ ﷺ نے فرمایا وہ ذات جو لوگوں کو قدموں پر چلاتا ہے وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے غور سے سنو وہ لوگ اپنے چہروں کے ذریعے ہر ٹیلے اور خاردار جھاڑی سے اپنے آپ کو بچائیں گے۔

جہنمی اور جہنم کے احوال

① عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُعْظَمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاَنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ ②

حضور ﷺ نے فرمایا، جہنم میں جہنمی کے جسم کو بڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے کان کی لو سے مونڈھے تک سات سو (۷۰۰) سال کا فاصلہ ہوگا اور بے شک اس (جہنمی) کے کھال کی موٹائی ستر ہاتھ ہوگی اور جہنمی کی ڈاڑھ اُحد کے پہاڑ کے برابر ہوگی۔

② عن عطاء بن یسار رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: اِنَّ فِي النَّارِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ وَادٍ فِيْ كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعَبٍ فِيْ كُلِّ شُعَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جُحْرٍ وَفِيْ كُلِّ جُحْرٍ حَيَّةٌ تَاْكُلُ وُجُوْهَ اَهْلِ النَّارِ. ③

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر گھاٹی میں ستر ہزار سوراخ ہیں ہر سوراخ میں ایسا سانپ ہوگا جو جہنمیوں کے چہروں کو کاٹے گا۔

③ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ

---

① سنن الترمذی (۵/۳۰۵)، رقم (۳۱۴۲)

② ا۔ مسند احمد (۸/۳۱۹)، رقم (۳۸۰۰) ۲۔ کتاب الزواجر (۳/۳۹۳)

③ ا۔ الترغیب والترہیب (۴/۲۵۴)، رقم (۶۶۶۳) ۲۔ صفۃ النار لابن ابی الدنیا (۱/۵۱)، رقم (۳۶)

زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا. ①

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگام (رسیاں) ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور یہ فرشتے اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

② قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ. ②

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہنم میں کافر کے دو مونڈھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔

قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ کن لوگوں کا ملے گا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَظَلَّهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْتَ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ (۱) اَلْوُضُوْءُ فِي الْمَكَارِهِ (۲) وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ (۳) وَاِطْعَامُ الْجَائِعِ ③

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تین خصلتیں جس شخص میں ہوں اس کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے ایسے دن میں جس دن اللہ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) ناگواری کے باوجود وضو کرنا (۲) تاریکیوں میں مساجد کی طرف جانا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةُ نَفَرٍ يُظِلُّهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ (۱) اِمَامٌ عَادِلٌ (۲) وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللهِ تَعَالٰى (۳) وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ دَمْعًا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالٰى (۴) وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ (۵) وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَمْ تَعْلَمْ شِمَالُهٗ بِمَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ (۶) وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ (۷) وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَاَبٰى وَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللهَ تَعَالٰى. ④

---

① صحیح مسلم (۸/۱۴۹)، رقم (۷۳۴۳)
② اخرجہ الشیخان واللفظ لمسلم (۸/۱۵۴)، رقم (۷۳۶۵)
③ الترغیب والترہیب (۲/۳۸)
④ متفق علیہ

نبی ﷺ نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہو (۳) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں (۴) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی طرف لوٹ کر آئے (۵) وہ آدمی جو صدقہ ایسے طریقے پر کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۶) وہ دو آدمی جو آپس میں محبت کرتے ہوں صرف اللہ کے لئے (۷) وہ آدمی جس کو کوئی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ انکار کردے اور کہے کہ مجھے اللہ کا خوف مانع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهُ اَظَلَّهُ اللهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ۔ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دست کو (قرضے کی ادائیگی میں) مہلت دی یا اس سے کچھ قرضہ چھوڑ دیا تو اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

خوفِ الٰہی

❶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا كُلُّ عَیْنٍ بَاكِیَةٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا عَیْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَیْنٌ سَهِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَعَیْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔ ②

حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے جھک گئی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے اللہ عزوجل کے ڈر کی وجہ سے مکھی کے سر کے بقدر آنسو بہا ہو۔

❷ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللهِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوْعٍ فِیْ خَشْیَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ۔ وَاَمَّا

① سنن الترمذی (۳/۵۹۹)، رقم (۱۳۰۶) ② الترغیب والترہیب (۲/۱۶۰)، رقم ۱۹۲۹۰)

الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَۃٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ۔ ①

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانیوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے ہو اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کے راستہ میں بہا ہو اور دو نشان ایک وہ زخم کا نشان جو اللہ کے راستے میں لگا ہو اور دوسرا وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں لگا ہو۔

③ حدیث قدسی: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِیْ فَوْقَ عَرْشِیْ لَا تَبْکِیْ عَیْنُ عَبْدٍ فِی الدُّنْیَا مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّا کَثُرَتْ ضِحْکُھَا فِی الْجَنَّۃِ۔ ②

میری عزت اور میری بزرگی اور میری علوشان کی قسم جس بندہ کی آنکھ دنیا میں میرے ڈر کی وجہ سے روئی ہو تو وہ جنت میں بہت ہنسے گی یعنی جنت میں اس کی فرحت کا سامان زیادہ ہوگا۔

فرعون کی موت

حضور علیہ السلام نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لائے تھوڑی دیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا سر آیا اور خبر دی گئی وہ قتل کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہ ۳ بار فرمایا۔ پھر فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ،

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور تن تنہا تمام لشکروں کو شکست دی۔ اس کے بعد فرمایا ذرا اس کا سر ہمیں دکھاؤ جب آپ نے دیکھا تو فرمایا: ھٰذَا فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔ (یہ اس امت کا فرعون ہے) ③

قیامت کا نہ آنا

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ۔ اَللّٰہُ۔ اَللّٰہُ ④

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے۔

---

① سنن الترمذی (۴/۱۹۰)، رقم (۱۶۶۹)
② شعب الایمان (۲/۲۳۴)، رقم (۷۷۸) وکذا فی الترغیب للمنذری (۴/۱۱۷)
③ اصح السیر (۹۴) ④ صحیح مسلم (۱/۹۱)، رقم (۳۹۲)

مراقبۃ الموت

① قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ مَاقَدَّمَ قَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَاخَلَّفَ۔ ①

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مرنے والا مرجاتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور لوگ پوچھتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

② قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حِفَرِ النَّارِ۔ ②

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

③ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهٖ فِیْ رَوْضَةٍ وَیُرَحَّبُ لَهٗ قَبْرُهٗ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا۔ ③

نبی ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن بندہ اپنی قبر کے اندر سرسبز باغ میں ہوتا ہے اور اس کے لئے اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کردی جاتی ہے۔

④ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَیُخْطٰی بِهٖ ثَلَاثُ خُطُوَةٍ اِلَّا تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُ مَنْ شَاءَ اللهُ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ یَقُوْلُ یَااِخْوَتَاهُ وَیَاحَمَلَةَ نَعْشَاهُ لَاتَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِیْ لَایَلْعَبَنَّ بِکُمُ الزَّمَانُ کَمَالَعِبَ بِیْ خَلَّفْتُ تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَالدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُحَاسِبِیْ وَ اَنْتُمْ تُشَیِّعُوْنِیْ وَتُوَدِّعُوْنِیْ۔ ④

---

① شعب الایمان (۷/۳۲۸)، رقم (۱۰۳۷۵)

② ا۔ سنن الترمذی (۴/۶۳۹)، رقم (۲۴۶۰) ۲۔ المعجم الاوسط (۸/۲۷۲)، رقم (۸۶۱۳)

③ مسند ابی یعلی (۱۱/۵۲۱)، رقم (۶۶۴۴) و اسنادہ حسن

④ کنزالعمال (۱۵/۵۹۶)، رقم (۴۲۳۵۵) عن ابن ابی الدنیا و رواہ فی کتاب القبور (۱/۷) واللفظ لہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میت کو بھی چارپائی پر اٹھا کر تین قدم (یعنی تھوڑا سا) چلا جاتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے جس کو انسان اور جنوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے مرنے والا کہتا ہے ہائے بھائیو! او میری لاش کو اٹھا کر لے جانے والو! دنیا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے جیسا کہ مجھے دھوکہ میں ڈال دیا تھا اور زمانہ تم سے نہ کھیلے جیسا کہ وہ مجھ سے کھیلا میں نے جو پیچھے چھوڑا وہ ورثاء کے لئے چھوڑا اور حاکم قیامت کے دن مجھ سے حساب کرے گا اور تم مجھے رخصت و روانہ کر رہے ہو۔

۵ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔ ①

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کرے اور بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کی خواہش پر چلے اور اللہ پر امیدیں باندھے۔

۶ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا کَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰی قَالَ کَانَتْ عِبَرًا کُلُّھَا: عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ ھُوَ یَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ ھُوَ یَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ ھُوَ یَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَی الدُّنْیَا وَتَقَلُّبَھَا بِاَھْلِھَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَیْھَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا یَعْمَلُ ②

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب نصیحت کی باتیں تھیں۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے موت کا یقین ہو اور وہ خوش ہوتا ہو اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے جہنم کا یقین ہو اور وہ ہنستا ہو اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے تقدیر کا یقین ہو اور وہ حیلہ اختیار کرے مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا اور دنیا میں رہنے والوں کا آنا جانا دیکھے اور پھر دنیا پر اطمینان کرے اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے کل کے حساب و کتاب کا یقین

---

② المستدرک (۱/۱۲۵، رقم (۱۹۱) ① صحیح ابن حبان (۲ رقم (۱

ہو پھر وہ عمل نہ کرے۔

❼ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ یَابُنَیَّ لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ فَإِنَّ الْمَوْتَ یَأْتِیْ بَغْتَةً ①

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے پیارے بیٹے تو توبہ کرنے میں دیر نہ کر اس لئے کہ موت اچانک آجاتی ہے۔

❽ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُؤْتٰی بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُوْقَفَ بَیْنَ كِفَّتَیِ الْمِیْزَانِ وَیُوَكَّلُ بِهٖ مَلَكٌ فَإِنْ ثَقُلَ مِیْزَانُهٗ نَادَی الْمَلَكُ بِصَوْتٍ یَسْمَعُ الْخَلَائِقُ: سَعِدَ فُلَانٌ سَعَادَةً لَا یَشْقٰی بَعْدَهَا اَبَدًا وَاِنْ خَفَّ مِیْزَانُهٗ نَادٰی بِصَوْتٍ یَسْمَعُ الْخَلَائِقُ شَقِیَ فُلَانٌ شَقَاوَةً لَا یَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ حساب کے دو پلڑوں کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور اس بندے کو فرشتے کے حوالے کیا جائے گا اگر اس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گیا تو فرشتہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا نیک بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی بد بخت نہ ہو گا اور اگر اس کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گیا تو فرشتہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا بد بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی نیک بخت نہ ہو گا۔

قبر کے بارے میں اشعار

یَا مَنْ بِدُنْیَاهُ اشْتَغَلْ　　قَدْ غَرَّهٗ طُوْلُ الْاَمَلْ
اَوَلَمْ یَزَلْ فِیْ غَفْلَةٍ　　حَتّٰی دَنَا مِنْهُ الْاَجَلْ
اَلْمَوْتُ یَاْتِیْ بَغْتَةً　　وَالْقَبْرُ صُنْدُوْقُ الْعَمَلْ
اِصْبِرْ عَلٰی اَهْوَالِهَا　　لَا مَوْتَ اِلَّا بِالْاَجَلْ

"اے وہ شخص جو اپنی دنیا میں مشغول ہے، تحقیق اس کو لمبی امیدوں نے دھوکہ میں ڈال دیا، وہ ہمیشہ غفلت ہی میں رہا یہاں تک کہ اس کی موت قریب آگئی، موت اچانک آجاتی ہے اور

① الدر المنثور (۶/۵۱۶)　② اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۱۰۰)، رقم (۷۶۹۲)

قبر اعمال کا صندوق ہے، تو دنیا کی سختیوں پر صبر کر موت تو مقررہ وقت پر ہی آتی ہے“۔

☆

تُنَاجِيكَ اَجْدَاثُ وَهُنَّ صُمُوتٌ وَسُكَّنَا هَاتَحْتَ التُّرَابِ خُفُوتُ

قبریں تجھ سے سرگوشی کر رہی ہیں حالانکہ وہ خاموش ہیں ان میں رہنے والے مٹی کے نیچے چھپے ہوئے ہیں۔

اَيَاجَامِعَ الدُّنْيَا لِغَيْرِبَلَاغَةٍ لِمَنْ تَجْمَعُ الدُّنْيَاوَاَنْتَ تَمُوتُ

اے بے کار دنیا جمع کرنے والے یہ دنیا تو کس کے لئے جمع کر رہا ہے حالانکہ تو مر جائے گا۔

قِفْ بِالْقُبُوْرِوَقُلْ عَلَى سَاحَاتِهَا مَنْ مِنْكُمُ الْمَغْمُوْرُ فِيْ ظُلُمَاتِهَا

قبروں پر ٹھہر کر ان پر یہ کہو کہ تم میں سے کون ان کی اندھیریوں میں غرق ہے۔

وَمَنِ الْمُكَرَّمُ مِنكُمْ فِيْ قَعْرِهَا وَقَدْذَاقَ بَرْدَ الْاَمْنِ مِنْ رَوْعَاتِهَا

اور کون قبر کی گہرائی میں باعزت ہے کہ اس نے گھبراہٹ کے بعد امن کی ٹھنڈک پائی۔

اَمَّاالسُّكُوْنُ لِذِيْ الْعُيُوْنِ فَوَاحِدٌ لَايَسْتَبِيْنُ الْفَضْلُ فِيْ دَرَجَاتِهَا

آنکھوں والوں کو سکون ہے اگر چہ ایک وہ ہے کہ ان کے درجات میں اس کا فضل ظاہر نہیں۔

لَوْجَاوَبُوْكَ لَاَخْبَرُوْكَ بِاَلْسُنٍ تَصِفُ الْحَقَائِقَ بَعْدُ مِنْ حَالَاتِهَا

اگر وہ جواب دیں تو تمہیں ایسی زبانوں کے ساتھ بتادیں گے جو زبانیں تمہارے جانے کے بعد یہاں کے حالات اور حقائق بتائیں گی۔

اَمَّاالْمُطِيْعُ فَنَازِلٌ فِيْ رَوْضَةٍ يُفْضِيْ اِلَى مَنْ شَاءَمِنْ دَوْحَاتِهَا

وہ یہ کہ فرمانبردار تو باغات میں ہے اس کے میدانوں میں جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔

وَالْمُجْرِمُ الطَّاغِيْ بِهَا مُتَقَلِّبٌ فِيْ حُفْرَةٍ يَأْوِيْ اِلَى حَيَّاتِهَا

اور سرکش گنہگار گہرے گڑھے میں الٹ پلٹ ہو رہا ہے وہ اس کے سانپوں کی طرف ٹھکانہ پکڑتا ہے۔

وَعَقَارِبُ تَسْعٰى اِلَيْهِ فَرُوْحُهُ فِيْ شِدَّةِ التَّعْذِيْبِ مِنْ لَدَغَاتِهَا

اس پر بچھو چمٹے ہوئے ہیں چنانچہ اس کی روح ان کے ڈسنے کے باعث شدید ترین عذاب میں ہے۔

اِنَّ الْحَبِيْبَ مِنَ الْاَحْبَابِ مُخْتَلَسٌ لَايَمْنَعُ الْمَوْتَ بَوَّابٌ وَلَاحَرَسٌ

بے شک دوستوں سے دوست چھین لیا جاتا ہے موت کو کوئی دربان و چوکیدار نہیں روک سکتا۔

فَكَيْفَ تَفْرَحُ بِالدُّنْيَا وَلَذَّتِهَا يَامَنْ يُعَدُّ عَلَيْهِ اللَّفْظُ وَالنَّفَسُ

تو کیسے دنیا اور اس کی لذتوں پر خوش ہوتا ہے اے وہ شخص کہ جس کا ایک ایک لفظ اور سانس گنا جارہا ہے۔

اَصْبَحْتَ فَلَافِي النَّقْصِ مُنْغَمِسًا وَاَنْتَ دَهْرُكَ فِي اللَّذَاتِ مُنْغَمِسٌ

اے غافل تو نقصان ہی میں ڈوب رہا ہے اور تیرا وقت لذتوں میں برباد ہو رہا ہے۔

لَا يَرْحَمُ الْمَوْتُ ذَاجَهْلٍ لِغِرَّتِهٖ وَلَا الَّذِيْ كَانَ مِنْهُ الْعِلْمُ يُقْتَبَسُ

موت کسی جاہل پر اس کے حصہ (جہالت) کی وجہ سے رحم نہیں کھاتی نہ کسی عالم پر رحم کھاتی ہے جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے۔

كَمْ اَخْرَسَ الْمَوْتُ فِيْ قَبْرٍ وَقَفْتُ بِهٖ عَنِ الْجَوَابِ لِسَانًا مَابِهٖ خَرَسٌ

میں جس قبر پر بھی جا کھڑا ہوا موت نے زبان کو گونگا کر دیا تھا جواب دینے سے جو حقیقت میں گونگی نہ تھی۔

قَدْكَانَ قَصْرُكَ مَعْمُوْرًالَهٗ شَرَفٌ فَقَبْرُكَ الْيَوْمَ فِي الْاَجْدَاثِ مُنْدَرِسٌ

تیرا محل آباد تھا اور دنیا میں اسے ایک مقام حاصل تھا اور آج تیری قبر قبرستان میں ٹوٹ پھوٹ رہی ہے اور اپنے نشان بھی گم کر رہی ہے۔

لَادَارَلِلْمَرْءِ بَعْدَالْمَوْتِ يَسْكُنُهَا اِلَّاالَّتِيْ كَانَ قَبْلَ الْمَوْتِ بَانِيْهَا

آدمی کا موت کے بعد رہنے کے لئے وہی گھر ہوگا جس کو اس نے مرنے سے پہلے بنایا ہوگا۔

فَاِنْ بَنَاهَابِخَيْرٍ طَابَ مَسْكَنُهَا وَاِنْ بَنَاهَا بِشَرٍّ خَابَ ثَاوِيْهَا

اگر اس نے نیک اعمال کے ساتھ اس کو بنایا تو اس کا مسکن عمدہ ہوگا اور اگر اس نے برائی کے ساتھ اس کو بنایا تو اس کا رہنے والا رسوا ہوگا۔

اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّتِيْ كَانَتْ مُسَلَّطَةً حَتّٰى سَقَاهَا بِكَاْسِ الْمَوْتِ سَاقِيْهَا

کہاں گئے وہ بادشاہ جو اس دنیا پر قابض تھے کہ موت کے ساقی نے ان کو موت کا جام پلادیا۔

لِكُلِّ نَفْسٍ وَاِنْ كَانَتْ عَلٰى وَجَلٍ مِنَ الْمَنِيَّةِ اٰمَالٌ تُقَوِّيْهَا

ہر جی کی اگرچہ وہ موت سے گھبرایا ہوا امیدیں ہیں جو اس کو طاقت دیتی ہیں۔

فَالْمَرْءُ يَبْسُطُهَا وَالدَّهْرُ يَقْبِضُهَا   وَالنَّفْسُ تَنْشُرُهَا وَالْمَوْتُ يَطْوِيْهَا

تو آدمی ان کو پھیلاتا ہے اور زمانہ ان کو سمیٹتا ہے اور نفس ان کو پھیلاتا ہے اور موت ان کو لپیٹ کے رکھ دیتی ہے۔

اَمْوَالُنَا لِذَوِي الْمِيْرَاثِ نَجْمَعُهَا   وَدُوْرُنَا لِخَرَابِ الدَّهْرِ نَبْنِيْهَا

ہمارے مال واسباب جن کو ہم جمع کر رہے ہیں وہ ہمارے ورثاء کے لئے ہیں اور ہمارے گھر جن کو ہم نے بنایا ہے تو وہ زمانہ کی ویرانیوں کے لئے ہیں۔

كَمْ مِنْ مَدَائِنَ فِي الْاٰفَاقِ قَدْ بُنِيَتْ   اَمْسَتْ خَرَابًا وَدَانَ الْمَوْتُ اَهْلِيْهَا

کتنے ہی شہر دنیا بھر میں آباد کئے گئے، وہ ویران ہو کر رہ گئے، موت نے ان کے مکینوں کو عاجز کر دیا۔

تَفَكَّرْتُ فِيْ حَشْرِيْ وَيَوْمَ قِيَامَتِيْ   وَاِصْبَاحَ خَدِّيْ فِي الْمَقَابِرِ ثَاوِيًا

میں نے اپنے حشر اور قیامت کے دن کے بارے میں سوچا اور میں نے اپنے قبروں میں قیام پذیر ہونے پر غور کیا۔

فَرِيْدًا وَحِيْدًا بَعْدَ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ رَهِيْنًا   وَالتُّرَابُ وِسَادِيَا

اس حال میں کہ تنہا اور اکیلا ہوں گا عزت اور بلندی کے بعد اپنے جرموں کی وجہ سے قبر میں گروی رکھا ہوا ہوں گا اور مٹی میں میرا تکیہ ہوگا۔

تَفَكَّرْتُ فِيْ طُوْلِ الْحِسَابِ وَعَرْضِهٖ   وَذُلِّ مَقَامِيْ حِيْنَ اُوْتِيْ كِتَابِيَا

میں نے اپنے حساب کے لمبا ہونے اور حساب کتاب کے پیش ہونے میں غور وفکر کیا اور جس وقت مجھے میرا نامہ اعمال دیا جائے گا اس وقت کی اپنی ذلت پر غور کیا۔

وَلٰكِنْ رَجَائِيْ فِيْكَ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ   بِاَنَّكَ تَعْفُوْ يَااِلٰهِيْ خَطَائِيَا

لیکن اے میرے رب اور میرے خالق مجھے تجھ سے یہ امید ہے کہ اے میرے معبود حقیقی تو میری خطاؤں کو معاف کرے گا۔

بادشاہوں اور مالداروں کی موت اور مال کا کام نہ آنا

بَاتُوْا عَلٰى قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ   غُلْبُ الرِّجَالِ فَلَمْ تَنْفَعْهُمُ الْقُلَلُ

(1) انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر رات اس حال میں گذاری کہ بہادر لوگ ان کا پہرہ دے

رہے تھے پس ان کو چوٹیوں نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

وَاسْتُنْزِلُوْا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ   وَاُوْدِعُوْا حُفَرًا يَابِئْسَ مَانَزَلُوْا

2 عزت والی زندگی گذارنے کے بعد ان کو ان کی مسندوں (عزت والی جگہوں) سے نیچے اُتارا گیا۔ ان کو گڑھوں میں رکھ دیا گیا، کیا ہی بری ہے وہ جگہ جس میں وہ اترے۔

نَادَاهُمْ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَادُفِنُوْا   اَيْنَ الأَسِرَّةُ وَالتِّيجَانُ وَالْحُلَلُ

3 دفن کرنے کے بعد ایک پکارنے والے نے ان کو آواز دی۔ کہ وہ تخت (جن پر تم بیٹھا کرتے تھے) اور وہ تاج اور وہ بہترین قسم کا لباس کہاں ہے۔

اَيْنَ الْوُجُوْهُ الَّتِيْ كَانَتْ مُنَعَّمَةً   مِنْ دُوْنِهَا تُضْرَبُ الْاَسْتَارُ وَالْكِلَلُ

4 وہ نرم و نازک چہرے کہاں گئے کہ جن کو چھپانے کے لئے پردے اور باریک کپڑے ڈال دیئے جاتے تھے۔

فَاَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِيْنَ سِيْلَ بِهِمْ   تِلْكَ الْوُجُوْهُ عَلَيْهَا الدُّوْدُ يَقْتَتِلُ

5 تو قبر نے ان کی حقیقت کو واضح کر دیا جس وقت کہ وہ قبر کے سخت معاملہ میں پھنس گئے کہ ان کے چہروں پر کیڑے آپس میں لڑ رہے ہیں۔

قَدْطَالَ مَا اَكَلُوْا دَهْرًا وَمَاشَرِبُوْا   فَاَصْبَحُوْا بَعْدَ طُوْلِ الْاَكْلِ قَدْ اُكِلُوْا

6 لمبے زمانے تک انہوں نے کھایا اور پیا۔ طویل کھانے پینے کے بعد وہ کیڑوں کے لئے خوراک بن گئے۔

☆

رَأَيْتُ الدَّهْرَ مُخْتَلِفًا يَدُوْرُ   فَلَاحُزْنٌ يَدُوْمُ وَلَاسُرُوْرُ

1 میں نے زمانے کو دیکھا کہ وہ مختلف حالتوں کے ساتھ گردش کر رہا ہے۔ نہ تو غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی۔

قَدْبَنَتِ الْمُلُوْكُ لَهَاقُصُوْرًا   فَلَمْ يَبْقَ الْمُلُوْكُ وَلَاالْقُصُوْرُ

2 بادشاہوں نے اپنے لئے محلات بنوائے۔ نہ تو وہ بادشاہ خود باقی رہے اور نہ محلات۔

☆

سَلَامٌ عَلَى اَهْلِ الْقُبُوْرِ الدَّوَارِسِ   كَاَنَّهُمْ لَمْ يَجْلِسُوْا فِي الْمَجَالِسِ

① پرانی قبروں میں دفن شدہ لوگوں پر سلام ہو (ان کی قبروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا کہ وہ دنیاوی مجلسوں میں کبھی بیٹھے ہی نہیں۔

وَلَمْ يَشْرَبُوْا مِنْ بَارِدِ الْمَاءِ شُرْبَةً وَلَمْ يَأْكُلُوْا مِنْ كُلِّ رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

② اور وہ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کبھی انہوں نے دنیا میں ٹھنڈے پانی سے گھونٹ بھی نہیں بھرا۔ اور نہ انہوں نے خشک وتر (تازہ) چیزوں میں سے کھایا ہے۔

موت کی یاد

يَا صَاحِبِيْ لَا تَغْتَرِرْ بِتَنَعُّمٍ فَالْعُمْرُ يَنْفَدُ وَالنَّعِيْمُ يَزُوْلُ

اے میرے ساتھی تو دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ زندگی ختم ہو رہی ہے اور نعمتیں زائل ہو رہی ہیں۔

وَاِذَا حَمَلْتَ اِلَى الْقُبُوْرِ جَنَازَةً فَاعْلَمْ بِاَنَّكَ بَعْدَهَا مَحْمُوْلُ

جب تو قبرستان کی طرف کوئی جنازہ اٹھا کر چلے تو تو جان لے کہ تجھے بھی ایک دن اٹھا کر لے جایا جائے گا۔

اَيَّامُ عُمْرِكَ تَذْهَبُ وَجَمِيْعُ سَعْيِكَ يُكْتَبُ

تیری زندگی کے ایام گذر رہے ہیں۔ اور تیری ساری کوششیں لکھی جا رہی ہیں۔

ثُمَّ الشَّهِيْدُ عَلَيْكَ مِنْكَ فَاَيْنَ اَيْنَ الْمَهْرَبُ

پھر تیرے اپنے اعضاء تجھ پر گواہی دیں گے۔ پس تیرے لئے بھاگنے کی جگہ کہاں ہوگی۔

دنیا سے بے رغبتی

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنًا طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا

اللہ پاک کے بعض سمجھدار بندے ایسے ہیں۔ جنہوں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کر لی اور دنیا کے فتنوں سے ڈرے۔

نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنًا

اللہ پاک کے ان سمجھدار بندوں نے اس دنیا میں غور و فکر کیا پس جب ان کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ دنیا زندہ لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔

جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

(امام شافعی)

توانہوں نے اس دنیا کو پانی کے بڑے حصے (سمندر) کی طرح سمجھ لیا اور (اس دنیا میں زندگی گذارنے کے لئے) اسباب کے بجائے نیک اعمال کو کشتیاں بنا کر چلائیں (اور زندگی گذاری)۔

دُنْيَا تُخَادِعُنِيْ كَأَنِّيْ لَسْتُ اَعْرِفُ حَالَهَا مَدَّتْ اِلَيَّ يَمِيْنَهَا فَقَطَعْتُهَا وَشِمَالَهَا

دنیا مجھے فریب دیتی ہے اور وہ یہ سمجھتی ہے کہ میں اس کے حال کو پہچانتا نہیں ہوں۔ اس نے میری طرف اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا میں نے اس کے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔

مَنَعَ الْإِلٰهُ حَرَامَهَا وَاَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَهَا وَرَأَيْتُهَا مُحْتَاجَةً فَوَهَبْتُ جُمْلَتَهَا لَهَا

اللہ پاک نے دنیا کے حرام امور سے منع فرمایا میں نے اس کے حلال (جائز) امور کو بھی چھوڑ دیا اور میں نے اس کو محتاج ہونے کی حالت میں دیکھا تو میں نے دنیا کو اس کا سب کچھ دے دیا۔

کثرتِ مال کی حرص

قَدْ يَجْمَعُ الْمَالَ غَيْرُ اٰكِلِهِ وَيَأْكُلُ الْمَالَ غَيْرُ مَنْ جَمَعَهُ

(امام شافعی)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو دنیا کے مال کو جمع کر رہا ہوتا ہے وہ اسے کھاتا (فائدہ اٹھاتا) نہیں اور جو اس کو جمع نہیں کر رہا وہ اس کو کھاتا (فائدہ اٹھاتا) ہے

وَيَقْطَعُ الثَّوْبَ غَيْرُ لَابِسِهِ وَيَلْبَسُ الثَّوْبَ غَيْرُ مَنْ قَطَعَهُ

اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کپڑے کو کاٹتا ہے (پہننے کے لئے) حالانکہ وہ اس کپڑے کو پہننے والا نہیں ہوتا۔ اور جو اس کپڑے کو کاٹنے والا نہیں وہ اس کو پہن لیتا ہے۔

موت اٹل ہے

وَاِذَا الْمَنِيَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

اور جب موت اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے تو تم ہر تعویذ وگنڈے کو غیر نفع مند پاؤ گے۔

وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ اِذَا رَغَّبْتَهَا وَاِذَا تُرَدُّ اِلٰى قَلِيْلٍ تَقْنَعُ

اور نفس کو جب تو کسی چیز کو شوق دلائے تو وہ اس چیز کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اور جب تو اسے کسی تھوڑی چیز کی طرف مائل کرتا ہے تو وہ اسی پر صبر کر لیتا ہے۔

غفلت

فَكَمْ مِنْ كَفَنٍ مَغْسُوْلٌ وَصَاحِبُهُ فِي السُّوْقِ مَشْغُوْلُ

بہت سے کفن ایسے ہیں جو دھل گئے ہیں۔ اور اس کفن والا (وہ جس کو پہنایا جائے گا) بازار میں مشغول ہے۔

وَكَمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُوْرٌ وَصَاحِبُهُ بِالسُّرُوْرِ مَغْرُوْرٌ

اور بہت سی قبریں جو کھودی گئیں۔ اور جو اس قبر میں دفن ہونے والا ہے وہ دنیا کی خوشیوں میں دھوکہ میں پڑا ہوا ہے۔

وَكَمْ مِنْ عُمْرٍ ضَاحِكٌ وَهُوَ عَنْ قَرِيْبٍ هَالِكٌ

(ابوزیب الھذلی)

اور بہت سی عمریں ہنسنے والی ہیں۔ اور قریب ہے کہ وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر جائیں۔

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تو نے — جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا ملوک و حضور و خداوند کیا کیا
دکھائے گا تُو ، چند روز کیا کیا اجل نے پچھاڑے تنومند کیا کیا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہراک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہاں ہر خوشی ہے مبدل بہ صد غم جہاں شادیاں تھیں وہیں اَب ہیں غم
یہ سب ہر طرف انقلاباتِ عالم تری ذات ہی میں تغیر ہیں ہر دم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی
بس اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی یہ طرزِ معیشت اَب اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو — ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوبؔ تجھ کو — سمجھ لینا چاہئے خوب تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بڑھاپے سے لے کر پیامِ قضا بھی — نہ چونکا نہ چیتا نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی — جنوں تا بہ کے ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دل دادۂ شعر گوئی رہے گا — نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے، نہ کوئی رہے گا — رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر — اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر — یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شور ماتم بپا ہے — کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوۂ جور و مکر و دغا ہے — غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دعوت وتبلیغ

اہمیتِ دعوت، فضائلِ اُمت

وخروج فی سبیل اللہ وغیرہ

الدعوۃ

حضور علیہ السلام کا اپنے خاندان کو دعوت دینا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ، قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی: یَابَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ۔ یَابَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ۔ یَابَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ۔ یَابَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ۔ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ۔ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔ ①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "اے نبی آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈرائیے" (الآیۃ) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آواز لگائی اے بنی کعب بن لؤی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی عبد مناف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی ھاشم اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی عبدالمطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا کیونکہ میں تمہارے لئے اللہ پاک سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں علاوہ اس کے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے میں اسے اس کی تری کے ساتھ تر کروں گا۔

جہدِ دین میں علماءِ دیوبند کی مدتِ قید:

- مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے گیارہ سال جیل کاٹی۔
- شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چار سال مالٹا کی جیل کاٹی،
- مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ...... چار سال

---

① الادب المفرد (۱/۳۱)، رقم (۴۸)۔ وکذا فی صحیح مسلم (۱/۱۳۲) واللفظ للاول

④ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی...... تین سال

⑤ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ...... انیس سال

⑥ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ...... تیرہ سال

⑦ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ...... اٹھارہ سال

⑧ مولانا جعفر صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... چودہ سال

⑨ مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ...... پچیس سال جلاوطنی اختیار کی۔

مدافن صحابہ رضی اللہ عنہم

☆ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ (چین)

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (موتہ)

حضرت سرا ایل رضی اللہ عنہ (دریائے اردن کے کنارے)

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ (اردن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (غور کی پہاڑی پر)

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ (بحیرہ روم)

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ (الجزائر)

عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (اردن)

حضرت ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ (تیونس)

جعفر رضی اللہ عنہ (اردن)

ابو زمعہ بلوی رضی اللہ عنہ (تیونس)

ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ (اردن)

عبد الرحمن بن عباس رضی اللہ عنہ (شمالی افریقہ)

زید رضی اللہ عنہ (اردن)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (شمالی افریقہ)

تمیم بن تیمیہ رضی اللہ عنہ (افغانستان)

ثمامہ رضی اللہ عنہ (اصفہان)

لیث بن قیس رضی اللہ عنہ	(افغانستان)
براء بن مالک رضی اللہ عنہ	(توسطر)
عمرو بن سمیرو رضی اللہ عنہ	(افغانستان)
ابورافع غفاری رضی اللہ عنہ	(خراسان)
فضل بن عباس رضی اللہ عنہ	(شام)
عبدالرحمن ابی شمرہ رضی اللہ عنہ	(خراسان)
جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	(موتہ)
ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ	(استنبول)
بلال حبشی رضی اللہ عنہ	(دمشق)
اسد بن فراء رضی اللہ عنہ	(اٹلی)

(۱)	حضرت عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہ	(شمالی افریقہ)
(۲)	معبد بن عباس رضی اللہ عنہ	(افریقہ)
(۳)	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	(طائف)
(۴)	فضل بن عباس رضی اللہ عنہ	(شام)
(۵)	عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	(یمن)
(۶)	رویفع بن عباس رضی اللہ عنہ	(لیبیا)
(۷)	قثم بن عباس رضی اللہ عنہ	(سمرقند)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے تھے باقی تین کے نام تاریخ میں ملتے نہیں۔

فضائلِ اُمت

(۱) اہلِ دعوت کیلئے بڑے اجر کا وعدہ:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ

الْفِتَنِ.①

عبدالرحمن بن علاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے کہ عنقریب اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے ان کو وہی اجر ملے گا جو اس امت کے اولین کو ملا وہ لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور اھل فتن سے قتال کریں گے۔

(۲) داؤد علیہ السلام کو خطاب:

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى اَوْحٰى فِي الزَّبُوْرِ: يَادَاوُدُ! إِنَّهُ سَيَأْتِيْ مِنْ بَعْدِكَ نَبِيٌّ إِسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ لَا اَغْضَبُ عَلَيْهِ اَبَدًا وَقَدْ غَفَرْتُ لَهُ قَبْلَ اَنْ يَعْصِيَنِيْ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَأَخَّرَ وَاُمَّتُهُ مَرْحُوْمَةٌ اَعْطَيْتُهُمْ مِنَ النَّوَافِلِ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتُ الْاَنْبِيَاءَ وَافْتَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْفَرَائِضَ الَّتِيْ اِفْتَرَضْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ حَتّٰى يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُوْرُهُمْ مِثْلُ نُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَذٰلِكَ اِنِّي افْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا اِلٰى كُلِّ الصَّلٰوةِ كَمَا اِفْتَرَضْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمَا اَمَرْتُ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْحَجِّ كَمَا اَمَرْتُ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْجِهَادِ كَمَا اَمَرْتُ الرُّسُلَ قَبْلَهُمْ. يَادَاوُدُ! اِنِّيْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا وَاُمَّتَهُ عَلَى الْاُمَمِ كُلِّهِمْ اَعْطَيْتُهُمْ سِتَّ خِصَالٍ لَمْ اُعْطِهَا غَيْرَهُمْ مِنَ الْاُمَمِ لَا اُؤَاخِذُهُمْ بِالْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ وَكُلِّ ذَنْبٍ رَكِبُوْهُ عَلٰى غَيْرِ عَمْدٍ اِذَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ مِنْهُ غَفَرْتُهُ وَمَا قَدَّمُوْا لِاٰخِرَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ طَيِّبَةً بِهٖ اَنْفُسُهُمْ عَجَّلْتُهُ لَهُمْ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَلَهُمْ عِنْدِيْ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَاَعْطَيْتُهُمْ عَلَى الْمَصَائِبِ اِذَا صَبَرُوْا وَقَالُوْا "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" اَلصَّلٰوةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهُدٰى اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ فَاِنْ دَعَوْنِيْ اِسْتَجَبْتُ لَهُمْ فَاِمَّا اَنْ يَرَوْهُ عَاجِلًا وَاِمَّا اَنْ اَصْرِفَ عَنْهُمْ سُوْءً وَاِمَّا اَنْ اَدَّخِرَهُ لَهُمْ فِيْ

① مشکوٰۃ المصابیح (۳/۲۷۳)، رقم (۶۲۸۰)

الْآخِرَةِ. يَادَاوٗدُ! مَنْ لَقِيَنِيْ مِنْ أُمَّةٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ صَادِقًا بِهَا فَهُوَ مَعِيْ فِيْ جَنَّتِيْ وَكَرَامَتِيْ وَمَنْ لَقِيَنِيْ وَكَذَّبَ مُحَمَّدًا وَكَذَّبَ بِمَا جَاءَ وَاسْتَهْزَأَ بِكِتَابِيْ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَبْرِهِ الْعَذَابَ صَبًّا وَضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ وَدُبُرَهُ عِنْدَ مَنْشَرِهِ فِيْ قَبْرِهِ ثُمَّ أُدْخِلُهُ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. ①

(ترجمہ) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت نے زبور میں داود علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داود! عنقریب تیرے بعد ایک نبی آئے گا اس کا نام احمد اور محمد ہوگا میں اس سے کبھی ناراض نہ ہوں گا اور نہ ہی وہ کبھی میری نافرمانی کریں گے اور میں نے اس کی اگلی پچھلی خطاؤں کو ہونے سے پہلے معاف کیا ہے اور اس کی امت میری رحمت سے نوازی گئی ہے میں نے انہیں وہ نوافل دیئے ہیں جسے میں نے انبیاء علیہم السلام کو دیئے ہیں اور میں نے ان کو وہ فرائض دیئے ہیں جو میں نے انبیاء اور رسولوں کو دیئے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کی امت میرے پاس ایسی حالت میں آئے گی کہ ان کا نور انبیاء کے نور جیسا ہوگا اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ میں نے ان پر یہ بات فرض کی ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت پاکی حاصل کریں جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء پر فرض کیا اور میں نے ان کو جنابت سے غسل کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے ان کو حج کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے ان کو جہاد کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اے داود میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے میں نے آپ علیہ السلام کی امت کو چھ خصلتیں ایسی دی ہیں جو میں نے ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں دی ہیں میں ان کا مواخذہ نہیں کروں گا ان کی خطاؤں پر اور بھول پر اور ہر اس گناہ پر جس کا وہ ارتکاب کریں بغیر ارادہ کے جب وہ مجھ سے بخشش طلب کریں گے تو میں ان کے گناہوں کو معاف کردوں گا اور جو وہ اپنے جی کو خوشی کے ساتھ اپنی آخرت کے لئے آگے بھیجیں گے تو میں ان کو جلد از جلد کئی گنا بدلہ عطا کروں گا اور ان کا میرے پاس (یعنی ان کے نیک اعمال) کا میرے پاس کئی گنا بدلہ ہے اور اس سے بہتر اور جو مصیبتیں ان پر آپڑیں جب وہ امت ان پر صبر کرے اور وہ لوگ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں، تو میں ان پر اپنا فضل اور رحمت نازل کروں گا اور انہیں نعمتوں بھری جنتوں کی طرف

① ا۔ الدر المنثور (۳/۵۸۱) ۲۔ روح المعانی (۹/۸۰) ۳۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸۲)

ہدایت دوں گا اگر وہ مجھ سے دعا مانگیں گے تو میں ان کی دعائیں قبول کروں گا یا تو وہ اپنی دعاؤں کی قبولیت کو جلد از جلد دنیا میں دیکھیں گے اور یا میں ان سے ان کی دعاؤں کی بدولت تکلیفوں اور برائیوں کو دور کروں گا اور یا میں ان کے لئے ان کی دعاؤں کو بطور اجر آخرت میں ذخیرہ کروں گا اے داؤد! محمد ﷺ کی امت میں سے جو بھی صدق دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مجھ سے ملے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں تو وہ میرے ساتھ میری جنت اور میری اکرام والی جگہ میں ہوگا اور جو مجھ سے اس حال میں ملے کہ اس نے محمد ﷺ کو جھٹلایا اور جو شریعت وہ لے کر آئے اس کو جھٹلایا اور میری کتاب کا مذاق اڑایا تو میں اس پر قبر میں عذاب نازل کروں گا اور فرشتے اس کے چہرے اور اس کی پیٹھ پر ماریں گے اس کے اپنی قبر سے جی اٹھنے کے وقت، پھر میں اس کو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں داخل کروں گا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرنے والی امت:

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِكَعْبٍ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتِهٖ قَالَ: اَجِدُهُمْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ اَحْمَدَ وَاُمَّتَهٗ حَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ وَشَرٍّ يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّيُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلٍ نِدَاؤُهُمْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ لَهُمْ دَوِيٌّ فِيْ صَلَاتِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ عَلَى الصَّخْرِ يَصُفُّوْنَ فِي الصَّلَاةِ كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَيَصُفُّوْنَ فِي الْقِتَالِ كَصُفُوْفِهِمْ فِي الصَّلَاةِ اِذَا غَزَوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتِ الْمَلَآئِكَةُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ بِرِمَاحٍ شِدَادٍ اِذَا حَضَرُوا الصَّفَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مُظِلًّا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَمَا تَظِلُّ النُّسُوْرُ عَلٰى وُكُوْرِهَا لَا يَتَاَخَّرُوْنَ زَحْفًا اَبَدًا) وَاَخْرَجَهٗ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ كَعْبٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ: وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ لِوَقْتِهِنَّ وَلَوْ عَلٰى كُنَاسَةٍ يَاْتَزِرُوْنَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ۔ ①

① حیاۃ الصحابہ للعلامہ محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ (۱/۲۱)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت کی صفات بتائیں۔انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں ان کی یہ صفات پاتا ہوں کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والے ہیں۔اچھے برے ہر حال میں الحمدللہ کہیں گے اور چڑھائی چڑھتے وقت اللہ اکبر کہیں گے اور نیچائی پر اترتے ہوئے سبحان اللہ کہیں گے ان کی اذان آسمانی فضا میں گونجے گی وہ نماز میں ایسی دھیمی آواز سے اپنے رب سے ہم کلام ہونگے جیسے چٹان پر شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور فرشتوں کی صفوں کی طرح ان کی نماز میں صفیں ہونگی اور نماز کی صفوں کی طرح ان کی میدانِ جنگ میں صفیں ہونگی اور جب وہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے چلیں گے تو مضبوط نیزے لے کر فرشتے ان کے آگے پیچھے ہونگے۔اور جب اللہ کے راستے میں صف بنا کر کھڑے ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسے سایہ کئے ہوئے ہونگے (انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا) جیسے کہ گدھ اپنے گھونسلے پر سایہ کرتے ہیں۔اور میدانِ جنگ سے یہ لوگ کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اس جیسی ایک اور روایت بھی منقول ہے۔جس کا مضمون یہ ہے کہ ان کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والی ہوگی۔ ہر حال میں الحمدللہ کہیں گے اور چڑھائی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے (اپنی نمازوں کے اوقات کے لئے) سورج کا خیال رکھیں گے اور پانچوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھیں گے اگرچہ کوڑے کرکٹ والی جگہ پر ہوں میانِ کمر پر لنگی باندھیں گے، اور وضو میں اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔

(۴) اس اُمت کی نماز کا اجر:

عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ قَرَأْتُ فِيْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللهُ عَلٰى مُوْسٰى: يَا مُوْسٰى! رَكْعَتَانِ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ غُفِرَتْ لَهٗ مَا اَصَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ مِنْ لَيْلَتِهٖ وَيَوْمِهٖ ذٰلِكَ يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الظُّهْرِ اُعْطِيْهِمْ بِاَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْهَا الْمَغْفِرَةَ وَبِالثَّانِيَةِ اُثْقِلُ الْمِيْزَانَ وَبِالثَّالِثَةِ اُوَكِّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ يُسَبِّحُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُمْ وَبِالرَّابِعَةِ اَفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَتَشَرَّفْنَ عَلَيْهِمْ حُوْرُ الْعِيْنِ. يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ

وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا يَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اِسْتَغْفَرَ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ لَا اُعَذِّبُهٗ. يَا مُوْسٰى! ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ اَفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لَا يَسْئَلُوْنَ عَنْ حَاجَتِهِمْ اِلَّا قَضَيْتُهَا. يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ حِيْنَ يَغْرُبُ الشَّفَقُ هِيَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. يَخْرُجُوْنَ مِنْ ذُنُوْبِهِمْ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُمْ اُمُّهُمْ۔ ①

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس کتاب کے کسی حصے میں پڑھا جو کتاب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی، اے موسیٰ! دو رکعت کی نماز جو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ فجر کی نماز ہے تو اس کے (یعنی امتی کے) وہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے جو اس نے اسی رات یا دن میں کیے ہوں، اے موسیٰ! چار رکعت کی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ ظہر کی نماز ہے تو میں پہلی رکعت پر ان کو بخشش کا انعام دوں گا اور دوسری رکعت پر میں ان کی نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دوں گا اور تیسری رکعت پر میں ان پر ایسے فرشتوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کے لئے دعا کریں گے، اور بخشش طلب کریں گے، اور چوتھی رکعت پر میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دوں گا اور بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر جھانکیں گی۔ اے موسیٰ! چار رکعت کی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ عصر کی نماز ہے تو آسمانوں اور زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ اس (نمازی) کے لئے بخشش طلب کرے گا اور جس کے لئے فرشتے بخشش مانگیں میں اس کو عذاب نہیں دیتا۔ اے موسیٰ! تین رکعت کی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے جس وقت سورج ڈوب جاتا ہے تو میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہوں، وہ مجھ سے اپنی جس حاجت کے لئے بھی مانگیں گے تو میں حاجت کو پورا کروں گا، اے موسیٰ چار رکعت والی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت سفیدی کے غائب ہوتے وقت پڑھیں گے (یعنی عشاء کی نماز)، یہ نماز اس کے لئے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، وہ (امت محمدیہ) گناہوں سے ایسے نکل جائیں گے (پانچوں نمازیں پڑھنے کی وجہ سے) جیسا کہ ان کی ماؤں نے آج ان کو جنا ہو۔

---

① تفسیر روح البیان (۱/۳۰۶) ولیس فیہ ذکر الظہر

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا: یا اللہ! یہ امت مجھے دیدے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ التَّوْرَاةُ وَقَرَاَهَا فَوَجَدَ فِيْهَا ذِكْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْمُسْتَجِيْبُوْنَ وَالْمُسْتَجَابُ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اَنَاجِيْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ يَقْرَءُوْنَهٗ ظَاهِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يَّجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ يُوْجَرُوْنَ عَلَيْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً وَّاحِدَةً وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ. قَالَ يَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يُّؤْتَوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الضَّلَالَةِ وَالْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ.

(وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ اُمَّةً خَيْرَ الْاُمَمِ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَالْكِتَابِ الْاٰخِرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الضَّلَالَةِ حَتّٰى يُقَاتِلُوا الْاَعْوَرَ الدَّجَّالَ رَبِّ اجْعَلْهُمْ اُمَّتِیْ قَالَ هِیَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ يَا مُوْسٰى. قَالَ يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ فَاُعْطِیَ عِنْدَ ذٰلِكَ خَصْلَتَيْنِ فَقَالَ يَا مُوْسٰى اِنِّی اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ قَالَ قَدْ رَضِيْتُ يَا رَبِّ. ①

① ۱۔ الخصائص الکبری للسیوطی (۱/۱۸) ۲۔ سبل الہدی والرشاد (۱/۹۹) ۳۔ حدیث ابی نعیم الاصبہانی (۱/۲)

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اور انہوں نے اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا تذکرہ تھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ ہے جو سب سے آخر میں آئے گی اور سب پر سبقت لے جائے گی۔ آپ اسے میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا: وہ تو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے جو لبیک کہنے والے و فرمانبردار ہونگے اور ان کی دعا قبول کی جائے گی۔ آپ اسے میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! صحیفوں میں ایک ایسی امت کا ذکر ملتا ہے کہ ان کے قرآن ان کے سینوں میں ہونگے اور اسے زبانی پڑھیں گے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں۔ اللہ پاک نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! صحیفوں میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے جو صدقہ خود ہی کھاتے ہیں اور انہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! صحیفوں میں ایسی امت کا تذکرہ ہے جس میں کوئی آدمی صرف نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اس کے لئے ایک نیکی کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اسے آپ میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا یا اللہ! میں نے صحیفوں میں ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جو اگر گناہ کا ارادہ کر لے اس گناہ کو کرے نہیں تو اس کے لئے کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس گناہ کو کر لے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ عرض کیا: اے اللہ! میں نے صحائف میں ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جن کو پہلوں اور بعد والوں کا علم دیا جائے گا اور وہ گمراہیوں کے دور میں قتال

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ: تنبیہ:۔ واضح رہے کہ مضمون بالا کے بارے میں عن محمد عن قتادۃ سے جو روایت بعض کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کما فی تفسیر الصنعانی (۲:۲۳۶) وتفسیر الطبری (۱۳:۱۲۴) وتفسیر ابن ابی حاتم (۵:۱۵۶۴) وغیر ذلک وہ اسناداً نہایت مطعون ہے (کما تری فی کلام الناقد الشہیر الجلیل ابن کثیر من الرد علیہ فی تفسیرہ المعروف ۳:۴۷۷) نیز اس روایت قتادۃ کا ظاہر سیاق اور مقتضیٰ بھی مندرجہ بالا روایت سے الگ ہونے کے ساتھ ساتھ روایۃً و درایۃً بھی غیر سدید ہے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی مذکورہ بالا روایت پر طعن و قدح کے سلسلہ میں مجھے کسی محدث کی کوئی جرح نہیں ملی فلعلتہ وعندہ العلم بکل شیئ

کریں گے اور دجال سے بھی قتال کریں گے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو حضور ﷺ کی امت ہے (ایک اور روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جو تمام امتوں میں سے سب سے بہتر ہے اسے لوگوں کی نفع رسانی کے لئے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ پہلی اور بعد میں آنے والی سب کتاب پر ایمان لائیں گے اور گمراہوں سے قتال کریں گے یہاں تک کہ کانے دجال سے بھی قتال کریں گے۔ اے اللہ! آپ اس امت کو میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا اے موسیٰ یہ تو محمد ﷺ کی امت ہے)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! پھر آپ مجھے احمد ﷺ کا امتی بنا دیں مجھے دو خصوصیتیں حاصل ہو جائیں گی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے منصب رسالت کے لئے اور اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے چنا ہے۔ جو نعمتیں میں نے تجھے دیں ہیں انہیں لے لو اور شکر گزار بنو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا اے اللہ! میں راضی ہوں۔

(٦) اپنے علم میں سے علم اور اپنے حلم میں سے حلم دوں گا:

عن ابی الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مرفوعًا: اِنَّ اللّٰہَ قَالَ یَا عِیْسٰی! اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّۃً اِنْ اَصَابَہُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوْا وَشَکَرُوْا وَاِنْ اَصَابَہُمْ مَا یَکْرَھُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: کَیْفَ یَکُوْنُ ھٰذَا لَہُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: اُعْطِیْہِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ۔ ①

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایسی امت کو بھیجوں گا اگر ان کو وہ حالات پیش آئیں جو ان کو پسند ہیں تو وہ میری تعریف کریں گے اور شکر کریں گے اور اگر ان کو ناپسندیدہ حالات پیش آئیں تو وہ ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر کریں گے حالانکہ ان کے پاس نہ حلم ہو گا اور نہ علم۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یہ کیفیت ان کو کیسے نصیب ہو گی نہ ان کو حلم حاصل ہو گا اور نہ ہی علم تو اللہ نے فرمایا میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے عطا کروں گا۔

(٧) انبیاء کے برابر اجر و ثواب:

عن انس رضی اللہ عنہ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی اَنَّ فِیْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ لَرِجَالًا

---

① المستدرک للحاکم (١/٣٩٩)، رقم (١٢٨٩)، قال: صحیح علی شرط البخاری، ولم یتعقبہ الذھبی

يَقُوْمُوْنَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَوَادٍ يُنَادُوْنَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جَزَاءُ هُمْ عَلٰى جَزَاءِ الْاَنْبِيَاءِ۔ ①

اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ امت محمد میں ایسے مرد ہوں گے جو کسی بھی بلند جگہ اور وادی میں کھڑے ہوں گے تو وہ لوگ لا الہ الا اللہ کی گواہی بلند آواز سے دیں گے میرے ہاں ان کا بدلہ انبیاء جیسا بدلہ ہوگا۔

(۸) حقوق اللہ معاف:

عن انس رضی الله عنه: يُنَادِي الْمُنَادِيْ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: مَا كَانَ لِيْ مِنْ قِبَلِكُمْ فَقَدْ وَهَبْتُهُ لَكُمْ وَبَقِيَتِ التَّبِعَاتُ فَتَوَاهَبُوْا وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ۔ ②

قیامت کے دن ایک پکارنے والا عرش کے درمیان سے پکارے گا اے امت محمد! بے شک اللہ فرماتا ہے میرے جن حقوق کی ادائیگی تمہاری طرف سے باقی ہے وہ میں نے تمہیں ہبہ کر دی اور پیچھے رہنے والے یعنی حقوق العباد باقی رہ گئے ایک دوسرے کو اس کا حق بخش دو اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۹) گناہوں کی مغفرت:

عن انس رضی الله عنه: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْ عَارِضَتَيِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ. اَلسَّطْرُ الْاَوَّلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. وَالسَّطْرُ الثَّانِيْ: مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا اَكَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ: اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ۔ ③

میں جنت میں داخل ہوا میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں:

پہلی سطر: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دوسری سطر: جو ہم نے آگے بھیجا اسے پالیا اور جو کھایا وہ نفع میں رہا اور جو پیچھے چھوڑا وہ نقصان میں رہا۔

تیسری سطر: امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

---

② ا۔ کنز العمال (۱۲/۱۷۷)، رقم (۳۴۵۵۰) ۲۔ الاحادیث القدسیہ (۱/۹۶)، رقم (۲۲۲) وقد نقل کلاھما من الدیلمی فی الفردوس ولم اطلع علی اسنادہ حتی عند الدیلمی فواللہ اعلم بحقیقۃ۔

③ الاحادیث القدسیہ (۱/۱۱۷)، رقم (۲۷۱) ③ الجامع الکبیر لسیوطی (۱۲۵۱۸)

مضمونِ دعوت سے متعلقہ آیاتِ مبارکہ:

❶ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ.
تم ہو بہترین سب امتوں میں جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔

❷ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.
اور چاہئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کریں برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔

❸ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.
کہہ دے یہ میری راہ ہے بُلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر، میں اور جو میرے ساتھ ہے۔

❹ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.
اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا میں حکم بردار ہوں۔

❺ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا.
اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی قائم رہ اس پر۔

❻ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.
(حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا) اے میرے بیٹے نماز قائم کر اور نیکی کا حکم کر اور برے کاموں سے منع کر۔

❼ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ.
وہ توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے نیک بات کا اور منع کرنے والے بُری بات سے اور حفاظت کرنے والے ان حدود کے جو قائم کیں اللہ نے اور خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو۔

⑧ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔	اور سمجھا تا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو۔
⑨ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔	عادت کر درگزر کی اور حکم کر نیک کام کرنے کا اور کنارہ کر جاہلوں سے۔
⑩ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۔	سو سنادے کھول کر جو تجھ کو حکم ہوا اور پرواہ نہ کر مشرکوں کی۔
⑪ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔	اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں، سکھلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے۔
⑫ وَالْعَصْرِ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔	قسم ہے عصر کی، مقرر انسان ٹوٹے (نقصان) میں ہے مگر جو لوگ کہ یقین لائے اور کیے بھلے کام اور آپس میں تاکید کرتے رہے سچے دین کی اور آپس میں تاکید کرتے رہے تحمل کی۔
⑬ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔	آپس میں منع نہ کرتے تھے برے کام سے جو وہ کر رہے تھے، کیا ہی برا کام ہے جو وہ کرتے تھے۔
⑭ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔	بلاؤ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ۔
⑮ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔	اور ڈرا اپنے قریبی قبیلے والوں کو۔
⑯ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا۔	تاکہ آپ ڈرائیں مکہ والوں کو اور جو ان کے آس پاس ہیں۔
⑰ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔	اے ایمان والو! اپنی جانوں اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

انچاس کروڑ والی حدیثیں:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِ ذَالِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ ①

حضرت علی بن ابی طالب اور ابی الدرداء اور ابو ہریرہ اور ابواُمامہ الباہلی اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم، یہ سب حضرات رسول کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستہ میں خرچہ (روپیہ پیسہ اور سامان و اسباب) بھیجا اور خود اپنے گھر میں بیٹھا رہا تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے بذاتِ خود جہاد بھی کیا اور جہاد میں (روپیہ پیسہ یعنی) مال بھی خرچ کیا تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

(ترجمہ) "اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے اس کے ثواب میں اور اضافہ کرتا ہے"۔

حدثنا احمد بن عمرو بن السرح، عن سهل بن سعد بن معاذ عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اِنَّ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ ②

آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر "اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے ثواب" سے سات سو گنا بڑھ جاتے ہیں۔

نماز میں اللہ تعالیٰ سے گفتگو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ

---

① سنن ابن ماجہ (۲/۹۲۲)۔ رقم (۲۷۶۱)

② المستدرک للحاکم (۲/۸۸)، رقم (۲۳۱۵) وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وقال الذہبی: صحیح

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ۔ "①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نماز (سورۃ فاتحہ) اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کردی ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا اسے دیا جاوے گا۔ چنانچہ جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا اسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کو دیا جائے گا جو کچھ بھی وہ مانگے گا۔

قرآن کے آئینے میں تبلیغ

❶ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران)

اور چاہئے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔ (شیخ الہند)

تفسیر معارف القرآن (مفتی اعظم پاکستان، ص ۱۳۵ ج ۲)

❶ مسلمان صرف اپنے اعمال و افعال کی اصلاح پر بس نہ کریں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کی فکر بھی ساتھ رکھیں۔

❷ دوسرے بھائیوں کو احکام قرآن و سنت کے مطابق اچھے کاموں کی ہدایت اور برے کاموں

---

① صحیح مسلم (۲/۹)، رقم (۹۰۴)

سے روکنے کو ہر شخص اپنا فریضہ سمجھے تا کہ یہ حبل اللہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ نہ جاوے۔

۳ ہر مسلمان جس طرح خود نیک عمل کرنے کو اور گناہ سے بچنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے اس کو بھی ضروری سمجھے کہ دوسرے لوگوں کو بھی نیک عمل کی ہدایت اور برے اعمال سے روکنے کی کوشش کرتا رہے۔

۴ اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی ذمہ داری ہر مسلمان پر ڈالنے کے لئے قرآن کریم میں اور حدیث میں بہت سے واضح ارشادات ہیں۔

(الف) سورۃ عصر (ب) کنتم خیر امۃ (الآیۃ)

(الف) والذی نفسی بیدہ لتأمرون بالمعروف ولتنھون عن المنکر (ب) من رای منکم منکرا۔ الخ مندرجہ بالا آیات واحادیث سے اس امت کے ہر فرد پر اس کی قدرت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے لیکن امور واجبہ میں یہ واجب اور امور مستحبہ میں مستحب ہے۔ ولتکن منکم امۃ، میں اشارہ ہے کہ اس جماعت کا وجود ضروری ہے اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہو گا کہ وہ ایسی جماعت قائم کریں۔ الخیر ھو اتباع القرآن وسنتی (حدیث) یدعون کو صیغہ مضارع سے لا کر بتلایا کہ اس جماعت کا وظیفہ ہی دعوت الی الخیر ہو گا یعنی دعوت الی الخیر کی مسلسل اور لگاتار کوشش ان کا فریضہ ہو گا۔ اگر آج امتِ مسلمہ اپنا مقصد دیگر اقوام کو خیر کی طرف دعوت دینا بنالے تو وہ سب بیماریاں ختم ہو جائیں گی جو دوسری قوموں کی نقالی سے ہمارے اندر پھیلی ہیں۔ اس دعوت الی الخیر کے بھی دو درجے ہیں (الف) غیر مسلموں کو خیر یعنی اسلام کی طرف دعوت دینا (ب) خود مسلمانوں کو دعوتِ خیر دینا۔ واولئك ھم المفلحون...... یعنی درحقیقت یہ لوگ کامیاب ہیں اور فلاح وسعادت دارین انہی کا حصہ ہے۔

مدارک التنزیل

پہلے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایمان اور تقویٰ کے ذریعے اپنی اصلاح کا حکم دیا، پھر ارشاد فرمایا کہ اپنی اصلاح کے بعد اب دوسروں کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔

موسیٰ بدینِ خود اور عیسیٰ بدینِ خود یعنی "اپنی نبیڑ و دوسروں کی نہ چھیڑو"، یہ راہ مسلمانوں کی نہیں...... نیز اولئك ھم المفلحون میں حصر فلاح کامل کے اعتبار سے ہے ای ھم الاخصاء

بالفلاح الکامل......

تفسیر مظہری ج ۱ ص ۲۲۱

اولئك هم المفلحون، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے جو ایسا نہ کرے گا وہ ناکام ہوگا گھاٹا اٹھائے گا، دین پر نہ چلنے والے فاسق آدمی پر بھی یہ واجب ہے۔

ابن کثیر ج ۲ ص ۹۱

اس امت کے ہر ہر فرد پر اس کی استطاعت کے بقدر دعوت وتبلیغ واجب ہے لیکن تاہم ایک جماعت تو خاص اسی کام میں مشغول رہے۔

تفسیر عثمانی ص ۸۱

مسلمانوں میں ایک جماعت خاص دعوت وارشاد کے لئے قائم رہے اس کا وظیفہ یہی ہو کہ وہ اپنے قول وعمل سے دنیا کو قرآن وسنت کی طرف بلائے اور جب لوگوں کو اچھے کام میں سست یا برائیوں میں مبتلا دیکھے اس وقت بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور برائی سے روکنے میں اپنے مقدور کے موافق کوتاہی نہ کرے۔

فتح المنان ج ۳ ص ۱۲۹

تم میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا قائم رہے جو لوگوں کو دین کی رہنمائی کیا کرے، بُری باتوں سے منع کرے اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کا شیوہ ہے جب تک یہ رہا دین میں ترقی رہی۔

(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ الخ (آل عمران)

"تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں" (شیخ الہند رحمۃ اللہ)

تفسیر عثمانی ص ۸۳

اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے تم کو تمام امتوں میں بہترین امت قرار دیا ہے، اس کے علم ازلی میں پہلے سے ہی یہ مقدر ہو چکا تھا جس کی خبر بعض انبیائے سابقین کو بھی دے دی گئی، آپ

ﷺ کی امت بھی جملہ اُمم واقوام پر گوئے سبقت لے جائے گی کیونکہ اس کو سب سے اشرف و اکرم پیغمبر نصیب ہوگا، ادوم واکمل شریعت ملے گی، علوم ومعارف کے دروازے اس پر کھول دیے جائیں گے۔ ایمان، عمل وتقویٰ کی تمام شاخیں اس کی محنت اور قربانیوں سے سرسبز وشاداب ہوں گی، وہ کسی خاص قوم ونسب یا مخصوص ملک واقلیم میں محصور نہ ہوگی بلکہ اس کا دائرۂ عمل سارے عالم کو اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا گویا اس کا وجود ہی اس لیے ہوگا کہ دوسروں کی خیر خواہی کرے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں جنت کے دروازوں پر لاکر کھڑا کردے۔ أخرجت للناس میں اسی طرف اشارہ ہے۔

مظہری ج ۲ ص ۲۲۵،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ مِنْ تِلْكُمُ الْأُمَّةِ فَلْيُؤَدِّ شَرْطَ اللهِ تَعَالَى مِنْهَا. وَأَشَارَ بِذَالِكَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: اے لوگو! جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ اس (خیر امت) بہترین امت میں سے ہو، تو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شرط کو پورا کرے، اور اس شرط سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ الخ کی طرف اشارہ فرمایا۔

تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۲۳

1. وَالْمَعْنٰى إِنَّكُمْ كُنْتُمْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ خَيْرَ الْأُمَمِ وَأَفْضَلَهُمْ فَاللَّائِقُ بِهٰذَا أَنْ لَّا تُبْطِلُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةَ وَأَنْ لَّا تُزِيْلُوْا عَنْ أَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْخَصْلَةَ الْمَحْمُوْدَةَ وَأَنْ تَكُوْنُوْا مُنْقَادِيْنَ مُطِيْعِيْنَ فِيْ كُلِّ مَا يَتَوَجَّهُ عَلَيْكُمْ مِنَ التَّكَالِيْفِ.
2. صِرْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ بِسَبَبِ كَوْنِكُمْ آمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ بِاللهِ.

1. اور مطلب یہ ہے کہ تم لوحِ محفوظ میں ہی تمام امتوں سے بہتر تھے، اور تمام امتوں سے افضل تھے، پس اس انعامِ خداوندی کے مناسب یہ ہے کہ اپنی جانوں پر اللہ کی طرف سے ملی ہوئی اس فضیلت کو باطل نہ کرو۔ اور اپنی جانوں سے اس بہترین خصوصیت کو زائل نہ کرو (بلکہ مضبوطی سے

پکڑ رکھو) اور یہ کہ تم ماننے والے اور تابعدار بن جاؤ، اس دعوت کے کام پر آنے والے تمام حالات میں جو تمہاری طرف متوجہ ہیں۔

۲ تم بہترین امت ہو گئے، اس وجہ سے کہ تم نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔ اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ کی ذاتِ عالی پر ایمان رکھتے ہو۔

روح المعانی:

یہ خطاب حضرت محمد ﷺ کی امت کے لئے عام ہے۔

۳ وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم ... الخ

وجاھدوا فی اللہ، الخ اور محنت کرو اللہ کے واسطے جیسی کہ چاہئے اس کے واسطے محنت۔ (شیخ الہند رحمہ اللہ)

تفسیر مظہری ج ۸ ص ۱۵۴

میں کہتا ہوں اس آیت میں جہاد سے مراد صرف کفار سے جنگ کرنا ہی مراد نہیں بلکہ اس سے جہاد کرنا مراد ہے نفس کے خلاف۔

تفسیر عثمانی ص ۴۵۴

اپنے نفس کو درست رکھنے اور دنیا کو درستی پر لانے کے لئے پوری محنت کرو اور جہاد کی تمام قسمیں جہاد مع النفس، جہاد مع الشیطان، جہاد مع الکفار والبغاۃ وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ تمام دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چھانٹ لیا ہے اور سب اُمتوں پر فضیلت بخشی۔ یہ امت جو سب سے پیچھے آئی یہی غرض ہے کہ امتوں یعنی لوگوں کی غلطیاں درست کرے اور سب کو سیدھی راہ بتائے، گویا جو مجد و شرف اس کو ملا ہے اسی وجہ سے ہے کہ یہ دنیا کے لئے معلم بنے اور تبلیغی جہاد کرے۔

تفسیر قرطبی، (متوفی ۶۷۱) ج ۱۲ ص ۹۹

اَیْ جَاهِدُوْا اَنْفُسَكُمْ فِیْ طَاعَةِ اللهِ وَرَدِّهَا عَنِ الْهَوٰى. اَیْ اِخْتَارَكُمْ لِلذَّبِّ عَنْ دِیْنِهٖ وَالْتِزَامِ اَمْرِهٖ وَهٰذَا تَاْكِیْدٌ لِلْاَمْرِ بِالْمُجَاهَدَةِ اَیْ وَجَبَ عَلَیْكُمْ اَنْ تُجَاهِدُوْا لِاَنَّ اللهَ اخْتَارَكُمْ لَهٗ.

یعنی جہاد کرو اپنی جانوں سے اللہ کی اطاعت میں اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے میں، یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں پسند فرمایا ہے اپنے دین کے دفاع کے لئے اور اپنے حکم کے نافذ کرنے کے لئے اور آیت میں مجاہدہ کے حکم کی تاکید ہے یعنی لازم ہے تم پر کہ تم جہاد و مجاہدہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو منتخب فرمایا ہے اس کے لئے۔

آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ کا قول:

أُعْطِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ثَلَاثًا لَمْ يُعْطَهَا إِلَّا نَبِيٌّ. (١) يُقَالُ لِلنَّبِيِّ: اِذْهَبْ فَلَا حَرَجَ عَلَيْكَ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ. (٢) وَالنَّبِيُّ شَهِيْدٌ عَلٰى أُمَّتِهٖ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ. (٣) يُقَالُ لِلنَّبِيِّ: سَلْ تُعْطَهْ. وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ.

اس امت کو ایسی تین چیزیں دی گئیں جو صرف نبی ہی کو دی گئیں۔ (۱) نبی سے کہا جاتا کہ جاؤ آپ پر کوئی تنگی نہیں۔ اس امت سے کہا گیا کہ تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی گئی۔ (۲) نبی اپنی اُمت پر گواہ ہوتا ہے اس امت سے کہا گیا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ (۳) نبی سے کہا جاتا: مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا، اس امت سے کہا گیا: تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

ادع الی سبیل ربّك بالحكمة والموعظة الحسنة

(نحل:۱۲۵)

(از معارف القرآن)

دعوت: ۔ لفظِ دعوت اس مفہوم کو ادا کرتا ہے کہ پیغمبر کا کام صرف اللہ کے احکام کو پہنچا دینا اور سنا دینا نہیں بلکہ لوگوں کو ان کی تعمیل کی طرف دعوت دینا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کو دعوت دینے والا اس کے ساتھ ایسا خطاب نہیں کیا کرتا جس سے مخاطب کو وحشت و نفرت ہو یا جس میں اُس کا استہزاء اور تمسخر کیا گیا ہو۔

الحكمة: ۔ لفظِ حکمت سے یہاں مراد ہے قرآن کریم، قرآن وسنت، حُجت قطعیہ (علی اختلاف المفسرین) روح المعانی میں ہے: الحكمة انها الكلام الصواب الواقع من النفس اجمل موقع (حکمت اس درست کلام کا نام ہے جو دل میں اتر جائے)

الموعظة:۔ لفظِ موعظہ اور وعظ کے لغوی معنی یہ ہیں کہ کسی خیر خواہی کی بات کو اس طرح کہا جائے کہ اس سے مخاطب کا دل قبولیت کے لئے نرم ہو جائے، مثلاً اس کے ساتھ قبول کرنے کے ثواب وفوائد اور نہ کرنے کے عذاب ومفاسد ذکر کئے جائیں۔

الحسنة:۔ الحسنہ کے معنی یہ ہیں کہ بیان اور عنوان بھی ایسا ہو جس سے مخاطب کا قلب مطمئن ہو، اس کے شکوک وشبہات دور ہوں اور مخاطب یہ محسوس کرے کہ آپ کی اس میں کوئی غرض نہیں، صرف اس کی خیر خواہی کے لئے کہہ رہے ہیں۔

تنبیہ:۔ موعظہ (خیر خواہی کی بات) دل خراش عنوان سے ہوسکتی تھی، اس کے ترک کے لئے حسنۃ کا اضافہ کردیا گیا۔ (روح المعانی)

آئینہ احادیث میں تبلیغ

بخاری شریف:

① عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا: لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حدود پر قائم رہنے والے کی اور حدود میں پڑنے والے کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو ایک جہاز میں قرعہ کرکے بیٹھے ہوں، بعض اس کے اوپر کے حصے میں اور بعض نچلے حصہ میں، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آکر پانی لیتے ہیں اگر وہ یہ خیال کر لیں کہ بار بار اوپر جانے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے کیوں نہ ہم اسی حصہ میں سمندر میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں اس صورت میں اگر اوپر والے ان کی اس احمقانہ تجویز کو نہ روکیں گے تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کو روک دیں گے تو سب ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

② عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ (فی الحدیث الطویل) مرفوعًا: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ

يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ۔ (رقم الحدیث: ۷۰۷۸)

حضور علیہ السلام نے فرمایا توجہ سے سنو، (اور بتاؤ) کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ بن جا، چاہئے کہ حاضر غائب تک پہنچا دے، کیونکہ بسا اوقات پہنچانے والا ایسے شخص کو پہنچاتا ہے جو اس بات کو سب سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔

۳ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

مسلم شریف:

۱ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ۔ (۱۷۷)

حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے جو گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے، اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو دل سے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے۔

۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔ (۶۸۰۴)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نیکی کی طرف بلایا تو داعی کے لئے اس نیکی کی اتباع کرنے والوں کے ثواب کی مثل ثواب ملے گا، داعی کا ثواب ان نیکی کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا اور جس نے گناہ کی طرف دعوت دی تو اس پر ان سب کے گناہ کرنے کی مثل گناہ ہو گا، داعی کا گناہ ان کے گناہ میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔

ترمذی شریف:

❶ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔ (۲۱۶۹)

حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ضرور بالضرور تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور گناہوں سے منع کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا مانگو گے وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

❷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (۱۹۲۱)

حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے۔

❸ عن عمرو بن عوف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ۔ (وهو بعض الحديث) (۲۶۳)

حضور علیہ السلام نے فرمایا بے شک دین اجنبی مسافر کی طرح ظاہر ہوا اور اجنبی مسافر بن کر لوٹے گا، خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے بعد ان سنتوں کو درست کریں گے جن کو لوگ بگاڑ دیں گے۔

❹ قَالَ النبی صلی الله علیه وسلم نَضَّرَ اللهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے ہماری کسی بات کو سنا پھر اس نے پہنچایا جیسے اس نے سنا، بسا اوقات سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والا ہوتا ہے وہ شخص جس کو وہ بات پہنچائی جائے۔

نسائی شریف:

❶ عَنْ ابی سعید الخدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا۔ الخ

تم میں سے جو برائی کو ہوتا ہوا دیکھے......الخ

۲ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ: اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (۷/۱۶۱)

ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔

ابوداؤد شریف:

۱ عن ابن مسعودٍ مرفوعًا: كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَنْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکتے رہو اور ظالم کے ہاتھوں کو پکڑو اور اس کو حق کی طرف کھینچ کر لاؤ، اور اس کو حق پر روکے رکھو۔

۲ عن ابی ثعلبة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ... فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، اَلصَّبْرُ فِيْهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى جَمْرٍ لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَقَالَ (اَبُوْ ثَعْلَبَةَ) يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا تم نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کا زمانہ آنے والا ہے اس وقت میں صبر کرنا آگ کی چنگاری کو پکڑنے کی طرح ہے اس زمانے میں عمل کرنے والے کے لئے ایسے پچاس (۵۰) آدمیوں کے اجر کی مثل ہے جو اس کے عمل کی طرح عمل کرے، ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ان میں سے پچاس (۵۰) آدمیوں کے اجر کی مثل؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے پچاس (۵۰) آدمیوں کے برابر۔

۳ عن ابی مسعود البدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی تو اس کے لئے نیکی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مثل ہے۔

ابن ماجہ شریف:

❶ عَنْ عائشة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهٖ اَنْ قَدْ حَضَرَهٗ شَیْئٌ فَتَوَضَّأَ وَمَا کَلَّمَ اَحَدًا فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ اَسْتَمِعُ مَا یَقُوْلُ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَکُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا اُجِیْبَ لَکُمْ وَتَسْأَلُوْنِیْ فَلَا اُعْطِیَکُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِیْ فَلَا اَنْصُرَکُمْ فَمَا زَادَ عَلَیْهِنَّ حَتّٰی نَزَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ایک خاص اثر محسوس کیا کہ کوئی خاص بات پیش آئی ہے اور کسی سے بات نہیں کی، وضو کر کے مسجد تشریف لے گئے، میں حجرے کی دیوار سے لگ کر سننے کے لئے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام منبر پر تشریف فرما ہوئے، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ارشاد ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل اس کے کہ وہ وقت آ جائے تم دعا مانگو تو قبول نہ ہو، سوال کرو تو پورا نہ ہو، مدد طلب کرو تو مدد نہ ہو، یہ کلمات ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

مشکوٰۃ شریف:

❶ عَنْ جابر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: اَوْحَی اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی جِبْرِیْلَ اَنْ اِقْلِبْ مَدِیْنَةَ کَذَا وَ کَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: یَارَبِّ اِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْهَا عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَغَیَّرْ فِیَّ سَاعَةً قَطُّ۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے، اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں پر الٹا دو، انہوں نے عرض کیا، اے میرے رب! ان میں تیرا ایک ایسا بندہ ہے جس نے آنکھ کے جھپکنے کے بقدر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ نے فرمایا تو اس شہر کو پہلے اس پر اُلٹ دے پھر دوسروں پر، کیونکہ اس کا چہرہ کبھی بھی میری نافرمانی کے ہونے پر متغیر نہیں ہوا۔

• سند احمد:

عَنْ دُرَّةِ ابْنَةِ اَبِیْ لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ وَاٰمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ۔

درّۃ بنت ابی لہب نے کہا کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں کون سا شخص بہتر ہے؟ فرمایا لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کو سب سے زیادہ پڑھتا ہو اور اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا، سب سے زیادہ گناہ سے روکنے والا، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔

طبرانی:

عن انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَا نَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى نَعْمَلَ بِهٖ كُلِّهٖ وَلَا نَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى نَجْتَنِبَهٗ كُلَّهٗ فَقَالَ: بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ كُلِّهٖ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِنْ لَّمْ تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهٗ۔

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نیکی کا حکم نہ کریں جب تک ہم تمام نیکیوں پر عمل نہ کریں؟ اور برائی سے نہ روکیں جب تک ہم تمام برائیوں سے نہ بچیں؟ تو آپ نے فرمایا بلکہ نیکی کا حکم کرو اگرچہ تم تمام نیکیوں پر عمل نہ کرو اور برائی سے منع کرو اگرچہ تم خود تمام برائیوں سے نہ بچو۔

ابو یعلیٰ:

قال النبي صلى الله عليه وسلم: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ طَغٰى نِسَائُكُمْ وَفَسَقَ شُبَّانُكُمْ وَتَرَكْتُمْ جِهَادَكُمْ. قَالُوْا: اَوَاِنَّ ذَالِكَ كَائِنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ. قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ لَمْ تَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ. قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا.

قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ، قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؛ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوْفِ. قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ. يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى بِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً يَصِيْرُ الْحَلِيْمُ فِيْهَا حَيْرَانَ ①

حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی اور تمہارے نوجوان آوارہ ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا یہ ہوگا اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے اے اللہ کے رسول! حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ نیکی کا حکم کرو گے اور نہ ہی برائی سے منع کرو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا یہ ہونے والا ہے اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گناہ کو نیکی سمجھو گے اور نیکی کو گناہ؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا یہ ہونے والا ہے اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا جب تم برائی کا حکم کرو گے اور نیکی سے منع کرو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا یہ بھی ہوگا اے اللہ کے رسول! حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا، اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان کو ایسی آزمائش میں ڈالوں گا کہ بُردبار بھی اس میں حیران ہو جائیں گے۔

① اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتابه "الامر بالمعروف والنهی عن المنکر" (۱/۳۳)، رقم (۳۲) و کذا فی المسند لابی یعلی الموصلی مختصرا (۱۱/۳۰۴)، رقم (۶۴۲۰) و کذا فی الاحیاء للغزالی رحمه الله (۳/۳۰۸) بتمام ماذکر ههنا...... وقال العراقی فی تخریجه: اخرجه ابن ابی الدنیا باسناد ضعیف دون قوله "کیف بکم اذا أمرتم بالمنکر ونهیتم عن المعروف"

حضور ﷺ کا اُمت کے لئے ہر نماز کے بعد دعا کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ لِيْ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى سَقَطَ رَأْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكِ دُعَائِيْ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِيْ لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ؟ فَقَالَ وَاللهِ اِنَّهَا لَدَعْوَتِيْ لِاُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے حضور علیہ السلام کو خوشگوار دیکھا تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے میرے لیے دعا کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا، اے اللہ! تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرمادے، عائشہ رضی اللہ عنہا (خوشی سے) ہنس پڑیں یہاں تک کہ ان کا سر اپنی گود میں گر گیا ہنسی کی وجہ سے، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تجھ کو میری دعا خوش کرتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، مجھے کیا ہوا کہ آپ کی دعا مجھ کو خوش نہ کرے، حضور علیہ السلام نے فرمایا: میری یہ دعا میری امت کے لئے ہر نماز کے بعد ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے ہر روز پانچ مرتبہ میں یہ دعا مانگتا ہوں۔

نبی ﷺ کا خون پونچھنا:

عن عبد الله قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ ①

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ انبیاء میں سے ایک نبی کا قصہ بیان کرتے ہیں، اس نبی کو اپنی قوم نے مارا اور خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما، کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

---

① صحیح ابن حبان (۴۷/۱۶)، رقم (۷۱۱۱)

② صحیح البخاری (۲۵۳۹/۶)، رقم (۶۵۳۰)

اللہ کے راستے میں جانے کے فضائل

احادیثِ نبویہ:

❶ عن عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مرفوعًا: يَوْمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ۔ ①

اللہ کے راستے میں ایک دن لگانا اس کے علاوہ ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

❷ عن ابی عبس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مرفوعًا: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللهُ عَلَى النَّارِ۔ ②

جس کے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں تو اللہ وہ پاؤں آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔

❸ عن انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مرفوعًا: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ ③

اللہ کے راستے میں ایک صبح یا شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

❹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔ ④

بندے کے جسم پر اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

❺ عن ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مرفوعًا: مَنْ صُدِعَ رَأْسُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ۔ ⑤

جس کو اللہ کے راستے میں درد سر ہو پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

❻ عن سهيل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مرفوعًا: مَقَامُ أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ عُمُرَهٗ فِيْ أَهْلِهٖ۔ ⑥

تم میں سے کسی ایک کا اللہ کے راستے میں ایک گھڑی ٹھہرنا اپنے گھر والوں میں رہ کر اس کی پوری زندگی کے عمل سے بہتر ہے۔

---

① سنن النسائی (۳/۲۷)، رقم (۳۲۷۸)
② مسند احمد (۳/۴۷۹)، رقم (۱۵۹۷۷)
③ صحیح البخاری (۳/۱۰۲۸)، رقم (۲۶۳۹)
④ ریاض الصالحین (۲/۹۵) عن الترمذی
⑤ مسند البزار (۶/۳۳۰)، رقم (۲۱۳۲)
⑥ المستدرک للحاکم (۳/۳۱۷)، رقم (۵۲۲۶)

۷ عن انس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا اَصَابَهٗ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ①

جو اللہ کے راستے میں پیدل چلا تو اس کے جسم کو جو گرد و غبار لگا اس کے برابر اس کے لئے قیامت کے دن مشک ہوگا۔

۸ عن معاذ الجهنی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: مَنْ قَرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَتَبَهُ اللهُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔ ②

جس نے اللہ کے راستے میں ایک ہزار آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھیں گے۔

۹ عن ابی امامة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ ③

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنادیں گے جو آسمان وزمین کے درمیان کے خلا کے برابر ہوگی۔

۱۰ عن ابی سعید رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ ④

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر (۷۰) سال کی دوری ڈال دیتے ہیں۔

۱۱ عن ثوبان رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مرفوعًا: اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔ ⑤

سب سے بہتر وہ دینار ہے جس کو بندہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے (یعنی اپنی سواری) پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

۱۲ عن فضالة بن عبید اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے

---

① سنن ابن ماجه (۲/۹۲۷)، رقم (۲۷۷۵)۔
② سنن الترمذی (۳/۱۶۷)، رقم (۱۶۲۳)
③ المستدرک للحاکم (۲/۹۷)، رقم (۲۴۴۳)
④ سنن النسائی (۲/۹۷)، رقم (۲۵۵۳)
⑤ صحیح ابن حبان (۱۰/۵۰۳)، رقم (۴۶۴۷)

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ نُوْرًا لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ①

میں بوڑھا ہوا بروز قیامت اس کے لئے ایک (خاص) نور ہوگا۔

⑬ عن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مرفوعًا: حَرْسُ لَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ لَیْلَۃٍ یُقَامُ لَیْلُھَا وَیُصَامُ نَھَارُھَا ②

اللہ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں قیام کیا جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔

⑭ عن ابی امامۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مرفوعًا: ثَلَاثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَکُفِیَ وَاِنْ مَاتَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مَنْ دَخَلَ بَیْتَہٗ فَسَلَّمَ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ ③

تین آدمی اللہ کی ضمان میں ہیں اگر وہ زندہ رہے تو اس کو رزق دیا جائے اور اس کی کفایت کی جائے اور اگر مر جائے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (۱) جو گھر میں داخل ہو پھر سلام کرے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے (۲) جو مسجد کی طرف نکلے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے (۳) جو اللہ کے راستے میں نکلے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔

قرآن کی رو سے صفات مومنین ۳۰ ہیں

(کمالِ ایمان دعوت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا)

❶ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ○

وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ تعریف کرنے والے ہیں۔ بے تعلق رہنے والے ہیں۔ رکوع کرنے والے ہیں۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ نیکی کا حکم کرنے والے ہیں۔ بری بات سے منع کرنے والے ہیں۔ اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور آپ خوشخبری سنا دیں مومنوں کو۔

---

① مسند احمد (۶/ ۲۰)، رقم (۲۳۹۹۸)
② مسند احمد (۱/ ۶۴)، رقم (۴۶۳)
③ صحیح ابن حبان (۲/ ۲۵۱)، رقم (۴۹۹)

❷ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ. الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.

تحقیق مومنین کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں جو فضول بات سے اعراض کرنے والے ہیں جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں جو اپنی امانتیں اور وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

❸ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا.

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرمانبرداری کرنے والے مرد فرمانبرداری کرنے والی عورتیں سچے مرد اور سچی عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں خشوع کرنے والے مرد خشوع کرنے والی عورتیں صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

❹ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ. وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ. لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ. وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ. وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ.

مگر وہ نمازی ایسے نہیں ہیں جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، اور جن کے مال و دولت میں ایک متعین حق ہے سوالی اور بے سوالی کا، اور جو روز جزا کو برحق مانتے ہیں اور جو اپنے پروردگار

کے عذاب سے سہمے رہتے ہیں۔

دین کے لئے قربانیاں:

١. صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھرانے اجڑ گئے اسی دین کے لئے۔
٢. حضور علیہ السلام گھر سے بے گھر ہوئے اسی دین کے لئے۔
٣. بھری مجلس میں حضور علیہ السلام کی بیٹیوں کو طلاقیں ملیں اسی دین کے لئے۔
٤. حضور علیہ السلام کو طائف میں بے عزت کیا گیا اسی دین کے لئے۔
٥. حضور علیہ السلام کے مقدس بدن سے خون کی نالیاں بہائی گئیں اسی دین کیلئے
٦. حضور علیہ السلام کے راستے میں کانٹے بچھائے اسی دین کے لئے۔
٧. حضور علیہ السلام کا دانت مبارک احد میں شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔
٨. حضور علیہ السلام پر نماز میں اوجھڑی ڈالی گئی اسی دین کے لئے۔
٩. حضور علیہ السلام کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچا گیا اسی دین کے لئے۔
١٠. حضور علیہ السلام کو ان کے کنبے سمیت ٣ سال تک گھاٹی میں نظر بند رکھا گیا اسی دین کے لئے۔
١١. صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھرانے اجڑے اسی دین کے لئے۔
١٢. صحابہ رضی اللہ عنہم کے بچے یتیم ہوئے اور بیویاں بیوہ ہوئیں اسی دین کے لئے۔
١٣. صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز میں صفیں گر گئیں بھوک سے اسی دین کے لئے۔
١٤. صحابہ رضی اللہ عنہم نے پتے چبائے اسی دین کے لئے۔
١٥. صحابہ رضی اللہ عنہم کی لاشیں تڑپیں اسی دین کے لئے۔
١٦. صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا اسی دین کے لئے۔
١٧. فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خنجر مارا گیا اسی دین کیلئے
١٨. عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گھر میں شہید کیا گیا اسی دین کیلئے۔
١٩. علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر تلوار رکھ کر دماغ تک اتار دی گئی اسی دین کے لئے
٢٠. فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے اسی دین کے لئے۔
٢١. خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے سینے و کمر پر نشان پڑ گئے اسی دین کے لئے۔
٢٢. سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی آنکھیں بھوک سے گڑ گئیں اسی دین کے لئے۔

- حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی زبانیں فاقوں سے خشک ہوئیں اسی دین کے لئے۔
- صرف یہ نہیں بلکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دی گئی اسی دین کے لئے۔
- حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کو کربلا کی خاک میں ملایا گیا اسی دین کے لئے۔
- حرّہ کے واقعہ میں ۱۷۰۰ مسلمان شہید کیے گئے اسی دین کے لئے۔
- بیر معونہ میں ۷۰ قراء شہید کیے گئے اسی دین کے لئے۔
- جنگ یرموک میں ۳ صحابہ پیاسے اس دنیا سے چل دیے اسی دین کے لئے۔
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ۲، ۲ ماہ چولہا نہ جل سکا اسی دین کے لئے۔
- ام شریک رضی اللہ عنہا کو سخت گرمی میں پیاس سے تڑپایا گیا اسی دین کے لئے۔
- حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے چاروں بیٹے ایک دن میں شہید کر دیے گئے اور گھر اجڑ کے رہ گیا اسی دین کے لئے۔
- حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں ٹانگوں سے دو اونٹ باندھ کر چیر دیا گیا اسی دین کے لئے۔
- حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سولی دی گئی اسی دین کے لئے۔
- حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ۱۲ ٹکڑے کیے گئے اسی دین کے لئے۔
- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو تن سے جدا کر دیے گئے اسی دین کے لئے۔
- حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سینے پر تیر مار کر شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم پر ۹۰ سے زائد زخم کھائے اسی دین کے لئے۔
- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جیسے شہزادے کفن کے لئے ترس گئے اسی دین کے لئے۔
- ٦٧ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا اسی دین کے لئے۔
- محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے 17 سال کی عمر میں گھر چھوڑا پھر واپس آ کر گھر کے درو دیوار بھی نہ دیکھ سکے اسی دین کے لئے۔
- تین براعظموں کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹیوں نے کچے پیاز سے روٹی کھائی اسی دین کے لئے۔
- روس میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) علماء کو مختلف دردناک طریقوں سے شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔
- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وطن بخارا سے دھکے دے کر نکالا گیا اسی دین کے لئے۔
- امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر مسجد کے صحن میں بہیمانہ تشدد کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۵ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے انگوٹھے کاٹے گئے اسی دین کے لئے۔

۴۶ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی گردن رات کی تاریکی میں تہجد کے وقت کاٹی گئی اسی دین کے لئے۔

۴۷ شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بالاکوٹ کے پہاڑوں پر ذبح کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۸ علماء نانوتہ کی زندہ کھال اتاری گئی اسی دین کے لئے۔

۴۹ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ دمشق کی جیل سے نکلا اسی دین کے لئے۔

۵۰ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا منہ کالا کر کے مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۱ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ۴ سال کے بعد جنازہ جیل سے اٹھا اسی دین کے لئے۔

۵۲ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ننگی پشت پر روزانہ ۴۰ کوڑے برسائے جاتے اسی دین کے لئے۔

۵۳ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے ساری جائیداد لٹادی اسی دین کے لئے۔

۵۴ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں کرائے کے گھر اور بیسیوں مربع زمین لٹادی اسی دین کے لئے۔

۵۵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو چلچلاتی دھوپ میں ریت پر لٹایا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۶ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۷ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو انگاروں پر لٹایا گیا چھاتی پر پاؤں رکھ دیا جاتا تا کہ حرکت نہ کر سکیں اسی دین کے لئے۔

۵۸ ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۹ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چچا نے چٹائی میں باندھ کر ناک میں دھواں دیا اسی دین کے لئے۔

۶۰ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو پانی میں غوطہ دیا گیا اسی دین کے لئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنا:

عن معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا بَعَثَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ خَرَجَ مَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُوْصِیْہِ وَمُعَاذٌ رَاکِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَمْشِیْ تَحْتَ رَاحِلَتِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ یَا مُعَاذُ اِنَّکَ عَسٰی اَنْ لَا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا وَلَعَلَّکَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَقَبْرِیْ فَبَکٰی مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْھِہٖ نَحْوَ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا۔ ①

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ علیہ السلام ان کے ساتھ نکلے ان کو وصیت کرتے ہوئے اور معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور آپ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے جب آپ وعظ ونصیحت سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے معاذ! تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کرسکو گے اور شاید تم میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے تو معاذ رضی اللہ عنہ رو پڑے آپ علیہ السلام کے فراق کی وجہ سے پھر متوجہ ہوئے اور مدینہ کی طرف رخ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب متقین ہوں گے جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

دربارِ رُستم میں ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ:

جنگ قادسیہ کے موقع پر لق ودق صحرا کے اندر ملک فارس میں رستم کے دربار میں اس کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے امت مسلمہ کا مقصد اس طرح روشناس کرایا۔

اِنَّ اللهَ اِبْتَعَثَنَا لِنُخْرِجَ الْعِبَادَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ اِلٰى عِبَادَةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَمِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا اِلٰى سَعَتِهَا وَمِنْ جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰى عَدْلِ الْاِسْلَامِ فَاَرْسَلَنَا بِدِيْنِهٖ اِلٰى خَلْقِهٖ لِنَدْعُوَهُمْ اِلَيْهِ فَمَنْ قَبِلَ مِنَّا قَبِلْنَا مِنْهُ وَرَجَعْنَا عَنْهُ وَمَنْ اَبٰى قَاتَلْنَا اَبَدًا حَتّٰى نُفْضِيَ اِلٰى مَوْعُوْدِ اللهِ قَالُوْا: وَمَا مَوْعُوْدُ اللهِ؟ قَالَ: اَلْجَنَّةُ لِمَنْ مَاتَ عَلٰى قِتَالِ مَنْ اَبٰى وَالظَّفَرُ لِمَنْ بَقِيَ۔ ②

اللہ نے ہمیں بھیجا کہ ہم بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر رب کی عبادت کی طرف لائیں اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف اور ادیان باطلہ سے انصاف والے اسلام کی طرف لائیں ہمیں اللہ کا دین دے کر اس کی مخلوق کی طرف بھیجا گیا تا کہ ہم ان کو اللہ کی طرف بلائیں جو ہماری دعوت قبول کرے گا تو ہم اس کی بات کو قبول کریں گے اور ہم اس سے رک جائیں گے اور جس نے انکار کیا تو ہم اس سے قتال کریں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کے وعدے کی طرف پہنچائیں

---

① مسند احمد (۵/۲۳۵) رقم (۲۲۱۰۵)

② ۱۔ البدایۃ والنہایۃ (۷/۴۶) ۲۔ تاریخ الطبری (۳/۴۰۱)

انہوں نے کہا کہ اللہ کا وعدہ کیا ہے فرمایا جنت ہے اس کے لیے جو منکرین سے قتال کرنے پر مر گیا اور کامیابی ہے اس کے لئے جو باقی رہ گیا۔

ارادے پر نیکی

عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مرفوعًا: قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِأَةِ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔ ①

اللہ عزوجل نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو نہیں کرتا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں پھر اگر وہ کر لے تو میں اس کے لیے دس سے سات سو (۷۰۰) گنا تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں جب برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو نہیں کرتا تو میں اس کو نہیں لکھتا پھر اگر وہ کر لے تو میں ایک ہی گناہ لکھتا ہوں۔

حضور ﷺ کی اُمت پر شفقت اور ان کے لئے رونا:

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ "رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" وَقَالَ عِيْسٰى: "إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَأَلَهٗ فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ۔ ②

نبی کریم ﷺ نے اللہ کے قول کی تلاوت کی ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں "اے میرے رب! انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا پس جس نے میری پیروی کی تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے

---

① صحیح مسلم (۱/۸۲)، رقم (۳۵۰) ② صحیح مسلم (۱/۱۳۲)، رقم (۵۲۰)

میری نافرمانی کی بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو زبردست حکمت والا ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! میری امت میری امت اور رو پڑے پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل! تو جا محمد کے پاس حالانکہ تیرا رب زیادہ جانتا ہے تو پوچھ کیا چیز آپ کو رلا رہی ہے جبرائی علیہ السلام آئے پوچھا پھر آپ علیہ السلام نے خبر دی اللہ کے جاننے کے باوجود پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل! تو جا محمد (ﷺ) کے پاس تو کہہ عنقریب ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہیں چھوڑیں گے۔

حدیث: داؤد! "لوگوں کو میری نعمتیں بتایا کر"

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: قَالَ دَاوٗدُ فِيمَا يُخَاطِبُ رَبَّهٗ يَا رَبِّ! اَيُّ عِبَادِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اُحِبُّهٗ بِحُبِّكَ قَالَ يَادَاوٗدُ: اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ تَقِيُّ الْقَلْبِ نَقِيُّ الْكَفَّيْنِ لَايَاتِيْ اِلٰى اَحَدٍ سُوْءً وَلَا يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ تَزُوْلُ الْجِبَالُ وَلَا يَزُوْلُ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ مَنْ يُّحِبُّنِيْ وَحَبَّبَنِيْ اِلٰى عِبَادِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! اِنَّكَ لَتَعْلَمُ اَنِّيْ اُحِبُّكَ وَاُحِبُّ مَنْ يُّحِبُّكَ فَكَيْفَ اُحَبِّبُكَ اِلٰى عِبَادِكَ فَقَالَ: ذَكِّرْهُمْ بِاٰلَائِيْ وَبَلَائِيْ وَنَعْمَائِيْ يَا دَاوٗدُ! اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُعِيْنُ مَظْلُوْمًا اَوْ يَمْشِيْ مَعَهٗ فِيْ مَظْلَمَتِهٖ اِلَّا اُثَبِّتُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ۔ ①

حضور ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کرتے وقت عرض کی اے میرے رب! آپ کے بندوں میں سے کونسا بندہ آپ کے نزدیک محبوب ہے جس سے میں آپ کی محبت کی وجہ سے محبت کروں اللہ نے فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جس کے دل میں میرا خوف ہو اور جس کے ہاتھ گناہ سے صاف ہوں اور کسی سے برائی سے پیش نہیں آتا اور نہ ہی کسی کی چغلی کرتا ہو پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں اور وہ نہ ڈگمگائے وہ مجھ سے محبت کرتا ہو اور اس سے بھی محبت کرتا ہو جو مجھ سے محبت کرتا ہو اور میری محبت میرے بندوں میں پیدا کرتا ہو۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! بے شک تو جانتا ہے

① شعب الایمان للبیہقی ۶/ ۱۱۹، رقم (۷۶۶۸)

میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اس سے محبت کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے میں تیری محبت تیری بندوں میں کیسے پیدا کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور میری طرف سے آنے والی مصیبت اور میری پکڑ یاد دلاؤ اے داؤد! جو بندہ بھی کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے یا اس کے ساتھ اس پر کیے جانے والے ظلم کا بدلہ دلانے کے لئے چلتا ہے تو میں اس کو ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

دین ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا:

عن المقداد بن اسود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مرفوعاً: لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ أَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا۔ ①

حضور ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی گھر خواہ وہ مٹی کا ہو یا خیمہ کا ایسا باقی نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کے کلمہ کو معزز کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ داخل نہ کرے یا تو ان کو اللہ معزز بنائے گا اور اس کلمہ کا اہل قرار دے گا اور یا قبول نہ کرنے والوں کو اللہ ذلیل کرے گا اور وہ لوگ فرمانبردار ہونے پر مجبور ہوں گے۔

نماز فجر کے بعد آپ کا بیان جو تمام خیروں کو جامع ہے!

غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے راستہ میں لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا پھر آپ علیہ السلام نے فجر کی نماز ادا فرمائی:

ثُمَّ حَمِدَ اللهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ وَأَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرَ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرَ الْهَدْيِ مَا اتُّبِعَ وَشَرَّ

---

① مسند احمد (۶/ ۳)، رقم (۲۳۸۶۵) واسنادہ صحیح

الْعَمٰی عَمَی الْقَلْبِ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَمَا قَلَّ وَ کَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی وَشَرَّ الْمَعْذِرَةِ حِیْنَ یَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرَّ النَّدَامَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا یَاْتِی الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّا یَذْکُرُ اللّٰهَ اِلَّا ھَجْرًا وَاَعْظَمُ الْخَطَایَا اللِّسَانُ الْکَذُوْبُ وَخَیْرُ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی وَرَاْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ وَخَیْرُ مَا وَقَرَ فِی الْقُلُوْبِ الْیَقِیْنُ وَالْاِرْتِیَابُ مِنَ الْکُفْرِ وَالنِّیَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاھِلِیَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَھَنَّمَ وَالْکَنْزُ کَیٌّ مِّنَ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِیْرِ اِبْلِیْسَ وَالْخَمْرُ جُمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّیْطَانِ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ وَشَرُّ الْمَکَاسِبِ کَسْبُ الرِّبٰوا وَشَرُّ الْمَاْکِلِ مَالُ الْیَتِیْمِ وَالسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِهٖ وَالشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّمَا یَصِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ بِاٰخِرِهٖ وَمِلَاکُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ وَشَرُّ الرَّوَایَا رَوَایَا الْکَذِبِ وَکُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ قَرِیْبٌ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ وَاَکْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ کَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ یَتَاَلَّ عَلَی اللّٰهِ یُکَذِّبْهُ وَمَنْ یَغْفِرْ یَغْفِرِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ یَعْفُ یَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ یَکْظِمِ الْغَیْظَ یَاْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَصْبِرْ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضْهُ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّمْعَةَ یُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یَصْبِرْ یُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ یَعْصِ اللّٰهَ یُعَذِّبْهُ اللّٰهُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمَّتِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ۔ (۱)

پھر حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: حمد وصلاۃ کے بعد! سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑا تقویٰ کا کلمہ شہادت ہے اور سب سے بہترین ملت ابراھیم علیہ السلام کی ملت ہے اور سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے اعلیٰ بات اللہ کا ذکر ہے اور سب سے اچھا بیان یہ قرآن ہے سب سے بہترین کام وہ ہیں جو عزیمت اور پختگی والے ہوں جن کا کرنا اللہ نے ضروری قرار دیا ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو (شریعت میں) نئے ایجاد کئے گئے ہوں (یعنی بدعات) اور سب سے اچھی سیرت

---

(۱) حیاۃ الصحابہ (۳/ ۶۰۲-۶۰۵)

انبیاء علیہم السلام کی سیرت ہے اور سب سے زیادہ عزت والی موت شہید کی ہے اور سب سے زیادہ اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہ ہونا ہے اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور بہترین سیرت وہ ہے جس پر چلا جائے اور سب سے برا اندھا پن دل کا اندھا پن ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو مال کم ہو اور ضرورت کے لئے کافی ہو وہ اُس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور اُنسان کو اللہ سے غافل کر دے اور اللہ سے معذرت چاہنے کا سب سے برا وقت موت کے آنے کا وقت ہے اور سب سے بری ندامت وہ ہے جو قیامت کے دن ہوگی اور کچھ لوگ نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ صرف زبان سے ذکر کرتے ہیں دل سے نہیں کرتے اور سب سے بڑا گناہ زبان کا جھوٹ بولنا ہے اور سب سے بہترین مالداری دل کا غنا ہے اور بہترین توشہ تقوی ہے حکمت کی جڑ اللہ کا خوف ہے اور جو باتیں دل میں جمتی ہیں ان میں سب سے بہترین یقین ہے۔ (اسلام میں) شک کرنا کفر ہے مردہ پر واویلا کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے اور مالِ غنیمت میں خیانت کرنا جہنم کے ڈھیر میں سے ہے اور جس خزانے کی زکوۃ نہ دی جائے اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کی آگ سے داغ لگائے جائیں گے شعر و شاعری ابلیس کی بانسری ہے (اکثر اشعار شیطانی کاموں کے لئے استعمال ہوتے ہیں) شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے عورتیں شیطان کا جال ہیں جوانی دیوانگی کا حصہ ہے اور سب سے بری کمائی سود کی ہے اور سب سے بری کھانے کی چیز یتیم کا مال ہے اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہوا ہے آخر کار تم میں سے ہر آدمی چار ہاتھ جگہ یعنی قبر میں جائے گا اور اعمال کا دارو مدار آخری وقت کے عمل پر ہے سب سے بری روایتیں جھوٹی روایتیں ہیں ہر آنے والی چیز قریب ہے مومن کو برا بھلا کہنے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مومن کو قتل کرنا کفر جیسا گناہ ہے اور مومن کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے اور اس کے مال کا احترام ایسے ہی ضروری ہے جیسے اس کے خون کا احترام ضروری ہے جو اللہ پر قسم کھاتا ہے مثلاً (کہتا ہے اللہ کی قسم فلاں ضرور جہنم میں داخل ہوگا) اللہ تعالیٰ اس کا جھوٹا ہونا ضرور ثابت کریں گے جو دوسروں سے درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائیں گے جو اپنا غصہ دبائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اجر دیں گے جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے بدلہ دیں گے جو اپنے نیک اعمال سے دنیا میں شہرت چاہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو سنائیں گے کہ یہ شخص عمل کو شہرت حاصل کرنے ہی کے لئے کرتا تھا جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کا اجر بڑھائیں گے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اسے عذاب دیں گے اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری

اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام کا اُمت کے غم میں

درد بھرا جملہ و مختصر بیان

عن ابی لیلی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ! قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔ ①

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے میں تمہارے پاس دُنیا و آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں تم اسلام قبول کرلو سلامتی میں آجاؤ گے۔

حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی صبح ایمان کی حقیقت کے ساتھ:

❶ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا اَنْتَ يَا حَارِثُ بْنَ مَالِكٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا. قَالَ: فَإِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ ذَالِكَ؟ قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَاَسْهَرْتُ لَيْلِيْ وَاَظْمَأْتُ نَهَارِيْ، وَكَأَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ حِيْنَ يُجَاءُ بِهٖ وَكَأَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا وَكَأَنِّيْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُؤْمِنٌ نُوِّرَ قَلْبُهٗ". ②

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا سچے مومن ہو؟ انہوں نے عرض کیا سچا مومن ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ صحابی نے عرض کیا میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹالیا رات کو جاگتا ہوں دن کو پیاسا رہتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے

---

① المعجم الکبیر (۷/۷۶)، رقم (۶۴۳۴) ② مصنف عبدالرزاق (۱۱/۱۲۹)، رقم (۲۰۱۱۴)

اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا حارث ایسا مومن ہے جس کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

کامیاب انسان (ایمان کامل ضروری):

2 قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. ①

بالتحقیق ان مسلمانوں نے (آخرت میں) فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) کنارے پر رہنے والے ہیں اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت کو پورا کرنے سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت پورا کرنے کا) طلب گار ہو۔ ایسے لوگ حدِ (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

تمام جہات سے ایمان کا کمال ضروری:

حدیث مرفوع: عن ابی ذرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً. ②

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر دیا اور اپنے دل کو تمام ترگندگیوں سے صاف کر لیا اور اپنی زبان کو سچ بولنے والا بنا دیا اور اپنے آپ کو (ناگواری کے حالات پر بھی) اطمینان والا بنا دیا اور اپنی طبیعت کو درست کر لیا اور اپنے کان کو حق بات کو توجہ سے سننے والا اور اپنی آنکھ کو عبرت

① سورۃ المومنون (۹-۱) ② غایۃ المقصد فی زوائد المسند (۲/۳۰۲۰) وکذا فی مسند احمد (۵/۱۴۷)، رقم (۲۱۳۴۸)

کی نگاہ سے دیکھنے والا بنادیا۔

وعدۂ جنت:

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہُ عَنْهُ: مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

ف:۔ دعوت الی اللہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے عظیم سنت ہے اس لئے اس کو بھی زندہ کرنے کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔

گناہ گار امتیوں کے غم میں آپ کا بڑھاپا:

عن ابن عباس رَضِيَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ يَارَسُوْلَ اللہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ ②

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو بوڑھے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا"۔

ف:۔ ان سورتوں میں آخرت اور اس کے عذاب کا فکر ہے۔ آپ علیہ السلام چونکہ عذاب سے بری تھے لیکن گنہگار امتیوں کا فکر دامن گیر تھا، جس کی بناء پر آپ بوڑھے ہو گئے۔

(از دنیا کی حقیقت)

تبلیغ والوں کی وجہ سے قیامت کا نہ آنا:

حدیث مرفوع عن انس رضی اللہ عنہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اللہَ اَللہَ ③ وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللہَ اَللہَ ④

---

① سنن الترمذی (۵/ ۴۶)، رقم (۲۶۷۸)

② رواہ الحاکم فی المستدرک (۲/ ۳۷۴)، رقم (۳۳۱۴) والترمذی فی السنن (۵/ ۴۰۲)، رقم (۳۲۹۷) واللفظ لہ

③ صحیح مسلم (۱/ ۹۱)، رقم (۳۹۲،۳۹۳) ④ صحیح مسلم (۱/ ۹۱)، رقم (۳۹۲،۳۹۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی بھی ایسے شخص کی موجودگی میں جو "اللہ اللہ" کہتا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جاتا ہوگا۔

ف:۔ صاحب مرقات نے لکھا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

مجاہد؟

حدیث مرفوع: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔ ①

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔

① سنن الترمذی (۴/۱۶۵)، رقم (۱۶۲۱) واسنادہ حسن صحیح علی ما قال ابو عیسیٰ

متفرقات

قصص، تاریخ و عِبَر وغیرہ

انسان اور شیطان کا مقابلہ

ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے فرمایا:

ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: یا اللہ تو نے انسان کے واسطے اپنی عبادت کے مخصوص گھر بنائے ہیں میرے لئے اس طرح کا کوئی گھر نہیں......

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔

ابلیس: انسانوں کے لئے مجالس ہیں میرے لئے کون سی جگہ ہے؟

فرمایا: بازار!

ابلیس: ان کو پڑھنے کے لئے آسمانی کتاب دی ہے میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: شعر پڑھنا (جو خلاف شرع ہو)

ابلیس: انسان کو اذان دی ہے میری اذان کیا ہے؟

فرمایا: گانا بجانا!

ابلیس: انسانوں کے لئے رسول بھیجے میرے لئے کس کو بھیجا؟

فرمایا: نجومی اور کاہن!

ابلیس: انسانوں کے لئے شکار گاہیں ہیں اور میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: تیرے لئے عورتیں شکار ہیں!

ابلیس: انسانوں کے لئے بہت سی کھانے کی چیزیں ہیں میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔

ابلیس: انسانوں کو کتاب دی میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: تیرے لئے رسم، یعنی ہاتھ کے نشانات۔ ①

---

① تنبیہ الغافلین للسمرقندی ولم اعثر علی اسنادہ من حیث جہال الحکم علیہ، واللہ اعلم

سب سے آخری صحابی رضی اللہ عنہ:

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں سب اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ جو صحابی سب سے آخر میں فوت ہوئے وہ حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ الجہنی رحمۃ اللہ علیہ تھے انہوں نے ۱۰۱ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ:

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے شام، فلسطین، لبنان، اردن، مصر پر حکومت کی بیت المقدس کو فتح کیا الغرض ایک عظیم حاکم و بادشاہ کی حیثیت سے زندگی گزاری مگر ان کی وفات کے بعد جب ان کی جائیداد اور ترکے کا حساب کیا گیا تو کل جائیداد یہ تھی: ایک گھوڑا، ایک تلوار، ایک زرہ، ایک دینار اور ۳۶ درہم نیز یہ بھی لکھا ہے کہ شدید خواہش ہونے کے باوجود ذاتی سرمایہ نہ ہونے کی بدولت وہ حج بھی آخر عمر تک نہ کر سکے۔ (ماخوذ از تاریخ ابن خلدون)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ:

انہوں نے گیارہ بیٹے چھوڑ کر وفات پائی لیکن ان کے ترکہ میں کل سترہ دینار تھے جن میں سے پانچ دینار کفن پر خرچ کئے دو دینار میں قبر کے لئے جگہ خریدی گئی اس طرح ہر بیٹے کے حصہ میں نو درہم آئے یہ وہ تھا جو تین براعظموں کا بادشاہ تھا۔

ہشام:

ہشام بن عبدالملک نے گیارہ بیٹے چھوڑے ہر ایک کو ۱۰ لاکھ درہم ملے بعد میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ایک بیٹے نے ایک ہی دن میں ۱۰۰ گھوڑے جہاد میں دیئے اور ہشام کے بیٹوں کو لوگوں نے دمشق کی جامع مسجد کی سیڑھیوں میں بھیک مانگتے دیکھا۔

بادشاہ کی بیگم کا تقویٰ:

سلطان عالمگیر کی بیگم جہاں زیب بانو بیگم کے دائیں پستان کی جڑ میں ایک پھنسی نمودار ہوئی، اس زمانے کی ڈاکٹر مارٹن (**Morten**) جو کہ انگریز تھی کو ان کی ایک رشتہ دار عورت نے حیدرآباد بلایا مگر بیگم نے شرط لگائی کہ اگر وہ عورت شرابی نہیں تو میرے بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے ورنہ اندر بھی

نہ آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ چالیس (۴۰) برس سے شراب نوش ہے ملکہ نے کہا کہ ایسی فاسقہ میرے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔ آخر وہ نیک ملکہ دو سال بیمار رہ کر ہی انتقال کر گئیں لیکن فاسقہ سے علاج نہیں کرایا۔ (محاسن اسلام)

مالدار صحابہ:

☆...... حضرت عبدالرحمن بن عوف نے بوقت انتقال وراثت میں تین (۳) ارب دس (۱۰) کروڑ ۲۰ لاکھ دینار چھوڑے اس کے علاوہ دس ہزار بکریاں، ایک ہزار اونٹ، ایک ہزار گھوڑے اور سونے کی وہ اینٹیں چھوڑیں جنہیں کاٹتے کاٹتے آریاں ٹوٹ گئیں۔

☆...... حضرت زبیر بن عوام نے پانچ کروڑ نوے ۹۰ لاکھ کا ترکہ چھوڑا۔

☆...... حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ تہجد کی نماز میں ڈیڑھ ہزار کا جوڑا پہن کر کھڑے ہوتے تھے۔

☆...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت ان کے خزانچی کے پاس ایک لاکھ پچاس اشرفیاں اور دس لاکھ درہم تھے۔

☆...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ترکہ میں تین لاکھ دینار چھوڑے تھے۔

☆...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مال کی قیمت پچاس ہزار دینار تھی۔ اس کے علاوہ ایک ہزار گھوڑے اور ایک ہزار غلام چھوڑے تھے۔

تخت کسریٰ:

کسریٰ کا تخت ۷۰ ہاتھ لمبا اور ۱۱۰ ہاتھ چوڑا تھا۔

قالین کا ایک ٹکڑا بالشت بھر ۳۰ ہزار درہم میں فروخت ہوا۔ ایک لاکھ چالیس ہزار چاندی کی میخیں جن پر ۱۲۲۳ ٹن چاندی تھی، ۱۰۰۰ گھوڑے ۱۰۰۰۰ لونڈیاں کسریٰ کے مالِ غنیمت میں آئیں۔

نقلِ حدیث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "۵۳۷" احادیث منقول ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے "۲۲۱۰" احادیث......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے "۱۵۴۰" احادیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے "۵۳۶۴" احادیث

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے "۲۲۱"......!!

چار ہزار حدیثوں میں سے چار کا انتخاب:

شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے چار ہزار حدیثوں میں سے چار سو اور پھر چار سو میں سے چار حدیثوں کا انتخاب کیا۔

1. اپنے قلب کو عورت کے ساتھ نہ لگاؤ وہ آج تیری ہے کل غیر کی ہو سکتی ہے اگر تو نے اس کی اطاعت کی تو وہ تجھ کو جہنم میں لے جائے گی۔
2. مال کی طرف قلب کو مائل نہ کر یہ مال آج عاریۃً تیرا ہے کل کسی اور کا ہو گا خواہ مخواہ دوسرے کے مال کے سلسلے میں پریشان نہ ہو یہی مال دوسرے کے حق میں مبارک اور تیرے لئے بوجھ ہے اگر تو نے اس میں دل لگایا تو یہ مال تجھ کو اللہ کی اطاعت سے روک دے گا تجھ میں فقر کا خوف پیدا ہو جائے گا اور تو شیطان کی اتباع کرنے لگے گا۔
3. جس کام سے دل میں کھٹکا پیدا ہو اس کو چھوڑ دے مؤمن کا دل شاھد اور مفتی کے قائم مقام ہے شبہ کے وقت دھڑکتا، حرام سے گھبراتا اور حلال سے سکون پاتا ہے۔
4. کسی کام کو اس وقت تک نہ کر جب تک اس کے صحیح اور مقبول ہونے کا یقین نہ ہو۔ (1)

ولید بن مغیرہ کا قرآن سے متاثر ہونا:

جب قرآن مجید کی آیت حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ نازل ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تلاوت فرمانے کے لئے مسجد میں کھڑے ہوئے ولید بن مغیرہ نے سن کر اپنی قوم کی مجلس میں جا کر بے ساختہ یہ کہا، وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْهُ كَلَامًا مَا هُوَ مِنْ كَلَامِنَا وَلَا مِنْ كَلَامِ الْجِنِّ وَاِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَاِنَّ لَهٗ لَطِلَاوَةً وَاِنَّ اَعْلَاهُ لَمُثْمِرٌ وَاِنَّ اَسْفَلَهٗ لَمُغْدِقٌ وَاِنَّهٗ لَيَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَشَرُ۔

اللہ کی قسم میں نے اس نبی سے ایسا کلام سنا جو نہ تو انسانوں کا سا کلام ہے اور نہ ہی جنوں کا سا کلام ہے۔ اس میں بڑی حلاوت اور بہت حسن و کشش ہے وہ ایسا تناور درخت ہے جس کا اوپر کا حصہ خوب پھل دیتا ہے اور نیچے کا حصہ خوب سرسبز ہے اور یہ کلام ہمیشہ اوپر رہتا ہے کوئی اور کلام اس سے اوپر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کوئی بشر، یہ کلام کہہ سکتا ہے۔ (معارف القرآن)

۸ کا عجیب اتفاق:

1. خلیفہ معتصم باللہ ۱۸۰ میں آٹھویں مہینہ میں پیدا ہوا۔
2. رمضان کی ۱۸ ویں شب میں فوت ہوا۔
3. عباسی خلفاء میں ۸ ویں نمبر پر خلیفہ ہوا۔
4. ۸ فتوحات حاصل ہوئیں۔
5. اس کے دروازے پر ۸ بادشاہ کھڑے ہوئے۔
6. اور کہا گیا کہ ۸ دشمن بھی کھڑے ہوئے۔
7. اس کی عمر ۴۸ سال ہوئی۔
8. زمانہ خلافت ۸ سال ۸ ماہ ۸ دن ہوا۔
9. ترکہ برائے ۸ بیٹے ۸ بیٹیاں (ا) ۸۰ لاکھ دینار (ب) ۸۰ کروڑ درہم (ج) ۸۰ ہزار گھوڑے (د) ۸۰ ہزار اونٹ، خچر اور جانور (ر) ۸۰ ہزار خیمے (س) ۸۰ ہزار غلام (ص) ۸۰ ہزار لونڈیاں۔
10. ۸ محل بنائے۔
11. انگوٹھی کا نقش الحمد للہ تھا اس کے آٹھ حرف ہیں۔
12. اس کی زرخرید غلاموں کی تعداد ۱۸ ہزار تھی...... لہٰذا مثمن سے ملقب ہوا۔

انگوٹھیوں پر نقوش:

1. حضور ﷺ کی انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش تھا۔ محمد رسول اللہ۔
2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں نعم القادر اللہ (اللہ کیا ہی قادر ذات ہے)۔
3. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں کفٰی بالموت واعظًا۔

❹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں لَتَصْبِرَنَّ اَوْلَتَنْدَمَنَّ۔

❺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ۔

❻ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی میں قُلِ الْخَيْرَ وَاِلَّا فَاسْكُتْ۔

❼ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی میں مَنْ عَمِلَ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ نَدِمَ۔

❽ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی میں مَنْ صَبَرَ ظَفِرَ۔

❾ ہارون رشید کی انگوٹھی میں اَلْعَظَمَةُ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ نقش تھا۔

حسنِ خلق:

حدیث: مرفوع عن عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔ (البیہقی فی شعب الایمان ۶:۴۳)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پسندوہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

حدیث مرفوع عن ابی بکر الصدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔ (مسند احمد ۱:۲۰۹)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکے باز، کنجوس اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

وہ عورت جو ہر بات کا قرآن سے جواب دیتی تھی:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا ایک سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی جس نے اون کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اون کی اوڑھنی اوڑھی ہوئی تھی میں نے اسے سلام کیا، تو اس نے جواب میں کہا:

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔

❷ میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟

کہنے لگی: وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہبر نہیں ہوتا۔

٣ میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے میں نے پوچھا کہاں جانا چاہتی ہو کہنے لگی:

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی....

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔

٤ میں سمجھ گیا وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس میں جانا چاہتی ہے میں نے پوچھا کب سے یہاں بیٹھی ہو کہنے لگی:

ثلث لیال سویًا

پوری تین راتیں۔

٥ میں نے کہا تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آ رہا۔ کھاتی کیا ہو؟

جواب دیا:

ھو یطعمنی ویسقین

٦ میں نے پوچھا وضو کس چیز سے کرتی ہو؟ کہنے لگی:

فتیمموا صعیداً طیباً

(پاک مٹی سے تیمم کر لو)۔

٧ میں نے کہا میرے پاس کچھ کھانا ہے کھاؤ گی؟ جواب میں اس نے کہا:

اتموا الصیام الی الیل

(رات تک روزوں کو پورا کرو)۔

٨ میں نے کہا یہ رمضان کا زمانہ تو نہیں ہے بولی۔

ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم

(اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ شاکر و علیم ہے)

٩ میں نے کہا سفر کی حالت میں تو روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے کہنے لگی:

وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون

(اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)

١٠ میں نے کہا تم میری طرح کیوں نہیں بات کرتی جواب دیا:

ما یلفظ من قولٍ الا لدیہ رقیب عتید

(انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے، (جو اس کو لکھ لیتا ہے))۔

11 میں نے پوچھا تم ہو کون سے قبیلہ سے کہنے لگی:

لا تقف ما لیس لك به علم

(جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو)۔

12 میں نے کہا معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی، بولی:

لا تثریب علیکم الیوم یغفر الله لکم

(آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے)۔

13 میں نے کہا اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور اپنے قافلے سے جاملو، کہنے لگی:

ما تفعلوا من خیر یعلمه الله

(تم جو بھی بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے)۔

14 میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھالیا مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی:

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم

(مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو)۔

15 میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اس سے کہا سوار ہو جاؤ لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بگڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے اس پر وہ بولی:

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم

(تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے)۔

16 میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دوں پھر سوار ہونا وہ بولی:

ففهمناها سلیمٰن

(ہم نے اس مسئلہ کا حل سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا)۔

17 میں نے اونٹنی کو باندھا اور اس سے کہا اب سوار ہو جاؤ وہ سوار ہو گئی اور کہا:

سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون

(پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے تابع کر دیا اور ہم اس کے تابع کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں)۔

۱۸ میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا میں بہت تیز تیز دوڑا جارہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا یہ دیکھ کر وہ بولی:

واقصد فی مشیك واغضض من صوتك

(اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو)۔

۱۹ اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے لگا اس پر اس نے کہا:

فاقرءوا ما تیسر من القرآن

(قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو پڑھ لو)۔

۲۰ میں نے کہا تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے بولی:

وما یذکر الا اولو الالباب

(صرف عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں)۔

۲۱ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا تمہارا کوئی شوہر ہے، بولی:

لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤ کم

(ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بری لگیں)۔

۲۲ اب میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں مل گیا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے اس میں تمہارا کون ہے؟ بولی:

المال والبنون زینة الحیاة الدنیا

(مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں)۔

۲۳ میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں میں نے پوچھا قافلے میں ان کا کام کیا ہے، بولی:

وعلامات وبالنجم هم یهتدون

(علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں)۔

۲۴ میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے رہبر ہیں چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا یہ خیمے آ گئے ہیں اب بتاؤ تمہارا بیٹا کون ہے کہنے لگی:

واتخذ الله ابراهیم خلیلا، وکلم الله موسیٰ تکلیما، یا یحیی خذ الکتاب بقوة

(اور اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنایا اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام فرمایا اے یحییٰ کتاب مضبوطی سے پکڑ)۔

یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا یحییٰ تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے میرے سامنے آ کھڑے ہوئے جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے بیٹوں سے کہا:

فابعثوا احدکم بورقکم ھذہ الی المدینة فلینظر ایھا ازکی طعاما فلیأتکم برزق منه

(اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے سو اس میں سے تمہارے لئے کچھ کھانا لے آئے)۔

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کھانا خرید لایا وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا:

کلوا واشربوا ھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة

(خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیئو یہ سب ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے)۔

اب مجھ سے رہا نہ گیا میں نے لڑکوں سے کہا تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ لڑکوں نے بتایا ہماری ماں کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکلے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے میں نے کہا:

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ①

---

① المستطرف فی کل فن مستطرف (۱/۱۳۰-۱۲۸)

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ ط فَخِيْمِ الْاِسْمِ عَزِيْزِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ○ جَمِيْلِ الثَّنَاءِ جَزِيْلِ الْعَطَاءِ مُجِيْبِ الدُّعَاءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ○ سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ○ اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا ط فَاتَّقُوا اللّٰهَ

وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَتَوَکَّلُوْا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّکُمْ مُجِیْبُ الدَّاعِیْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ یُمِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِیَةُ لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ط نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰهَ شَیْئًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ۔ وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ط وَاَصْدَقُهُمْ حَیَآءً عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ ط وَاَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ

ط وَفَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ
رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ وَوَلَدِهٖ
رضی اللہ عنہ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا ط اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا
تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ بَعْدِیْ غَرَضًا ○ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ
فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ ط وَخَيْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ط ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ ط وَالسُّلْطَانُ الْمُسْلِمُ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ ط مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ
اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِی
الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى
وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ○

☆☆☆

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات والصلاة والسلام علی رسوله الذی تهتدی به المخلوقات نسئله به فی الفردوس عظیم الدرجات۔

اللّٰهم ربّنا رب المساکین تقبله خالصًا لوجهك الکریم وانفعنی به یوم لا ینفع مال ولا بنون واغفر لی ولوالدی ولا ساتذتی ولکل من استفدت منه فی مسالك العلم والهدی انك علی کل شیءٍ قدیر وبالاجابة جدیر۔ (آمین)

زبرہ
العبد الضعیف محمد عبد القادر جیلانی

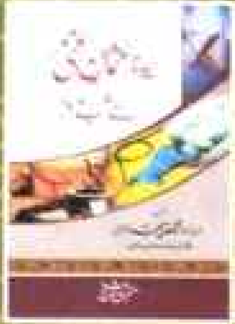
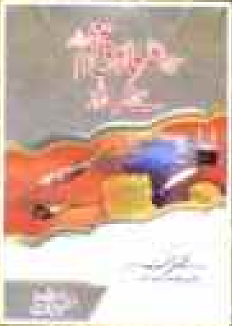
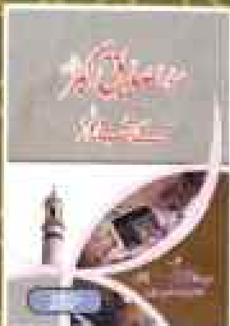
مکتبہ یادگارِ شیخ

الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

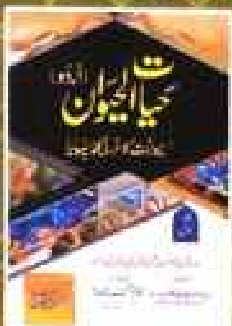
042-37248013

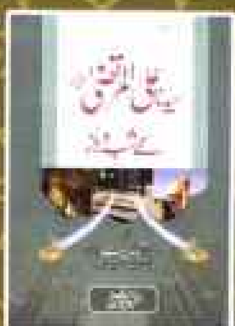
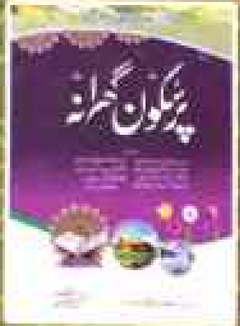
0321-4790313

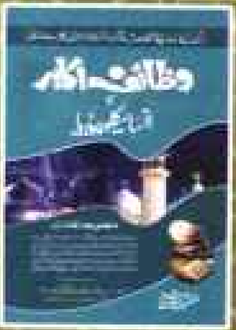
مکتبہ یادگارِ شیخ کی معیاری مطبوعات

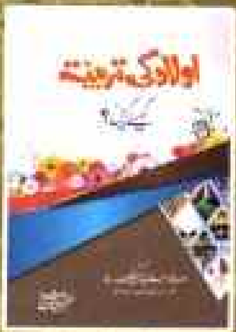




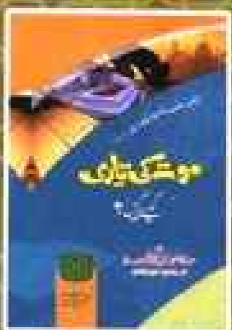


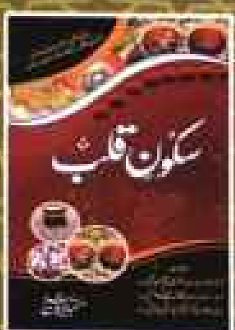


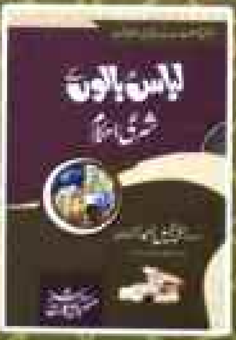



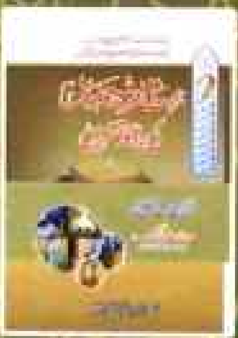
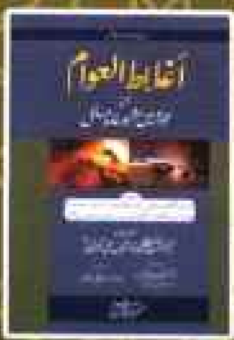


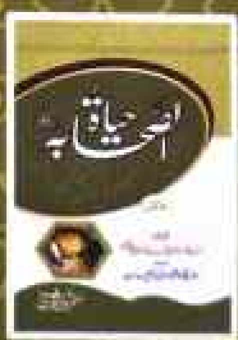










اسٹاکسٹ
مکتبہ یادگارِ شیخ
042-37248013-0321-4790313
مکتبۃ الحرمین
الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور